خلاصہ

ظہور امام مہدی

نام و نسب، حلیہ، جسمانی علامات، اخلاق و صفات
آل سعود، سفیانی، کالے جھنڈے،
ظہور سے پہلے شام، عراق، مصر، یمن، خراسان اور جزیرۃ العرب کے حالات
بیعت کا مرحلہ، بیعت سے پہلے اور بیعت کے بعد کے واقعات
جنگیں، فتوحات، استحکام، دجال کا فتنہ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کا نزول وغیرہ احادیث کی روشنی میں مختصر انداز میں



جمع و ترتیب
زین العابدین
فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

خلاصہ

ظہورِ امام مہدی

از

زین العابدین

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ للهِ رَبِّ العالَمِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلامُ عَلى سَيِّدِ الأَنْبِيَاءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ وَ عَلى آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَ عَلى صَحَابَتِهِ الْغُرِّ الْمَيَامِيْنَ وَ عَلى كُلِّ مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّيْنِ، أَمَّا بَعْدُ!

رسول اللہ ﷺ نے آخر زمانے میں جبر کے نظام کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہونے کی پیشن گوئی فرمائی ہے۔[1] یہ خلافت حضرت امام مہدی کے ہاتھوں قائم ہوگی۔[2] احادیث و روایات میں تفصیل کے ساتھ آپ کے ظہور سے پہلے کی علامات بتائی گئی ہیں، جن میں آپ کی ذات کے متعلق علامات، آپ کے دور کے بارے میں روایات اور مختلف خطوں کے ساتھ آپ کے تعلق کے بارے میں روایات شامل ہیں۔(ان روایات میں بہت سی وہ ہیں جن پر محدثین نے ضعف کا حکم لگایا ہے، ان ضعیف روایات میں وہ بھی ہیں جن کا ایک واضح مصداق نظر آچکا ہے، البتہ جو روایات ابھی تک ظاہر نہیں ہوئیں انہیں بھی اس شرط کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے کہ اگر آئندہ ان کا مصداق نظر آجائے تو انہیں بھی سچا سمجھا جائے)

حضرت امام مہدی کی شخصیت

حضرت امام مہدی کا نام نبی اکرم ﷺ کے نام کے موافق ہوگا۔ یعنی محمد[3] اور آپ کے والد کا نام بھی نبی اکرم ﷺ کے والد کے نام کے موافق ہوگا۔[4] آپ کا ایک دوسرا نام بھی ہوگا، (جس سے بہ ظاہر زیادہ معروف ہوں گے۔)[5] آپ کی کنیت ابو عبد اللہ یا ابو القاسم ہوگی۔[6] آپ کی والدہ کا نام آمنہ ہوگا۔[7] آپ نبی اکرم ﷺ کی اولاد میں سے ہوں گے، اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسل سے ہوں گے۔[8] آپ حسنی سید ہوں گے۔[9] آپ کی پیشانی کشادہ ہوگی، سر کے اگلے حصے میں بال نہیں ہوں گے، ناک لمبی ہوگی جس کی نوک باریک اور اس میں کچھ خم ہوگا۔[10] آپ کی رانوں کے درمیان فاصلہ ہوگا۔[11] قد میانہ، چہرہ خوبصورت اور نورانی ہوگا، بال سیاہ

ہوں گے اور کندھوں پر پھیلے ہوئے ہوں گے۔[12] پیٹ بڑا ہو گا۔[13] آپ کے سامنے کے دانتوں میں فاصلہ ہو گا۔[14] رنگت گندمی اور بال گھونگھریالے ہوں گے۔[15]

آپ کے بدن پر مسّوں اور تل کے نشان ہوں گے۔ ایک نشان آپ کے بائیں کندھے کے نیچے ہو گا اور دوسرا آپ کی ران پر ہو گا۔ اور تل کا ایک نشان آپ کے رخسار پر ہو گا۔[16] آپ کی داڑھی گھنی، آنکھیں سرمگیں اور دانت چمکدار ہوں گے۔[17] ابرو گول اور پتلے ہوں گے اور ان کے درمیان فاصلہ ہو گا، اور آنکھیں گہری اور ان کی سیاہی وسیع ہو گی۔[18] آپ سفید پگڑی پہنے ہوئے ہوں گے۔[19]

اخلاق

آپ شکل و صورت میں تو نبی اکرم ﷺ کے مشابہ نہیں ہوں گے لیکن اخلاق میں آپ اپنے نانا کی طرح ہوں گے۔[20] آپ باحیا، باوقار و سنجیدہ اور اللہ تعالیٰ سے ڈر رکھنے والے ہوں گے۔[21] آپ سب سے پہلے 30 سال کی عمر میں ایک باتوفیق نوجوان کی صورت میں سامنے آئیں گے۔[22] اللہ تعالیٰ مسلسل آنے والی ایک رات میں آپ کی اصلاح کرتے رہیں گے یہاں تک کہ آپ خلافت و امامت کے اہل ہو جائیں گے۔[23] آپ ہدایت یافتہ اور فتنوں سے محفوظ ہوں گے۔[24] فرشتوں کے ذریعے آپ کی رہنمائی کی جائے گی۔[25] اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی طرف سے علم دیں گے، آپ دس فقیہ علما کے برابر علم رکھتے ہوں گے۔[26] سنت پر عمل کریں گے، اور بدعت کو مٹا کر سنت کو عام کریں گے۔[27] اسلام کو از سرِ نو زندہ کریں گے۔[28] اپنے لئے امارت کو پسند نہیں کریں گے۔[29] فتنوں سے محفوظ ہوں گے۔[30]

جو زمین ظلم اور گمراہیوں سے بھری ہوئی ہو گی اس کو آپ عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔[31] ظلم اور ظالموں کا خاتمہ کریں گے۔[32] آپ سات سال، یا آٹھ سال یا نو سال تک حکمران رہیں گے۔[33] آپ مال عطا کریں گے اور اسے گنیں گے نہیں۔[34] امت بے مثال نعمتوں میں ہو گی۔[35] ہر ایک کو برابر مال عطیہ کریں گے۔[36] اپنے عمال پر سخت اور مساکین کے لئے نرم اور

مال کی سخاوت کرنے والے ہوں گے۔[37] آپ کے زمانے میں پھلوں اور پیداوار کی کثرت ہو گی، بارشیں خوب ہوں گی۔[38] مسلمانوں کے دل غِنا سے بھر جائیں گے۔[39]

وطن

آپ کا وطن یمن ہو گا جس کی ایک بستی کرعہ سے آپ کا تعلق ہو گا۔[40] البتہ آپ کی ولادت مکہ یا مدینہ میں ہو گی۔[41] لیکن آپ کو اپنے خاندان سمیت حجاز سے یمن جلاوطن کیا جائے گا، اس وقت آپ کی عمر 18 سال ہو گی، اور آپ منبر پر بیٹھیں گے۔[42]

آپ سے پہلے کا زمانہ اور مختلف خطوں کے حالات

حجاز (سعودی عرب یا آل سعود)

حجاز جہاں آپ کا ظہور ہو گا، یہاں پر قابض خاندان کو آپ سے سب زیادہ خطرہ ہو گا۔ (ممکنہ طور پر یہ آل سعود ہو سکتے ہیں، کیونکہ روایات میں بیان کی گئی نشانیاں انہی پر منطبق ہوتی ہیں، یہ نجد سے نکلے ہیں اور خلافت کے خاتمے کے بعد ان کی حکومت اسی خطے میں قائم ہوئی) ان کی حکومت کو شیطانی صدی سے تعبیر کیا گیا ہے۔[43] حجاز اور نجد میں قائم ہونے والی اس حکومت کے شروع کے حکمران نیک لوگ تھے، بعد میں آنے والے ظالم و جابر بن گئے۔ ان میں سے ایک حکمران یمن والوں کو جلاوطن کرے گا۔[44] (شاہ فہد کے دور میں 1990 میں یمن والوں کو سعودی عرب سے نکالا گیا تھا) اس خاندان کے پانچویں حاکم کی موت پر قتل و غارت گری شروع ہو جائے گی، جو ساتویں حاکم تک جاری رہے گی اور اس کے بعد امام مہدی کا ظہور ہو گا۔[45]

حجاز پر قابض یہ خاندان اپنے عروج و طاقت میں رہے گا جب تک کہ ان میں باہم اختلاف پیدا نہ ہو جائے، ان کا اختلاف ان کے زوال کی نشانی ہو گا۔[46] ان میں اختلاف "عبد اللہ" نامی حکمران کی موت کے بعد پیدا ہو گا۔[47] (ممکنہ طور پر یہ شاہ عبد اللہ ہو سکتا ہے)

یہ طاقتور اور مالدار ترین شخص ہو گا، جس کے بعد ایک کمزور شخص حکمران بن جائے گا، اور دو سال بعد اسے بے اختیار بنا دیا جائے گا۔[48] (یعنی عملا حکومت اس کی نہیں ہو گی بلکہ ایک ایسے شخص کی ہو گی جو بے دینی پھیلانے والا ہو گا۔) یہ جزیرۃ العرب میں بتوں کی تنصیب کرے گا[49] یہ کمزور شخص اس خاندان کا ساتواں حکمران ہو گا، اس کی موت کے بعد کچھ حکمران آئیں گے لیکن وہ زیادہ مدت نہیں ٹھہریں گے بلکہ مہینوں یا دِنوں تک رہیں گے اور اس کے بعد امام مہدی کا ظہور ہو گا۔[50] عبد اللہ کی موت کے بعد خاندان میں تین افراد سامنے آئیں گے جو تخت کے دعویدار ہوں گے، یہ آپس میں لڑیں گے لیکن اس کے نتیجے میں کسی کو بھی اقتدار نصیب نہیں ہو گا، کہ اس دوران یہاں کالے جھنڈوں والے آئیں گے اور قتلِ عام کریں گے، یہ فتنہ جزیرۃ العرب کو ہاتھوں اور پاؤں سے روندے گا۔[51] روایات کے مجموعے سے معلوم ہوتا ہے کہ حجاز میں ظہور کے مقدمات کی ابتدا کچھ مسلسل پیش آنے والے واقعات سے ہو گی، اور یہ واقعات "بنو فلان" کے آخری حکمران کی موت سے شروع ہوں گے۔ ان واقعات کے بعد جلد ہی امام کا ظہور ہو گا۔[52]

جہیمان اور محمد بن عبد اللہ قحطانی

امام کے ظہور سے پہلے ایک قحطانی شخص جو اچھی سیرت والا ہو گا، مکہ میں پناہ لے گا، جس کی عمر بیس سال (یا کچھ زیادہ) ہو گی۔ اور کچھ لوگ اس کی بیعت کریں گے کہ یہ مہدی ہیں (جیسے ۱۹۷۹ میں جہیمان اور اس کے ساتھیوں نے محمد بن عبد اللہ قحطانی کی بیعت کی) لیکن بیت اللہ کی بے حرمتی کو حلال سمجھ کر انہیں اسلحہ کے ذریعے قتل کر دیا جائے گا اور مسجد حرام میں یہاں کے رہنے والے ہی خونریزی کو حلال سمجھیں گے (سترہ دن تک مسجد حرام میں لڑائی جاری رہی، جس میں سعودی فورسز، علماء اور جہیمان کے ساتھی ملوث تھے) اس سانحے کے بعد عربوں کی ہلاکت کا آغاز ہو گا۔ پھر لوگ ایک عرصہ انتظار کریں گے، تو ایک اور شخص مکہ میں پناہ لیں گے، اور بیت اللہ کے

پاس اُن کی بیعت ہو گی، یہی حقیقی مہدی ہوں گے۔ ان کے خلاف نکلنے والی فوج کو اللہ زمین میں دھنسائیں گے۔(53)

کالے جھنڈے

امام کے ظہور سے پہلے خراسان کے خطے سے کالے جھنڈوں والے نکلیں گے (جیسا کہ افغان جہاد کے دور میں القاعدہ کے جھنڈے تھے) یہ جھنڈوں والے امام مہدی کے لئے راستے کی ہمواری کا کام کریں گے۔(54) یہ جھنڈے خراسان سے نکلیں گے تو چلتے رہیں گے، اور کوئی رکاوٹ انہیں روک نہیں سکے گی یہاں تک کہ انہیں القدس میں امام مہدی کے ہاتھوں نصب کر دیا جائے گا۔(55) ایک دور میں ظہور سے پہلے امام مہدی بھی ان کے ساتھ شامل رہے ہوں گے۔(56)

ان جھنڈوں کی قیادت ایک قحطانی کریں گے جو ماوراء النہر کے علاقے سے نکلیں گے، ان کا (رمزیہ) نام الحارث بن حرّاث ہو گا۔ (شیخ اسامہ بن لادن یمنی قحطانی تھے، الحارث اور اسامہ دونوں "شیر" کے نام ہیں اور انہوں نے خراسان کی طرف ہجرت کی تھی) ان کا لشکر امام مہدی کو نکالے گا۔(57) مجاہدین ان کے ایسے تابع ہوں گے جیسے کوئی لاٹھی والا چرواہا اپنے ریوڑ کو لے کر چلتا ہے۔(58)

یہ جھنڈے باہم اختلاف اور لڑائی بھی کریں گے، اور یہ اختلاف "حقِ خلافت" پر ہو گا، یہ اپنے امیر سے اس حق کا مطالبہ کریں گے لیکن انہیں یہ حق نہیں دیا جائے گا کیونکہ یہ اس کے اہل نہیں ہوں گے، اس لئے یہ خود ہی اپنے لئے اس حقِ "خلافت" کا اعلان کریں گے، اور ظلم میں مبتلا ہوں گے۔ (جیسا کہ الدولۃ الاسلامیہ نے القاعدہ سے خلافت کے قیام کا مطالبہ کیا تھا جو نہیں مانا گیا، چنانچہ پھر خود ہی خلافت کا اعلان کر دیا) اس لئے کچھ نشانیاں بتا کر اس قسم کے جھنڈوں کے ظاہر ہونے کے بعد ہاتھ پاؤں کو حرکت نہ دینے کا حکم دیا گیا ہے۔(59) ان جھنڈوں کا سربراہ ایک ہاشمی شخص ہو گا، جو قتل اور ذبح کرے گا۔(60) امام مہدی کی خلافت کے قیام کے بعد عراق میں یہ لوگ

کچھ بحث و مباحثے اور امام کی ایک کرامت کے بعد امام مہدی کی خلافت تسلیم کریں گے۔[61] اس اختلاف کے بعد امام مہدی کا ظہور ہو گا جو ظلم و جور کو ختم کر کے عدل و انصاف قائم کریں گے۔[62]

ایک قسم کے کالے جھنڈے وہ ہوں گے جو گمراہی کے حامل ہوں گے، یہ آل محمد کی طرف دعوت دیں گے، سیاہ رنگ ان کا مخصوص نشان ہو گا، ابتدا میں انہیں طاقت ملے گی، لیکن آخر میں یہ ایسے فتنے میں مبتلا ہو جائیں گے جس میں عرب اور فارسی قومیت والوں کی ہلاکت ہو گی۔[63]

شام اور سفیانی

شام میں بچوں سے ایک ایسا فتنہ شروع ہو گا جو ختم ہونے کا نام نہیں لے گا، اور کسی بھی طرح سے اس آگ کو ٹھنڈی کرنے کی کوششیں ناکام ہوں گی۔[64] (جیسا کہ 2011 میں ایک شامی سکول میں بچوں نے دیواروں پر بشار الاسد کے خلاف نعرے لکھے، جس کے بعد انہیں گرفتار کر کے شہید کر دیا گیا، یوں ان کے بعد ایسی جنگ شروع ہوئی جو تا حال جاری ہے) یہ جنگ شام کو ایسا تقسیم کر دے گی جیسے کسی بال کو چیرا جاتا ہے۔[65] اس لڑائی میں سفیانی جیسے ظالم حکمرانوں کا بڑا حصہ ہو گا، جو دمشق سے نکلے گا،[66] یہ گھونگھریالے بالوں والا، لمبا تڑنگا اور (ابتدائے اقتدار میں) نوعمر شخص ہو گا،[67] بازو اور پنڈلیاں پتلی ہوں گی، سر چوڑا اور آنکھیں اندر کو دھنسی ہوں گی۔ اس کی رنگت گوری ہو گی۔ اس کے اور اس کے باپ کا نام آٹھ حروف پر مشتمل ہو گا[68] (جیسا کہ بشار، حافظ) یہ اپنی حکم عدولی کرنے والے ہر شخص کو قتل کرے گا، اور انہیں آریوں سے چیرے گا، اور ہانڈیوں کے ذریعے انہیں کوٹے گا (جیسا کہ بیرل بموں کے ذریعے)[69] یہاں پر زرد اور کالے رنگ کے جھنڈوں والے آپس میں لڑیں گے[70] (جیسا کہ حزب اللہ اور جبہۃ یا الدولہ کی لڑائی)

یہ لڑائی اور اختلاف کسی نہ کسی صورت میں جاری رہے گی، اور اس میں شام بال کی طرح چیرا جائے گا۔[71] یہاں تک کہ آل محمد کو حق (خلافت) دینے کے مطالبات کی آوازیں اٹھنا شروع ہو جائیں گی اور پھر اس کے بعد امام کا ظہور ہو گا۔[72]

اردن کا سفیانی

سفیانی متعدد ہوں گے، ان میں سے ایک اردن کا سفیانی بھی ہو گا، (ممکنہ طور پر اردنی بادشاہ عبد اللہ) جو اردن کی وادیٔ یابس سے نکلے گا، (اس وادیٔ کو آج کل وادیٔ ریّان کہا جاتا ہے) اس کا جھنڈا سرخ رنگ کا ہو گا۔[73] سفیانی اور امام مہدی کا ظہور قریب قریب ہو گا۔[74] جب یہ شام کے پانچ علاقوں (دمشق، فلسطین، اردن، حمص اور حلب) کا حکمران بن جائے گا تب اس کے خاتمے میں نو مہینے باقی ہوں گے۔[75]

مصر کا سفیانی

ایک سفیانی مصر کا ہو گا۔ یہ جابر شخص ہو گا اور ٹھگنے قد کا ہو گا۔[76] (ممکنہ طور پر مصری آمر جنرل سیسی) یہ سفیانی اپنی فوج کے ذریعے اَبقع پر غالب آئے گا (اَبقع وہ شخص جس پر برص کی بیماری کے داغ ہوتے ہیں، ممکنہ طور پر سابقہ مصری صدر محمد مرسی مرحوم)[77]

عراق

عراق آخر زمانے میں ایک ایسے فتنے کی وجہ سے تباہ حال ہو جائے گا جو اسے چمڑے کی طرح رگڑے گا۔[78] عجمی ان پر شدید معاشی پابندیاں لگائیں گے (ان کے ساتھ عرب بھی شریک ہوں گے، جیسا کہ 1990 میں عراقی مخالف عرب و مغرب اتحاد نے پابندیاں لگائیں) یہاں کے ایک حکمران کو پھانسی دی جائے گی، (ممکنہ طور پر یہ صدام حسین تھا) اس کے بعد یہاں ایک ایسا شخص سامنے آئے گا جو درمیانے قد، گھنی داڑھی اور چمکتے دانتوں والا ہو گا (یہ نشانیاں معروف عراقی لیڈر مقتدیٰ الصدر میں پائی جاتی ہیں) اس کے پیروکاروں کے ہاتھوں عراق والوں پر تباہی آئے گی۔[79] یہاں بہنے والے دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ نکلے گا جس پر بہت بڑی جنگ ہو گی، اور 99 فیصد لوگ اس میں قتل ہو جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے سونے کے اس خزانے سے کچھ بھی لینے سے منع فرمایا ہے۔[80]

مصر

مصر جسے دریائے نیل کا تحفہ بھی کہا جاتا ہے، آخر زمانے میں یہ دریا خشک ہو جائے گا،(اس کی وجہ بہ ظاہر کسی ڈیم کی تباہی کی وجہ سے ہو سکتی ہے۔)[81] اس کے سوکھنے کی وجہ سے یہاں کے لوگ نقل مکانی کریں گے، بلکہ اس میں موجود مچھلیاں درندوں کی خوراک بن جائیں گی۔[82] مصر مینگنی کی طرح چورا چورا ہو جائے گا۔[83] مصر کی اس تباہ حالی کے دوران یہاں سے غلہ اور کرنسی کا اخراج رک جائے گا۔ اور یہ حالت دوبارہ قیامِ خلافت کی علامت ثابت ہو گی۔[84] (یہاں موجود ٹھگنے قد کے جابر سفیانی حکمران کے بارے میں کچھ تفصیل گزر چکی ہے۔)

یمن

یمن والوں کو حجاز سے یمن کی طرف جلا وطن کیا جائے گا[85] (جیسا کہ 90ء میں سعودی حکومت نے لاکھوں یمنی نکال دئے تھے) یمنی ان نکالنے والوں سے جنگ کریں گے، اور آخر کار انہیں غلبہ ملے گا۔[86] یمن والوں میں اختلاف ہو گا کہ کون حکمران ہو تو وہ "منصور" کو حکمران بنائیں گے۔(ممکنہ طور پر سابقہ یمنی صدر عبد ربّہٖ منصور ہادی) اور منصور کے بعد "محمد" حکمران بنیں گے،[87] یہ مہدی ہوں گے۔[88] امام کا تعلق کسی خاص پارٹی سے نہیں ہو گا۔ ان کے اوپر اللہ تعالیٰ اہلِ یمن اور باقی عالمِ اسلام کو متحد فرمائیں گے۔[89]

امام مہدی سے پہلے لوگوں کے حالات

حضرت امام مہدی کے ظہور سے پہلے لوگوں میں شدید اختلاف ہو گا۔[90] (جیسے آج امت مختلف پارٹیوں، تنظیموں اور فرقوں میں بٹی ہوئی ہے) لوگوں میں (بالخصوص عربوں میں) اس کی وجہ سے لڑائی بھی ہو گی، لوگ خوف کا شکار ہوں گے۔ دینی و دنیوی دونوں حالتوں میں تغیر و انتشار ہو گا۔[91] ایک دوسرے پر لعنت کریں گے۔ اس آزمائش میں بڑا حصہ حکمرانوں کی جانب سے ہو گا، کوئی جائے پناہ نظر نہیں آرہی ہو گی، اور اللہ کی یہ وسیع زمین بندگانِ خدا پر تنگ ہو جائے گی۔[92] قتل

کی کثرت ہو جائے گی۔(93) ایک تہائی لوگ قتل ہو جائیں گے، ایک تہائی مر جائیں گے اور ایک تہائی باقی بچیں گے تبھی امام کا ظہور ہو گا۔(94) راستے اور تجارتیں بند ہو جائیں گی۔(95) نفسِ زکیہ قتل ہو جائے گا۔(96)

امام مہدی کی تلاش

حضرت امام مہدی کی بیعت سے پہلے کچھ اہم واقعات پیش آئیں گے جو آپ کے ظہور کے انتہائی قریب ہونے کو ظاہر کریں گے۔ (روایات سے ان تمام واقعات کی جزئی تفصیلات اور ترتیب معلوم نہیں ہوتی، ہم نے مجموعی منظر کو سامنے رکھتے ہوئے اس کی تفصیل و ترتیب دینے کی کوشش کی ہے۔)

شام میں پیش آنے والے واقعات کا ذکر پیچھے گزر چکا ہے، جن کے بعد حقِ خلافت آلِ محمد کو دینے کی آوازیں بلند ہونی شروع ہو جائیں گی۔ انہیں ہر شخص اپنی زبان میں سن سکے گا۔(97) (بہ ظاہر یہ آوازیں میڈیا کے ذریعے سنائی دی جائیں گی) ان آوازوں کا مقابلہ کرنے کے لئے سفیانی جیسے حکمران میڈیائی مہم چلائیں گے جو آلِ محمد (امام مہدی) کے علاوہ فلاں کے لئے حقِ اقتدار کی راہ ہموار کر رہی ہو گی۔(98)

شام کے بعد جزیرۃ العرب بھی امام مہدی کے ظہور سے پہلے فتنے کا شکار ہو جائے گا۔ ایک بادشاہ (ممکنہ طور پر جزیرۃ العرب اور آلِ سعود کا کوئی حکمران) کا انتقال ہو جائے گا، اس حکمران کا نام بعض روایات میں عبد اللہ آیا ہے،(99) جس کے بعد اس کے تین بیٹوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا، اور یہ اختلاف لڑائی میں بھی تبدیل ہو سکتا ہے، جو یہاں پر ایک خانہ جنگی کا ماحول بنائے گا۔(100) شاہی خاندان کی اس لڑائی میں یہاں کے قبائل بھی شریک ہو جائیں گے۔(101)

سفیانی بھی متحرک ہو جائے گا اور آپ کو گرفتار کرنے کی کوشش کرے گا۔(102) چنانچہ مدینہ کی طرف فوج بھیجی جائے گی جو آلِ محمد (ﷺ) کو گرفتار کرے گی، بنو ہاشم سے تعلق رکھنے والے مردوں اور عورتوں کو قتل کرے گی، جس کی وجہ سے امام مہدی اور آپ کے ایک ساتھی

"مبیّض" یہاں سے نکل جائیں گے۔[103] انہیں ایک روایت میں "منصور" بھی کہا گیا ہے، اور یہی نفسِ زکیہ ہوں گے۔[104] آپ تو ہاتھ نہیں آ آئیں گے لیکن آپ کے گھر والوں کو گرفتار کیا جائے گا، چھوٹے ہوں یا بڑے سبھی کو پکڑا جائے گا۔[105] سفیانی کے پہلے پہل سامنے آنے کے بعد آپ ایک عرصے تک روپوش رہیں گے، پھر جب سفیانی غالب آجائے گا تو جلد ہی امام بھی ظاہر ہو کر نکلیں گے۔[106]

رمضان تا محرم

شاہی خاندان کی یہ لڑائی اس رمضان کے بعد شدت اختیار کر جائے گی جس میں ایک دھماکہ خیز آواز سنائی دینے کی خبر دی گئی ہے۔[107] جب یہ خوفناک آواز سنائی دے تو سبحان القدوس کا ورد کرنا چاہئے۔[108]

رمضان ہی میں دو زلزلے آئیں گے جس کے بعد تین افراد کی یہ لڑائی کھل کر سامنے آئے گی (جو ممکنہ طور پر آل سعود میں سے ہو سکتے ہیں اور یہ بھی امکان ہے کہ یہ دوسرے تین ہوں) ان میں سے ایک کا نام "عبد اللہ" ہو گا۔ (یہ سفیانی بھی ہو سکتا ہے جس کا ایک روایت میں یہی نام منقول ہے) اور فرات کے کنارے بڑا قتلِ عام ہو گا۔[109]

رمضان کی اس آواز کے بعد دو طرفہ نعرے یا آوازیں ہوں گی، ایک آواز جو جمعے کی رات کو ہو گی، اسے سننا چاہئے اور اس کی اطاعت کرنی چاہئے، یہ آواز حضرت جبرئیل علیہ السلام کی ہو گی اور اس میں امام مہدی اور اُن کے والد کا نام لیا جائے گا۔ دوسری آواز جو دن کے آخر میں ہو گی یہ ابلیس کی آواز ہو گی جس میں یہ پروپیگنڈا ہو گا کہ فلاں (امام مہدی) ظلم کے ساتھ قتل کر دئے گئے، اس کا مقصد لوگوں کو شک میں ڈالنا ہو گا۔[110] (حضرت جبریل علیہ السلام کی یہ آواز انسانی آواز کی طرح نہیں ہو گی بلکہ یہ ایحاء و الہام کی طرح ہو گی جو لوگوں کے دلوں میں ڈالی جائے گی اور یہ بھی ممکن ہے کہ سنائی دی جائے۔) دورانِ حج بھی یہ دو طرفہ نعرے اور آوازیں بلند ہوں گی (ایک آواز

امام مہدی کو حق دینے کے لئے ہوگی جبکہ دوسری ممکنہ طور پر آل سعود کو حق دینے کی ہوگی) بہت سے لوگوں کو ان دوطرفہ آوازوں میں یہ سمجھ میں نہیں آرہا ہوگا کہ کس کے پیچھے چلیں۔(111)

پھر شوال میں ہنگامے (یا جنگ کا شور) ہوگا۔ ذی قعد کے مہینے میں قبائل آپس میں اتحاد کریں گے (یا ایک دوسرے سے لڑیں گے۔) اس کے بعد ذی الحجہ کے مہینے میں حاجیوں کو لوٹا جائے گا اور منیٰ کے میدان میں ایسی خونریزی ہوگی کہ حاجیوں کا خون جمرۂ عقبہ پر بہنے لگے گا۔(112)

آپ یمن کی ایک بستی "جُرش" سے تیس ساتھیوں کے ساتھ نکلیں گے۔ (جرش یمن کی ایک ضلع ہے) آپ کے خروج کا سن کر آپ کے مومنین انصار بھی یہاں پہنچ جائیں گے۔(113)

حج

اس سال حج بغیر کسی سرکاری کنٹرول کے ہوگا اور لوگ اپنے طور پر انتظام کر کے مناسکِ حج ادا کر رہے ہوں گے، کہ اس دوران منیٰ میں کوئی شرارت کر کے حاجیوں کو آپس میں لڑایا جائے گا۔(114) اور قبائلی عصبیت کا استعمال کر کے انتشار پھیلانے کے لئے مختلف نعرے لگائے جائیں گے۔ آسمان میں ایک ہتھیلی نما نشان بھی ظاہر ہو جائے گا۔ اختلاف کی وجہ سے لڑائی ہوگی، جمرۂ عقبہ خون سے رنگین ہو جائے گا، بے گناہ بھی لپیٹ میں آجائیں گے اور ایک طرف رہنے والا بھی خطرے میں ہوگا۔(115) حق کے انصار میں سے صرف مجاہدینِ بدر کی تعداد کے بقدر لوگ رہ جائیں گے، چنانچہ یہی لوگ امام کی بیعت کریں گے،(116)

مدینہ اس وقت عسکری و سیاسی ہلچل کا مرکز ہوگا۔ یہاں سفیانی اور اس کی فوج متحرک ہوگی، وہ مدینہ میں تین دن تباہی مچائے گا۔(117) اتنی تباہی ہوگی کہ حَرّہ کے واقعے سے بھی شدید تر ہوگی۔(118) مدینہ ویران ہو جائے گا، اور یہ ویرانی بیت المقدس کے آباد ہونے کے بعد ہوگی۔(119) ان حالات میں لوگ مدینہ چھوڑ کر مکہ چلے جائیں گے۔(120) ان لوگوں میں امام مہدی بھی ہوں گے جو اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ مدینہ سے مکہ جائیں گے، یہ سفیانی کی نظروں میں ہوں گے، سفیانی کو جب ان کے نکل جانے کا علم ہوگا تو وہ ان کے پیچھے فوج بھیجے گا، لیکن وہ آپ کو نہیں پا سکیں گے، اور

امام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح چھپکے سے مکہ میں داخل ہو جائیں گے۔[121] (امام مکہ میں کہاں ہوں گے، اس کی کوئی وضاحت روایات میں نہیں ہے، شاید اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت مقصود ہو) اس لئے امام اپنی ہیئت تبدیل کر کے چرواہے کی صورت میں مکہ میں داخل ہوں گے۔[122]

آپ کے یمنی انصار بھی مکہ پہنچ جائیں گے، اللہ تعالیٰ انہیں خزاں کے بادل کے ٹکڑوں کی طرح اکٹھا کرے گا، ان کا ایک امیر ہو گا اور یہ باہم مشورے سے کام کریں گے۔[123] (امام بھی ان میں موجود ہوں گے لیکن چونکہ تب تک انہیں یقین نہیں ہو گا اس لئے یہ سارے امام کی تلاش میں ہوں گے) کہ یہ ایسی آواز سنیں گے جو کسی انسان یا جن کی نہیں ہو گی، (بلکہ فرشتے کی ہو گی) جو نام لے کر کہے گی کہ فلاں کی بیعت کریں، اس کا تعلق نہ اِن سے ہے نہ اُن سے، بلکہ وہ یمنی خلیفہ ہیں۔ یہ سن کر انہیں اس شخص پر اطمینان ہو جائے گا۔[124]

ان حالات میں جب راستے اور تجارتیں بند ہو چکی ہوں گی، اور فتنے بڑھ چکے ہوں گے، سات ایسے علماء بغیر طے کردہ وقت کے امام کی تلاش میں مکہ پہنچ جائیں گے جو مختلف خطوں سے تعلق رکھتے ہوں گے، اور ان میں سے ہر ایک نے تین سو دس سے زائد افراد سے بیعت لے رکھی ہو گی، یہ سب امام کی علامات کی معرفت رکھتے ہوں گے، جب یہ حضرات مکہ میں امام کو تلاش کریں گے تو انہیں پالیں گے اور پوچھیں گے کہ کیا آپ فلاں ابن فلاں نہیں ہیں؟ تو وہ جواب دیں گے کہ نہیں، میں تو انصار میں سے ایک شخص ہوں، اور یہ کہہ کر اُن کے ہاتھ سے چھوٹ جائیں گے۔ یہ علمائے کرام اہلِ معرفت اور تجربہ رکھنے والے لوگوں کو بتائیں گے تو ان کو کہا جائے گا کہ یہی تو ہیں جنہیں آپ تلاش کر رہے ہیں، جبکہ امام اس دوران مدینہ روضۂ رسول ﷺ پہنچ چکے ہوں گے۔ جب یہ علماء بھی انہیں ڈھونڈنے مدینہ جائیں گے تو امام مدینہ سے نکل کر مکہ آجائیں گے۔ چنانچہ یہ حضرات بھی مکہ آکر انہیں پالیں گے اور کہیں گے کہ آپ فلاں ابن فلاں ہیں، آپ کی والدہ فلان بنت فلاں ہیں، اور آپ میں فلاں فلاں نشانیاں موجود ہیں، ایک مرتبہ تو آپ ہم سے چھوٹ گئے، اب آپ ہاتھ بڑھائیں تاکہ ہم آپ کی بیعت کریں، وہ پھر انہیں کہیں گے کہ میں تو فلاں ابن فلاں

انصاری ہوں، (اور یہ جھوٹ نہیں ہو گا کیونکہ وہ اللہ کے دین کے مدد گار ہوں گے)[125] چلیں، ہم آپ کا مقصود مل کر ڈھونڈتے ہیں، تو امام پھر ان کے ہاتھوں سے نکل کر مدینہ چلے جائیں گے، مدینہ میں آپ اپنے نانا ﷺ کی قبر کے پاس ہوں گے۔ علماء بھی ان کے پیچھے مدینہ جائیں گے تو امام مکہ آجائیں گے، علماء بھی مکہ آئیں گے۔

مکہ میں آپ ذی طوی کے کسی گوشے میں ہوں گے، (جَرْوَل اور عُتَیبیہ کے محلے آج کل ذی طویٰ کے علاقے میں واقع ہیں) خروج سے دو راتیں پہلے آپ کے ایک ساتھی آپ کے انصار سے ملاقات کرے گا، اور اُن سے پوچھے گا کہ آپ لوگ کتنے ہیں؟ تو وہ جواب میں کہیں گے کہ ہم چالیس کے قریب ہیں۔ وہ ساتھی پوچھے گا کہ کیا حال ہو گا تمہارا اگر تم اپنے مقصود کو دیکھو؟ تو وہ کہیں گے کہ اللہ کی قسم! اگر پہاڑ ہمیں پناہ دیں تو ہم اُن کے ساتھ مل کر پہاڑوں میں پناہ لیں (یعنی ہم تیار ہیں) پھر وہ ساتھی اگلی رات بھی ان کے پاس آجائے گا، اور کہے گا؛ اپنے میں سے دس بہترین آدمیوں کو منتخب کریں، (بہ ظاہر سات وہ علما ہوں گے جنہوں نے بیعت لے رکھی ہو گی اور تین دوسرے لوگ) انتخاب کے بعد وہ ان کے ساتھ امام کے پاس جائیں گے، اور (یہاں پر یہ حضرات امام مہدی کو بیعت پر مجبور کریں گے)

علما آپ سے کہیں گے کہ! اگر آپ نے بیعت کے لئے ہاتھ نہ بڑھایا تو ہمارا گناہ آپ کے سر ہو گا، اور ہمارا خون آپ کی گردن پر ہو گا، سفیانی کا لشکر ہمارے تعاقب میں ہے، اور ان پر قبیلۂ جرم کا ایک شخص امیر ہے۔ امام انہیں کہے گا کہ تمہارا ناس ہو، کتنے عہد تم لوگوں نے توڑ ڈالے، اور کتنا خون تم نے بہالیا،[126] یہ لوگ امام کو بیعت پر مجبور کریں گے اور انہیں دھمکی دیں گے کہ اگر آپ نے بیعت کے لئے ہاتھ نہیں بڑھایا تو ہم آپ کو قتل کر دیں گے۔[127] (اس دھمکی کا یہ مطلب بھی ممکن ہے کہ اگر آپ بیعت نہیں لیں گے تو یہ ساری تحریک ناکام ہو سکتی ہے جس کے نتیجے میں امام اور ان کے ساتھی قتل بھی ہو سکتے ہیں۔)[128] امام ان کے ساتھ آنے والی رات کا وعدہ کرے گا۔ چنانچہ آپ اہلِ بدر اور اصحابِ طالوت کی تعداد کے موافق تین سو تیرہ انصار کے ساتھ ذی طویٰ کے علاقے سے اتر کر مسجد آئیں گے اور حجر اسود کے ساتھ ٹیک لگائیں گے۔[129] اور ہاتھ آگے

بڑھائیں گے اور بیعت ہو جائے گی۔(130) آپ کی بیعت اتنی پر امن انداز میں ہو گی کہ نہ کوئی سونے والا جاگے گا اور نہ خون بہے گا۔(131)

یہ دس محرم عاشورا کے دن کا اختتام اور عشا کا وقت ہو گا۔(132) آپ عشاء کی دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد کھڑے ہوں گے، آپ کے پاس رسول اللہ ﷺ کی قمیص، تلوار، نشانیاں، نور اور بیان ہو گا۔ عشاء کی نماز کے بعد آپ خطبہ دیں گے۔(133)

بیعت کے بعد لشکر کا زمین میں دھنسنا

آپ کے یہ اولین انصار بہترین لوگ ہوں گے، گزشتہ لوگ ان سے سبقت نہیں کر سکیں گے اور بعد والے ان تک پہنچ نہیں سکیں گے۔(134) یہ دن کو شیروں جیسے اور رات کو راہبوں کی طرح ہوں گے۔(135) ان میں خواتین بھی ہوں گی۔(136) بیعت کے بعد آپ جیش الخسف کا انتظار کریں گے اور اس دوران آپ طائف میں ہوں گے، اور جب آپ کو فوج کے دھنسائے جانے کی خبر موصول ہو گی تب آپ باہر آئیں گے۔(137) مدینہ میں ایک حادثہ ہو گا تو آپ مدینہ سے دو برید دور جائیں گے اور یہاں آپ کی ایک اور بیعت ہو گی۔(138) آپ کی ایک بیعت بیت المقدس میں ہو گی، یہ بیعتِ ہدایت ہو گی۔(139) آپ اپنے بہادر انصار کے ساتھ حجاز کا خطہ فتح کریں گے، اور جیل سے بنو ہاشم کے تمام افراد نکال باہر کریں گے۔ کوفہ سے بھی کالے جھنڈوں والے اپنی بیعت امام مہدی کی طرف بھیجیں گے۔(140)

آپ کی پہلی بیعت کے بعد شام کی طرف سے ایک بڑی فوج آپ کے خلاف آئے گی، جس میں چھ سو کمانڈر ہوں گے،(141) اس فوج کو اللہ تعالیٰ ذوالحلیفہ (جسے آج کل اَبیارِ علی کہا جاتا ہے) کے قریب بیدا کی صحرا میں دھنسائے گا، پوری فوج میں صرف ایک خبر دینے والا ہی بچ پائے گا، ان دھنسنے والوں میں بازار کے لوگ، مسافر اور مجبور بھی شامل ہوں گے، اس وقت یہ سب ہلاک ہو جائیں گے البتہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انہیں ان کی نیتوں کے مطابق اٹھائے گا(142)

غزوۂ بنو کلب

سفیانی جس کی فوج اس دھنسنے والے لشکر میں شامل ہو گی، ایک اور فوج آپ کے خلاف بھیجے گا، جس میں قبیلۂ کلب کے لوگ ہوں گے۔ لیکن انہیں بھی شکست ہو گی، اور ان کا سامان مسلمانوں کو غنیمت ملے گا، اور اس شخص کو محروم کہا گیا ہے جو اس غنیمت میں رسّی بھی حاصل نہ کر پائے۔(143) یہ لوگ مرتد ہوں گے کیوں کہ یہ نماز نہیں پڑھیں گے اور شراب کو حلال سمجھیں گے۔(144)

تب تک آپ کے اکثر انصار یمنی ہوں گے۔(145) لیکن زمین میں دھنسائے جانے کے اس واقعے کا بڑا اثر ہو گا اور اس کے بعد ہی شام کے ابدال، عراق کی جماعتیں اور مصر کے نجائب (سربر آوردہ لوگ) آپ کے پاس آکر بیعت کریں گے۔(146) اور آپ کے لشکر کی تعداد ۱۲ ہزار یا ۱۵ ہزار ہو گی۔(147) آپ کا رعب آپ سے پہلے پڑے گا۔ آپ کی فوج کا شعار اَمِتْ اَمِتْ (مار دو مار دو) کے الفاظ ہوں گے۔(148) ان کے تین جھنڈے ہوں گے جو شام میں سات جھنڈوں والی متحدہ فوج سے لڑیں گے۔(149) آپ کے جھنڈے پر "البیعۃللہ" کے الفاظ ہوں گے۔(150)

غزوۂ ہند

امام مہدی سب سے پہلی جس جماعت کی تشکیل کریں گے وہ ترک قوم کی طرف کریں گے، جو فاتح بن کر لوٹے گی۔(151) آپ ہندوستان کی جانب بھی فوج بھیجیں گے، جو وہاں کے حکمرانوں کو زنجیروں میں جکڑ کر لائیں گے، وہاں سے ملنے والی غنیمت سے بیت المقدس کی تزئین کی جائے گی۔(152) مجاہدین دجال کے خروج تک وہاں رہیں گے اور جب یہ لوٹ آئیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شام میں پائیں گے۔(153)

چار مصالحتیں اور عظیم جنگیں

رومیوں کے ساتھ ملاحم (خونریز جنگوں) کی ابتدا امام مہدی کے دور سے پہلے ہی ہو چکی ہو گی، اور اس سے پہلے مسلمانوں کی رومیوں کے ساتھ تین بار مصالحت بھی ہو چکی ہو گی،[154] پہلی مصالحت پیچھے کے ایک دشمن کے خلاف ہو گی[155] (جیسا کہ روس کے خلاف افغان جہاد کے دور میں ہوئی) دوسری مصالحت فارس کے خلاف ہو گی۔[156] (جیسا کہ ۱۹۸۰ سے ۱۹۸۸ تک ایران عراق جنگ ہوئی جس میں عرب ممالک عراق کے ساتھ کھڑے تھے) اس کے بعد جب ایک ملک (کویت) کے حکمران سے اس کی حکومت چھین لی جائے گی تو وہ رومیوں کے پاس جا کر انہیں اہلِ اسلام کے خلاف لے کر آئے گا۔[157] (عراق نے ۱۹۹۰ میں کویت پر حملہ کر دیا اور کویت کے حکمران جابر الصباح نے امریکہ جا کر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں خطاب کیا اور اُن سے عراقی جارحیت کے خلاف مدد طلب کی، جس کے بعد 34 اتحادی ممالک کی فوجیں جزیرۃ العرب آ گئیں، غیر ملکی افواج کی تعداد ساڑھے سات لاکھ تھی) یہ ملاحم کی ابتدا تھی[158] غزوہ موتہ کے بعد سے پہلی بار عیسائی طاقتیں جزیرۃ العرب میں داخل ہوئیں، اور اس کے بعد سے خوفناک جنگوں کا وہ دور شروع ہوا جو امام مہدی کے دور تک جاری رہے گا)

رومیوں کے ساتھ پے در پے اتحاد کی وجہ سے کئی دشمنوں کا خاتمہ ہو چکا ہو گا جسے صلیبی اپنی کامیابی باور کرائیں گے اور صلیب اٹھا کر اپنی فتح کا اعلان کریں گے۔ (جیسا کہ صدر بش سینئر نے (New World Order) کے نام سے ایک نئے عالمی نظام کا اعلان کیا، یہ صلیب کی فتح کی ایک علامت تھی) اس کے بعد جب اتحادی افواج سعودی عرب آ گئیں تو یہ جزیرۃ العرب میں ان کا فاتحانہ داخلہ تھا، چنانچہ سعودی عرب کی شمالی چھاؤنی "الحفجی" میں امریکی صدر نے اپنے فوجیوں سے خطاب کیا۔ جو ریتیلے ٹیلوں والا سرسبز ساحلی علاقہ ہے۔ یہ مرج ذي تلول ہے، جس کا روایات میں ذکر ہے۔[159] مسلمانوں کا ایک شخص اور اس کے ساتھی اٹھ کر صلیب کو توڑیں گے، رومی اس شخص کو شہید کر دیں گے۔ (شیخ اسامہ نے ۱۱ ستمبر ۲۰۰1 کو نیویارک میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر، اور واشنگٹن میں امریکی محکمہ دفاع کی عمارت پر طیاروں کے ذریعے حملہ کیا، صلیبیوں کے معاشی و عسکری مراکز پر حملہ

کرنا صلیب توڑنے کی ایک علامت تھی، واللہ اعلم۔ یہ ساتھی بھی شہید ہو گئے اور شیخ کو بھی اللہ تعالیٰ نے شہادت نصیب کی)

الملحمۃ الکبریٰ

اس سلسلے کی چوتھی مصالحت رومیوں کے ساتھ حضرت امام مہدی کے دور میں ہو گی، لیکن رومی نو مہینے کے اندر ہی غداری کریں گے۔ اور اسی (۸۰) جھنڈوں تلے آئیں گے، ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار فوج ہو گی۔ رومیوں کے اس لشکر میں 12 عجمی بادشاہ بھی ہوں گے۔[160] ان کے ساتھ عظیم جنگ ہو گی، یہ جنگ شام کی سرزمین پر (حلب کے قریب) اعماق یا دابق کے مقام پر لڑی جائے گی،[161] جبکہ مسلمانوں کا کیمپ دمشق کے قریب "غوطہ" میں ہو گا۔[162] سب سے پہلے رومی یافا اور عکہ کے ساحل پر لنگر انداز ہوں گے، (بہ ظاہر ان کا مقصد یہودیوں اور اسرائیل کی حفاظت ہو گی)[163] اس جنگ کے وقت بہت سے مسلمان اسلام سے نکل جائیں گے۔[164]

اس وقت مسلمانوں کے امیر امام مہدی ہوں گے۔[165] دیگر مجاہدین کے علاوہ حجاز کے بہترین جوان اور یمنی ساحل عدن ابین کے ۱۲ ہزار مجاہدین آپ کے ساتھ ہوں گے۔[166] خدائی عذاب کا کوڑا عیسائیوں پر برسے گا۔[167] اور انہیں شکست ہو گی، جو مسلمان شہید ہو جائیں گے تو انہیں گزشتہ شہیدوں سے دوگنا اجر ملے گا، (یا وہ بدر کے شہداء جیسے ہوں گے[168]) اور جو زندہ ہوں گے وہ کسی فتنے میں ڈگمگائیں گے نہیں۔[169] اتنے مسلمان شہید ہو چکے ہوں گے کہ نہ کوئی غنیمت لے کر خوش ہو گا اور نہ کسی کی میراث تقسیم ہو گی۔[170]

اس جنگ کے بعد رومی شکست خوردہ ہو کر اپنے ملکوں میں موجود عربوں کو قتل کریں گے، اور یہ افواہ بھی پھیلائیں گے کہ "دجال" نکل چکا ہے، لیکن یہ خبر جھوٹ ہو گی۔[171]

فتنۃ الدہیماء

امت میں چار عظیم ترین فتنوں کی جو خبر دی گئی ہے اُن میں تیسرا فتنہ امام مہدی کے زمانے میں (خلافت سے پہلے) شروع ہو گا۔ اس کو فتنۃ الدہیماء کہا گیا ہے (جمہوریت اور جدیدیت پر مبنی نظام یہی فتنہ ہے جس میں اس وقت امت مبتلا ہے) یہ فتنہ امت کو دو کیمپوں میں تقسیم کرے گا؛ ایک ایمان کا کیمپ جس میں نفاق نہیں ہو گا اور دوسرا انفاق کا کیمپ جس میں ایمان نہیں ہو گا۔(172) اس فتنے کی وجہ سے لوگوں کے ضمیر مردہ ہو جائیں گے، اور وہ جانوروں کی طرح بن جائیں گے۔(173) مسلمانوں کا کوئی امام اور کوئی جماعت نہیں ہو گی۔(174) یہ تلوار سے زیادہ زبان کے ذریعے نقصان پہنچائے گا۔(175) اس فتنے سے عرب زیادہ متاثر ہو جائیں گے، اس لئے جب اس فتنے کے بعد دجال نکلے گا تو عرب بہت کم رہ گئے ہوں گے۔(176)

یہ آپ کے دور تک کسی نہ کسی صورت میں رہے گا، جب آپ کا ظہور ہو گا تو امت میں یہ تقسیم خوب واضح ہو جائے گی۔(177) یہ فتنہ ایک روایت کے مطابق بارہ سال تک چلے گا، اور ایک روایت کے مطابق اٹھارہ سال تک چلے گا، دونوں صورتوں میں اس کی تیزی کا اختتام دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ بر آمد ہونے پر ہو گا۔ (اس کے بعد اس کا خاتمہ تو نہیں ہو گا البتہ یہ فتنہ کھل جائے گا، یعنی مومن و منافق کی یہ تفریق کھل کر سامنے آجائے گی) یہ دریائے فرات کے خشک ہونے کے وقت ہو گا جو حضرت امام مہدی کے ظہور کی قریبی نشانی ہے۔ اہلِ نفاق کا سرغنہ دجال جبکہ اہلِ ایمان کے قائد امام مہدی ہوں گے۔ (دریائے فرات پر یہ جنگ رمضان کے قریب ہو گی اور اس کے بعد محرم میں امام مہدی کی بیعت ہو گی)۔(178)

بیت المقدس خلافت کا مرکز

جنگِ عظیم میں فتح کے بعد بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوں گے، اور وہاں سے یہودیوں کو نکال باہر کریں گے۔(179) جزیرۃ العرب، فارس اور روم سب فتح ہو جائیں گے۔(180) اور یوں اللہ تعالیٰ آپ کو عرب و عجم پر حکومت عطا فرمائیں گے۔(181)

بیعت اور بیدا میں خسف کے واقعے کے بعد آپ بیت المقدس کی طرف ہجرت کریں گے،[182] اور اسے اپنا دارالخلافہ بنائیں گے۔[183] یہاں سے یہودیوں کو بے دخل کریں گے۔[184] آپ بیت المقدس کی شاندار و بے مثال تعمیر کرائیں گے۔[185]

فتح قسطنطینیہ و رومیہ

قسطنطینیہ (استنبول) جو عیسائیوں کا مقدس مرکز رہا ہے، اس پر تین حملوں کی خبر دی گئی ہے؛ پہلا حملہ مسلمہ بن عبد الملک کے دور میں ہوا، لیکن یہ فتح نہ ہو سکا، دوسرا حملہ سلطان محمد الفاتح کے دور میں ہوا، یہ فتح ہوا اور اس میں مسجدیں تعمیر کرائی گئیں۔ اس کے بعد تیسری بار یہ امام مہدی کے دور میں فتح ہو گا۔[186] اور یہ فتح لڑائی کے بغیر لا اِلہ اِلا اللہ اور اللہ اکبر کے نعروں کے ذریعے حاصل ہو گی۔ اس معرکے میں آپ کے ساتھ حجاز کے عمدہ اہلِ ایمان اور بنو اسحاق (یا بنو اسماعیل) کے ستر ہزار مجاہدین ہوں گے۔[187] یہ مجاہدین کسی کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے، اس معرکے میں بے مثال غنیمت حاصل ہو گی۔ غنیمت کی تقسیم کے دوران ہی ایک آواز آئے گی کہ ”دجال“ تمہارے شہروں اور گھر والوں کے بیچ نکل آیا ہے، لیکن جب وہ تحقیق کے لئے کچھ لوگوں کو بھیجیں گے تو یہ خبر جھوٹی ثابت ہو گی۔[188] قسطنطنیہ کی فتح کے بعد مجاہدین غنیمتیں تقسیم کریں گے کہ شیطان دجال کے خروج کی افواہ پھیلائے گا مجاہدین لُدّ کی طرف نکلیں گے تو یہ خبر بھی جھوٹی ثابت ہو گی۔[189] لیکن جب وہ شام پہنچیں گے تو بہت مختصر مدت کے بعد وہ حقیقتاً نکلے گا۔[190] قسطنطینیہ کے بعد رومیہ بھی فتح ہو گا۔[191] اس کے بعد دجال کا خروج ہو گا۔[192]

دجال

دجال انسان ہے۔ اور اسے انسانیت کی آزمائش کے لئے پیدا کیا گیا ہے،[193] اس کی کنیت ”ابو یوسف“ ہے۔[194] اس کی پیدائش مصر کے علاقے ”قوص“ میں ہوئی ہے۔[195] یہ معمر ترین انسان ہے جو انسانوں کے درمیان رہ کر فتنہ پھیلاتا رہا ہے، اور ہر نبی نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے۔[196] جبکہ کئی اہلِ علم جیسے شریح ابن عبید، عمرو بن الاسود اور کثیر بن مرہ کا کہنا ہے کہ دجال

انسان نہیں ہے بلکہ شیطان ہے، جسے ستر کڑیوں میں یمن کے ایک جزیرے میں باندھا گیا ہے۔[197] البتہ یہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہی قید سے چھوٹ گیا ہے، لوگوں کے درمیان بازاروں میں پھرتا رہا ہے۔[198] یہاں تک کہ اسے رسول اللہ ﷺ نے خواب کی حالت میں طواف کرتے ہوئے بھی دیکھا تھا۔[199]

یہ قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے پہلی نشانی کے طور پر سامنے آئے گا۔[200] اور اس سے پہلے تیس دجال اور آئیں گے، جو لوگوں کو سنت سے ہٹا کر گمراہ کریں گے۔[201] یہ ایسا دور ہو گا جب پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹا دیے جائیں گے[202] (جیسا کہ مکہ کے پہاڑوں کو ختم کر کے حرم میں توسیع کر دی گئی ہے اور وہاں بڑی بلڈنگیں تعمیر کی گئی ہیں) دھوکے والے سال ہوں گے جن میں دھوکے باز کو امانت دار باور کرایا جائے گا اور امانت دار کو دھوکے باز اور ایسے لوگ بھی مسلمانوں کے اجتماعی معاملات میں بولنے لگیں گے جو فاسق، بے وقوف اور پست درجے کے ہوں گے۔[203] البتہ دجال سے پہلے حضرت امام مہدی کا دورِ خلافت ضرور آئے گا جب لوگ دین کی طرف واپس پلٹیں گے۔[204]

دجال کا حلیہ

اس کی دونوں آنکھیں عیب دار ہیں۔[205] اور ایک آنکھ ایسی ہے گویا انگور کا پھولا ہوا دانہ۔ اس کی ایک آنکھ میں ناخونہ ہو گا (تکونی شکل کا لال نشان جو آنکھ کے سفید حصے میں پیدا ہو جاتا ہے)[206] پیشانی پر "کافر" کے الفاظ لکھے ہوئے ہیں، جنہیں ہر وہ مومن شخص پڑھ سکے گا جو اس کو ناپسند کرتا ہو گا، چاہے وہ لکھا پڑھا ہو یا اَن پڑھ[207] سر کے بال بہت گھونگھریالے ہیں گویا درخت کی شاخیں ہوں۔[208] قد چھوٹا ہو گا۔[209]

اس کا فتنہ امت کی تاریخ کے عظیم ترین فتنوں میں سے ہے، اس سے بڑا فتنہ انسانی تاریخ میں نہیں گزرا ہے۔[210] یہ کسی بات پر غصہ ہو کر خروج کرے گا۔[211] مجاہدین کے لئے اس سے حفاظت کی جگہ بیت المقدس ہو گی۔[212] یہ پوری زمین میں گھومے گا لیکن مکہ اور مدینہ میں داخل

نہیں ہوسکے گا، نہ ہی مدینہ میں اس کا رعب داخل ہو گا۔ کیونکہ یہاں فرشتے تلوار سونتے ہوئے ہوں گے۔ یہ مدینہ کے باہر سبخة الجرف میں اتر کر تین آوازیں لگائے گا جس کی وجہ سے سب منافق مرد اور عورتیں باہر نکل کر اس کے ساتھ مل جائیں گے، اور مدینہ کو ان کے شر سے خلاصی مل جائے گی۔[213] چار مساجد اس سے محفوظ رہیں گی (مسجدِ حرام، مسجد نبوی، مسجد اقصی اور مسجد طور)[214]

جو اس کے بارے میں سنے تو اسے دور جانا چاہئے[215] اور جو مبتلا ہو جائے تو اس سے بچنے کی ایک تدبیر جمعہ کے دن سورت کہف کی تلاوت ہے۔[216] یہ ہر قسم کے پاس جا کر اُنہی کی زبان میں انہیں دعوت دے کر فتنے میں مبتلا کرے گا۔[217] اس کے پاس جنت بھی ہو گی جو در حقیقت جہنم ہو گی اور اس کے پاس آگ بھی ہو گی جو در حقیقت جنت ہو گی۔[218] جادو کے زور سے یہ لوگوں کو متاثر کرے گا، مادر زاد نابینا اور برص کے مریضوں کو صحت دے گا۔[219]

دجال کا خروج اور فتنہ

اس کے خروج سے پہلے کے تین سال انتہائی سخت قحط سالی کے ہوں گے، یہاں تک کہ آخری سال آسمان سے ایک قطرہ پانی نہیں برسے گا اور زمین سے ایک پتا نہیں نکلے گا، جانور ہلاک ہو جائیں گے اور سخت بھوک ہو گی۔[220] پہلے پہل یہ عراق میں ظاہر ہو گا، جہاں یہ دو سال تک حکمرانی کرے گا، عدل وانصاف کا اظہار کرے گا، پھر منبر پر چڑھ کر لوگوں کے سامنے اپنی ربوبیت کا دعویٰ کرے گا اپنے ماننے والوں پر بارش برسائے گا، اور انکار کرنے والوں کا سب کچھ ضبط کرے گا۔[221]

یہ خراسان سے خروج کرے گا۔[222] مسلمان کو اس کا نکلنا ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ پسند ہو گا۔[223] اس کے اکثر پیروکار یہودی اور عورتیں ہوں گی،[224] اور مختلف طبقات کے لوگ اس کے ساتھی ہوں گے۔[225] مردہ جانوروں اور انسانوں کو زندہ کرنے کا دعویٰ کرے گا اور اس کے ساتھ موجود شیاطین ان کی شکل اختیار کر کے سامنے آئیں گے، جس کی وجہ سے لوگ فتنے میں مبتلا

ہو جائیں گے۔(226) مومنین کے لئے بھوک کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس کافی ہو جائے گی۔(227) قرآن کے ذریعے اس کے خلاف قوت حاصل ہو گی۔(228)

اس کے سامنے کھڑا ہونے کی بہ نسبت بھاگنا زیادہ بہتر ہو گا، مومنین بھی یہ سمجھیں گے کہ ہم اس کو قتل نہیں کر سکتے تو وہ بیت المقدس چلے جائیں گے، اور اللہ تعالیٰ انہیں وہاں برکت دے گا۔(229) یہ سورج کی گردش کو روکے گا، جس کی وجہ سے ایک دن ایک سال کے برابر ہو گا، دوسرا دن ایک مہینے کے برابر اور تیسرا دن ایک ہفتے کے برابر ہو گا، جبکہ باقی ایام اپنے معمول کے مطابق یا اس سے بھی چھوٹے ہوں گے۔(230)

نزول عیسیٰ علیہ السلام اور قتلِ دجال

دجال نے بیت المقدس میں حضرت امام مہدی اور مسلمانوں کا محاصرہ کیا ہو گا، فجر کی نماز کا وقت ہو گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے، امام مہدی انہیں امامت کی دعوت دیں گے لیکن حضرت عیسیٰ انہیں امامت کے لئے کہیں گے اور خود اُن کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔(231) حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہلے دمشق میں آسمان سے اتریں گے پھر بیت المقدس جا کر دجال کو لُدّ کے مشرقی حصے میں اپنے نیزے سے قتل کریں گے۔(232)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اترنے کے بعد امامِ عادل کی حیثیت سے شریعتِ محمدیہ کے مطابق فیصلے کریں گے۔(233) پھر آپ کا انتقال ہو گا، مسلمان آپ کی نماز جنازہ پڑھیں گے اور تدفین کریں گے۔(234)

---

(1) قَالَ حُذَيْفَةُ: قَالَ رَسُولُ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ، فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاضًّا، فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً، فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ نُبُوَّةٍ ثُمَّ سَكَتَ. (مسند أحمد ١٨٤٠٦) وعن أبي سعيد الخدري، رضي الله عنه قال:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يكون عند انقطاع من الزمان وظهور من الفتن رجل يقال له المهدي، عطاؤه هنياً. (أخرجه الحافظ أبو نعيم الأصبهاني، في عواليه، وفي صفة المهدي)

(2) عن قيس بن جابر الصدفي عن أبيه عن جده أَنَّ رسولَ الله ﷺ قَالَ: سَيَكُوْنُ بَعْدِيْ خُلَفَاءُ ومِنْ بعد الخُلَفاء أُمَرَاءُ و من بَعد الأُمَرَاء مُلُوكٌ ومِنْ بَعْد الْمُلُوْك جَبَابِرَةٌ ثُمَّ يَخرُجُ رجلٌ مِنْ أَهْلِ بيْتِي يَمْلَأُ الأَرْضَ عَدْلا كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً ثُمَّ يؤمَّرُ بعده القَحْطَانِيُّ فَوَالَّذِي بَعَثَنِيْ بِالحَقِّ ما هُوَ دُوْنَه. المعجم الكبير للطبراني (٩٣٧) معرفة الصحابة لأبي نعيم (١٥٣٨).

(3) اسمُ المهديِّ محمدٌ أو قالَ اسمُ نبيّ. (أخرجه نعيم بن حماد٣٦٧)

(4) لوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنيا إلَّا يومٌ لَطَوَّلَ اللهُ ذٰلِكَ اليَومَ حَتّىٰ يبْعَثَ فِيه رَجُلًا مِّني أو من أهلِ بيتِي يُوَاطِئُ اسْمُه اسْمِي واسمُ أبيه اسمَ أبِي (أبوداود ٤٢٨٢، ترمذي ٢٢٣١و قال هذا حديث حسن صحيح، مسند أحمد)

(5) لَه اسْمَان اسمٌ يُخفىٰ و اسمٌ يُعلَن. (المهدي و قرب الظهور)

(6) لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ وَاحِدٌ لَبَعَثَ اللهُ فِيْه رَجُلًا اسْمُه اسمي وَ خُلُقه خُلُقِي، يُكَنّىٰ أَبَا عَبْد اللّه . (الأربعون في صفة المهدي) عن عبد اللّه بن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول اللّه ﷺ: يَخْرُجُ فِيْ آخرِ الزَّمَانِ رَجُلٌ مِّنْ ولدِيْ اسْمُه كاسْمِي و كُنيّته ككُنيَّتِي، يَمْلَأُ الأَرْضَ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً. (أخرجه عقد الدرر ليوسف المقدسي السلمي والبرزنجي في الإشاعة)

(7) إنَّ اسمَ أُمِّه آمِنَة و هِيَ آمنَةٌ مِنْ كُلِّ سُوءٍ و يَمُوتُ أَبُوهَا و أُمُّهَا و هِيَ صَغِيْرَةٌ فيُرَبِّيْهَا اللّٰهُ و يُنَمِّيهَا . (المهدي المنتظر على الأبواب لعيسى داود) إنَّ اسمَ أُمِّ الْمَهْدِيِّ آمِنَةُ مُوَافِقَةً لاسْمِ أُمِّ سَيِّدِ المُرْسَلِيْنَ صلَّى اللّٰهُ عَلَيْه وَ سَلَّمَ (سواء الصراط لشان الأشراط و أورد ذلك ابن المنادي في الملاحم)

(8) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي اللّه عنها قالت: سمعتُ رسولَ اللّه ﷺ يقولُ: الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ. (أبو داود، النسائي، البيهقي، السنن لأبي عمرو الداني)

(9) نَظَرَ عَلِيٌّ إلى الحسنِ رضي اللّه عنهما فقال: إِنَّ ابني هٰذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاه رسولُ الله ﷺ سَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِه رَجُلٌ باسمِ نَبِيِّكُمْ يُشبِهُهُ فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا. (أخرجه أبوداود ٤٢٨٩ ، و الترمذي والنسائي في سننه)

(10) عَنْ أَبِي سَعِيد الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ: الْمَهْدِيُّ مِنِّي أَجْلَى الْجَبْهَةِ، أَقْنَى الْأَنف، يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسطًا وَعَدلًا كَمَا مُلِئَت ظُلْمًا وَجورًا، وَيَملِكُ سَبْعَ سِنِين. (أبو داود ٤٢٨٥)

(11) و عن أبي وائل قال: نظر عليٌّ إلى الحسن رضي اللّه عنهما فقال: إن ابني هذا سيِّدٌ كما سمَّاه رسولُ اللّه ﷺ سيَخْرُجُ مِن صُلبه رجُلٌ باسم نبيِّكم، أزيل الفخذين، يملأُ الأرضَ عدلا كما مُلِئَتْ ظلما و جَورا. (عقد الدرر للسلمى)

(12) و عن أبي جعفر محمد بن علي الباقر قال: سُئِلَ أميرُ المؤمنين عليٌّ رضي اللّه عنه عن صفة

المهدي فقال: هو شابٌّ مربوع، حَسَنُ الوجه، يسيل شعرُه على منكبيه، يعلُو نورُ وجهه سوادَ شعره و لحيتَه و رأسَه. (عقد الدرر)

(13) ضَخمُ البطن (عقد الدرر)

(14) و عن عبد الرحمن بن عوف رضي اللّه عنه قال قال رسول اللّه ﷺ لَيَبْعَثَنَّ اللّهُ من عترتي رجلا أفرقَ الثَّنايا، أعلى الجبهة، يملأُ الأرضَ عدلا و يُفيض المالَ فيضاً. (أخرجه أبو نعيم الأصبهاني و أخرجه السيوطي في العرف الوردي)

(15) و عن علي بن أبي طالب رضي اللّه عنه قال: المهديُّ أَقبَلُ جعدٌ بخدِّه خالٌ. (المعجم الموضوعي لأحاديث المهدي)

(16) و شامةٌ بَيْنَ كَتفَيْه مِنْ جَانبه الأَيْسَر، تَحْتَ كَتفه الأَيْسَر وَرَقَةٌ مثْلَ وَرَقَة الآس. (بحار) بفَخذه الأَيْمَنِ شَامَةٌ. (عقد الدرر) فِيْ وَجْهه خَالٌ (كتاب الفتن) في خَدِّه الأَيْمَنِ خَالٌ أسودُ (الطبراني في معجمه الكبير ومسند الشاميين) عن حُذيفة قَال قال رسولُ الله ﷺ: المَهْديُّ رَجُلٌ منْ وَلَديْ لَونُه لونُ عربيٍّ وجسْمُه جسمٌ إسرائيليٌّ، على خَدِّه الأيمنِ خالٌ، كأَنَّه كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ، يَملأُ الأَرضَ عَدْلا مُلِئَتْ جَوْراً، يَرْضى في خلافَته أهلُ الأرض و أَهْلُ السماء، والطيرُ في الجَوِّ)

(17) و عن أمير المؤمنين عليٍّ ابن أبي طالب رضي اللّه عنه قال: المهديُّ كَثُّ اللحية أكحلُ العينين برَّاقُ الثَّنَايا. (أخرجه نعيم بن حماد في كتاب الفتن والطبراني في معجمه و أبو نعيم في مناقب المهدي)

(18) المهديُّ رجل أزَجُّ أبلجُ أعيَنُ (الفتن) قال أبو جعفر الباقر يَصِفُ المهديَّ ذاك المشرَبُ حمرة، الغائر العينين، المشرف الحاجبين، العريض ما بين المنكبين برأسه حزاز و بوجهه أثر و في البصائر عن أبي بصير عن أبي عبد الله قال قلتُ له جعلتُ فداك إني أريد أن ألمس صدرَك فقال: افعل فمسستُ صدرَه و مناكبه فقال: و لِمَ يا أبا محمد؟ فقلتُ جُعلتُ فداك إني سمعتُ أباك و هو يقول إن القائمَ واسعُ الصدر مسترسل المنكبين عريضُ ما بينهما و قال الإمام علي و هو على المنبر يخرج رجل من ولدي في آخر الزمان....... عظيم مشاش المنكبين (البحار)

(19) ذكر الإمام أبو الحسن محمد بن عبد الله الكسائي في قصص الأنبياء قال: قال وهب بن منبه و يقال إن المهدي يسير إلى قتال الدجال و على رأسه عمامة رسول الله ﷺ عمامة بيضاء.

(20) قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَنَظَرَ إِلَى ابْنه الْحَسَنِ، فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ، وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِه رَجُلٌ يسمى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ، يُشْبِهُهُ فِي الْخُلُقِ، وَلَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ (أبو داود ٤٢٩٠)

(21) عن أمير المؤمنين علي ابن أبي طالب رضي الله عنه ... (والمهدي جالس بين أصحابه و هو أحيى من عذراء) عقد الدرر للسلمي. عن اللحارث بن المغيرة النضري قال قلتُ لأبي عبد الله الحسين بن علي رضي الله عنهما: بأي شيئ يُعرَفُ الإمامُ المهديُّ؟ قال بالسكينة والوقار، قلتُ و بأي شيئ؟ قال بمعرفة الحلال و الحرام، و بحاجة الناس إليه و لا يحتاجُ إلى أحد. (عقد الدرر) و عن كعب الأحبار

قال: المهدي خاشع لله كخشوع النسر يَنشُرُ جناحَه. (رواه الإمام أبو محمد الحسين بن مسعود في كتاب المصابيح)

(22) عن أبي عبد الله الحسين بن علي رضي الله عنهما قال: لو قامَ المهديُّ لأنكَرَهُ الناسُ لأنه يرجعُ إليهم شابّا موَفَّقًا و إنَّ من أعظم البلية أن يَّخْرُجُ إليهم صاحبُهم شابًّا و هم يحْسبُونَه شيخا كبيرا. (عقد اللدرر) و عن أبي عبد الله الحسين قال: القائم من ولدي يقومُ في الناس و هو فتى موَفَّقٌ ابن ثلاثين سنة، يملأُ الأرضَ قسطا و عدلا كما مُلِئَتْ جَورًا و ظلما. (دلائل الإمامة و إثبات الهداة و البحار)

(23) عن عليّ رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ: المهديُّ مِنَّا أهل البيت يُصْلِحُه الله في ليلةٍ. (مسند أحمد بسند صحيح)

(24) و عن أبي معبد عن ابن عباس قال: لا تمضي الأيام والليالي حتى يلي منا أهل البيت فتى لم تلبسه الفتن و لم يلبسها قال: قلنا: يا (أبا) (العباس) تعجز عنها مشيختكم وينالها (شبابكم؟) قال: هو أمر اللّٰه يؤتيه من يشاء. (مصنف ابن أبي شيبة ٤٠٤٣٥) و عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال دخل رجل على أبي جعفر محمد بن علي الباقر قال: إنما سمي المهدي لأنه يهدى إلى أمر خفي.

(25) و عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه عن النبي ﷺ في قصة المهدي و مبايعته بين الركن والمقام و خروجه متوجها إلى الشام قال: و جبريل على مقدمته و ميكائيل على ساقته، يفرح به أهل السماء والأرض والطير والوحش والحيتان في البحر. (أخرجه الإمام أبو عمرو الداني في سننه)

(26) عن أبي جعفر الباقر أنه قال: يكُونُ هذا الأمر في أصغرنا سنا و أجملنا ذكرا و يورثُه الله تعالىٰ علما و لا يَكِله إلى نفسه. (عقد الدرر) و عن كعب قال: المهديُّ يَبعَثُ بقتالِ الروم يُعطىٰ فقه عشرة. (كتاب الفتن)

(27) روى أبو نعيم من حديث أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ: يخرج رجل من أهل بيتي يعمل بسنتي، و يترل الله له البركة من السماء و تخرج له الأرض بركتها و يملأ الأرض عدلا كما ملئت ظلما، و يعمل على هذا الأمر سبع سنين و يترل بيت المقدس. و في الأوسط للطبراني عن أبي سعيد قال سمعتُ رسول الله ﷺ يقول يخرج رجل من أهل بيتي يقول بسنتي. و عن أمير المؤمنين علي ابن أبي طالب رضي الله عنه في قصة المهدي قال: و لا يتركُ بدعةً إلا أَزَالَها و لا سنةً إلا أقامها و يفتَحُ قسطنطينية والصين و جبال الديلم، فيمكثُ على ذلك سبع سنين مقدار كل سنة عشر سنين من سنيكم هذه ثم يفعل الله ما يشاء.

(28) و عن جعفر الصادق رحمه الله قال: إذَا قامَ القائمُ دعا الناسَ إلى الإسلام جديدا، و هداهم إلى أمر قد دثر فَضَلَّ عنه الجمهور، و إنما سمي القائم مهديا لأنه يهدي إلى أمر مضلول و سمي بالقائم لقيامه بالحق. (الإرشاد المفيد) و عن عبد الله بن عطاء قال سألت أبا جعفر محمد بن علي الباقر رضي

الله عنهما فقلت: إذا خرج المهدي بأي سيرة يسير؟ قال يَهدِمُ ما قبله و يستأنِفُ الإسلامَ جديدا. (عقد الدرر)

(29) عن الزهري قال: (.... ثم ينصرفون إلى صاحبهم فيجدونه ملصقا ظهره إلى الكعبة ترعد فرائصه يتعوذ بالله من شر ما يدعونه إليه فيكرهونه على البيعة...) نعيم بن حماد في كتاب الفتن)

(30) و عن أبي معبد مولى ابن عباس قال: سمعتُ ابن عباس يقول: إني لأرجو أن لا يذهب الليل و النهار حتى يبعث الله منا أهل البيت من يقيم لهذه الأمة أمرها، فتى شابا لم تلبسه الفتن و لم يلبس الفتن، يأمر بالمعروف و ينهى عن المنكر، كما فتح الله بنا هذا الأمر، أرجو بنا يختمه. (أخرجه البيهقي في البعث والنشور، و أبو عمرو الداني في سننه)

(31) عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال رسول الله ﷺ: المهديُّ منِّي أجلى الجبهة أقنى الأنف، يملأُ الأرضَ قسطا و عدلا كما مُلِئَتْ ظلما و جورا و يَمْلِكُ سبعَ سِنِينَ. (رواه أبو داود)

(32) و عن جابر عن أبي جعفر محمد بن علي قال: يَبعَثُ المهديُّ جنودَه في الآفاق و يُميتُ الجورَ و أهلَه و يستقيم له البلدان و يفتح الله على يديه القسطنطينية. (نعيم بن حماد في كتاب الفتن)

(33) عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: تُملَأُ الأرضُ ظلما و جورا فيَقُومُ رجلٌ من عِترتي فيَملأُها قسطا و عدلا، يَملِكُ سبعا او تسعاً. (أخرجه الحافظ أبو نعيم في صفة المهدي)

(34) عن أبي سعيد الخدري و جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قالا قال رسول الله ﷺ: يكونُ في آخر الزمان خليفة يقسِمُ المالَ و لا يَعُدُّه.(مسلم)

(35) و عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبيﷺ قال: تَنْعَمُ أُمَّتي في زمن المهدي نعمةً لم يَنْعَمُوا مثلها قط، تُرسِلُ السماءُ عليهم مِدرارا، و لا تَدَعُ الأرضُ شيئا من نباتها إلا أخرجَتْه. (رواه الحافظ أبو نعيم في صفة المهدي)

(36) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُبَشِّرُكُمْ بِالْمَهْدِيِّ يُبْعَثُ فِي أُمَّتِي عَلَى اخْتِلَافٍ مِنَ النَّاسِ وَزَلَازِلَ، فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا، كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا، يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ، يَقْسِمُ الْمَالَ صِحَاحًا فقَالَ لَهُ رَجُلٌ: مَا صِحَاحًا؟ قَالَ: بِالسَّوِيَّةِ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ: وَيَمْلَأُ اللهُ قُلُوبَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِنًى، وَيَسَعُهُمْ عَدْلُهُ، حَتَّى يَأْمُرَ مُنَادِيًا فَيُنَادِي فَيَقُولُ: مَنْ لَهُ فِي مَالٍ حَاجَةٌ؟ فَمَا يَقُومُ مِنَ النَّاسِ إِلَّا رَجُلٌ فَيَقُولُ أنا، فيقول: ائتِ السَّدَّانَ – يَعْنِي الْخَازِنَ – فَقُلْ لَهُ: إِنَّ الْمَهْدِيَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُعْطِيَنِي مَالًا، فَيَقُولُ لَهُ: احْثُ حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ فِي حِجْرِهِ وَأَبْرَزَهُ نَدِمَ، فَيَقُولُ: كُنْتُ أَجْشَعَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ نَفْسًا، أَوَعَجَزَ عَنِّي مَا وَسِعَهُمْ؟ قَالَ: فَيَرُدُّهُ فَلَا يَقْبَلُ مِنْهُ، فَيُقَالُ لَهُ: إِنَّا لَا نَأْخُذُ شَيْئًا أَعْطَيْنَاهُ، فَيَكُونُ كَذَلِكَ سَبْعَ سِنِينَ – أَوْ ثَمَانِ سِنِينَ، أَوْ تِسْعَ سِنِينَ – ثُمَّ لَا خَيْرَ فِي الْعَيْشِ بَعْدَهُ – أَوْ قَالَ: ثُمَّ لَا خَيْرَ فِي الْحَيَاةِ بَعْدَهُ. (مسند أحمد ١١٣٢٦)

(37) عن عليى رضي الله عنه قال سمعتُ رسول الله ﷺ يقول: المهدي من أهل بيتي جواد بالمال رحيما بالمساكين. نعيم بن حماد في كتاب الفتن. و عن إبراهيم بن ميسرة قال قلتُ لطاووس: عمر بن عبد العزيز المهدي؟ قال: قد كان مهديا و ليس به، إن المهديَّ إذا كان زيدَ المحسنُ في إحسانه و تيب عن المسيءِ من إساءته، و هو يَبذُلُ المالَ و يَشتَدُّ على العمال و يرحم المساكين. (رواه ابن أبي شيبة والداني)

(38) عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال رسول الله يكونُ عند انقطاع من الزمان و ظهور من الفتن رجل يقال له المهدي، عطاءه هنيا. (أخرجه الحافظ أبو نعيم في صفة المهدي)

(39) و عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه و سلم لو لم يبق من الدنيا إلا ليلة لطوّل الله تلك الليلة حتى يملك رجل من أهل بيتي يواطئ اسمه اسمي واسم أبيه اسم أبي، يملؤها قسطا و عدلا كما ملئت ظلما و جورا، و يقسم المال بالسوية، و يجعل الله الغنى في قلوب هذه الأمة، فيمكث سبعا أو تسعا، ثم لا خير في عيش الحياة بعد المهدي. (أخرجه الحافظ أبو نعيم في صفة المهدي)

(40) مَا المَهديُّ إلا مِن قُرَيشٍ و مَا الخَلَافَةُ إلَّا فِيهم غَيْرَ أَنَّ لَه أَصْلًا و نَسَبًا فِي اليَمن (الفتن ١١١٥) يَخْرُجُ المهديُّ من قرية باليمن يُقالُ لها: كرعة (مسند الشاميين و أخرجه أبوبكر المقرئ في معجم شيوخه، ذخيرة الحفاظ. (٦٥٠٥) وَيولُّونَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ مُحَمَّدٌ ، وَقَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ: إِنَّه مِنَ الْيَمَنِ عَلَى يَد ذَلكَ الْيَمَانِيِّ تَكُونُ الْمَلَاحِمُ. (الفتن ١١٨٥)

(41) المَهْدِيُّ مَولدُه بالمَدِيْنَة مِنْ أَهْلِ بَيْت النَّبيِّ ﷺ و اسْمُه اسْمُ نَبِيّ. (الفتن) عن عليّ رضي اللّه عنه قَالَ إِذَا قَامَ قائمُ أَهْلَ مَكَّةَ جَمعَ اللّه لَه أَهْلَ المَشرِق و أَهْلَ المَغْرِب.

(42) عن بن رستم عن أبيه قال: (المهدي رجل أزج أبلج أعين يجيء من الحجاز حتى يستوي على منبر دمشق وهو ابن ثمان عشـــرة سنة) (نُعيم بن حماد، في كتاب الفتن)

(43) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا. قَالُوا: وَفِي نَجْدِنَا؟ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّه، وَفِي نَجْدِنَا؟ فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَة: هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفتَنُ، وَبهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَان. (بخاري ٧٠٩٤) أَشَارَ رَسولُ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عليه وسَلَّمَ بيده نَحْوَ اليَمنِ فَقالَ الإيمَانُ يَمان ها هُنَا، أَلَا إنَّ القَسْوَةَ وغلَظَ القُلُوبِ فِي الفَدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الإبِلِ، حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةَ، ومُضَر. (بخاري ٣٣٠٢، مسلم ٥١)

(44) قَالَ الْوَلِيدُ: يَلِي الْمَهْدِيُّ فَيَظْهَرُ عَدْلُه، ثُمَّ يَمُوتُ، ثُمَّ يَلِي بَعْدَهُ مِنْ أَهْلِ بَيْته مَنْ يَعْدلُ، ثُمَّ يَلِي مِنْهم مَنْ يَجُورُ ويُسيِءُ، حَتَّى يَنْتَهي إِلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَيُجْلي الْيَمَنَ إِلَى الْيَمَنِ، ثُمَّ يَسِيرُونَ إِلَيْه فَيَقْتُلُونَه وَيولُّونَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ مُحَمَّدٌ ، وَقَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ: إِنَّه مِنَ الْيَمَنِ عَلَى يَدِ ذَلِكَ الْيَمَانِيِّ تَكُونُ الْمَلَاحِمُ. (الفتن ١١٨٥)

(45) و عن ابن عباس رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ: إذَا ماتَ الخامسُ من أهل (بيت) فالهرج الهرج، يموتُ السابع ثم كذلك حتى يقومَ المَهدي. (نعيم بن حماد في كتاب الفتن، و رواه عنه السيوطي في الحاوي: و فيه: حتى يموتَ السابعُ، قالوا: وما الهرجُ؟ قال: القتل كذلك.

(46) و عن الإمام الباقر قال: ثُمَّ يملكُ بَنُو فُلَان فَلَا يزالُوْنَ فِيْ عُنفُوَانٍ مِّنَ المُلْكِ و غَضَارَةٍ مِّنَ العيشِ حَتّىٰ يَختَلفُوا فِيمَا بينهم، فإذَا اختَلفُوا ذَهَبَ مُلكُهُمْ. (بحار الأنوار)

(47) مَنْ يَضْمَنُ لِي مَوتَ عَبد اللّٰه أَضْمَنُ لَهُ القَائمَ ثُمَّ قَال: إذَا مَاتَ عبدُ اللّٰه لَمْ يَجتَمِعِ النَّاسُ بعدَه علىٰ أَحَد، و لَمْ يتَنَاه هٰذَا الأَمْرُ دُونَ صَاحِبكُمْ إنْ شَاءَ اللّٰهُ، و يَذْهَبُ مَلكُ السِّنينَ و يَصيرُ مَلكُ الشُّهُورِ وَ الأَيَّامِ فَقُلْتُ يَطُولُ ذٰلكَ؟ قَالَ: كَلَّا! (البحار)

(48) عن عمَّار بن ياسر رضي اللّٰه عنه قال: عَلَامَةُ خُرُوج المَهديِّ انْسيَابُ التُّرك عَلَيكُمْ وَ أَنْ يَّمُوتَ خَليفَتُكُم الَّذيْ يَجْمَعُ الأَمْوَالَ وَ يَسْتَخلفُ منْ بَعْده رجُلًا ضَعيفًا فيُخْلَعُ بَعدَ سَنتَين (رواه ابن المنادي في كتاب الملاحم و نُعيم بن حماد في كتاب الفتن و في رواية أبي عمرو الداني عن عمار بن ياسر قال: إذَا انْسَابَتْ عَلَيكُمُ التُّرْكُ و جَهَّزَت الجُيُوش إلَيكُم و مَاتَ خَليفَتُكُمُ الَّذي يَجْمَعُ الأَمْوَالَ و يَسْتَخْلفُ منْ بَعده رَجُلًا ضَعيفًا فيُخْلَعُ بَعدَ سَنتَين، وَ تُحَالفُ الرُّومُ التُّرْكَ وَ تَظهَرُ الحُرُوبُ في الأَرْضِ. (السنن الواردة في الفتن للداني ٧٩٤ ، عقد الدرر في أخبار المنتظر)

(49) عن ابن مسعود رضي اللّٰه عنه عن النبيﷺ قال: السَّابعُ منْ بَني الْعَبَّاسِ يَدْعُو النَّاسَ إلَى الْكُفْرِ فَلَا يُجيبُونَهُ، فَيَقُولُ لَهُ أَهلُ بيته: تُريدُ أَنْ تُخرجَنَا منْ مَعَايشنَا؟ فَيَقُولُ: إنِّي أَسيرُ فيكُمْ بسيرَة أَبي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فيَأْبَوْنَ عَلَيه، فيقتلُه عدو لهُ منْ أَهْلِ بَيْته منْ بَني هَاشم، فإذَا وَثَبَ عَلَيه اخْتَلفُوا فيمَا بينَهُمْ " فَذَكَرَ اخْتلَافًا طَويلًا إلَى خُرُوجِ السُّفْيَانيِّ (الفتن ٥٩٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُنْصَبَ الْأَوْثَانُ، وَأَوَّلُ مَنْ يَنْصبُهَا أَهْلُ حَضَرٍ منْ تهَامَةَ (الفتن١٦٨٧)

(50) مَنْ يَضْمَنُ لِي مَوتَ عَبد اللّٰه أَضْمَنُ لَهُ القَائمَ ثُمَّ قَال: إذَا مَاتَ عبدُ اللّٰه لَمْ يَجتَمِعِ النَّاسُ بعدَه علىٰ أَحَد، و لَمْ يتَنَاه هٰذَا الأَمْرُ دُونَ صَاحِبكُمْ إنْ شَاءَ اللّٰهُ، و يَذْهَبُ مَلكُ السِّنينَ و يَصيرُ مَلكُ الشُّهُورِ وَ الأَيَّامِ فَقُلْتُ يَطُولُ ذٰلكَ؟ قَالَ: كَلَّا! (البحار) عن ابن عبَّاس رضي اللّٰه عنهما قال: قالَ رسولُ اللّٰه ﷺ إذَا مَاتَ الخَامسُ منْ أَهْلِ بَيْتي فَالهَرْجُ الهَرْجُ، يَمُوتُ السَّابعُ ثُمَّ كَذٰلكَ حَتّىٰ يَقُومَ المَهديُّ. (الفتن لنعيم بن حماد ٦٠٠)

(51) عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ، رَضيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ: تَأْتيكُمْ بَعْدي أَرْبَعُ فتَنٍ، الْأُولَى يُسْتَحَلُّ فيهَا الدِّمَاءُ، وَالثَّانيَةُ يُسْتَحَلُّ فيهَا الدِّمَاءُ، وَالْأَمْوَالُ، وَالثَّالثَةُ يُسْتَحَلُّ فيهَا الدِّمَاءُ، وَالْأَمْوَالُ، وَالْفُرُوجُ، وَالرَّابعَةُ صَمَّاءُ عَمْيَاءُ مُطْبقَةٌ، تَمُورُ مَوْرَ الْمَوْجِ في الْبَحْرِ، حَتَّى لَا يَجدَ أَحَدٌ منَ النَّاسِ منْهَا مَلْجَأً، تُطيفُ بالشَّامِ، وَتَغْشَى الْعرَاقَ، وَتَخبطُ الْجَزيرَةَ بيَدهَا وَرجْلهَا، وَتُعْرَكُ الْأُمَّةُ فيهَا

بِالْبَلَاءِ عَرْكَ الْأَدِيمِ، ثُمَّ لَا يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَقُولُ فِيهَا: مَهْ مَهْ، ثُمَّ لَا يَعْرِفُونَهَا مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا انْفَتَقَتْ مِنْ نَاحِيَةٍ أُخْرَى. (كتاب الفتن ٨٩)

(52) عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقْتَتِلُ عِنْدَ كَنْزِكُمْ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمُ ابْنُ خَلِيفَةٍ، ثُمَّ لَا يَصِيرُ إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ، ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّايَاتُ السُّودُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فَيُقَاتِلُونَكُمْ قِتَالًا لَمْ يُقَاتِلْهُ قَوْمٌ ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا لَا أَحْفَظُهُ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَايِعُوهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ، فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمَهْدِيُّ (أخرجه الحاكم ٨٤٣٢، و قال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين و قال الذهبي على شرط البخاري و مسلم، ابن ماجه ٤٠٨٤، البزار ٤١٦٣ و أبو عمرو الداني و أبو نعيم الأصبهاني)

(53) عن تبيع قال: سَيَعُوذُ بمكة عائذ فيُقتَلُ، ثم يمكُثُ الناسُ برهة من دهرهم، ثم يعوذُ آخر، فإن أدركته فَلَا تَغْزُوَنَّه فإنه جيشُ الخسف. (نعيم بن حماد فيى كتاب الفتن) و عن أرطاة: يَخْرُجُ رجل من قحطانَ مثْقوبُ الأُذُنَين على سيرة المهدي، حياته عشرون سنة، ثم يموتُ قتلا بالسلاح، ثُمَّ يخرُجُ رجل من أهل بيت النبي ﷺ مهديٌّ حَسَنُ السيرة، يَفتَحُ مدينة قيصر و هو آخر أمير من أمة محمد، ثم يخرُجُ في زمانه الدجال و يَنْزِلُ في زمانه عيسى ابن مريم عليهما السلام. (نعيم بن حماد في كتاب الفتن. عن سعيد بن سمعان قال: سمعتُ أبا هريرة رضي الله عنه يُحَدِّثُ أبا قتادة رضي الله عنه و هو يطوف بالبيت: فقال: قال رسول الله ﷺ: يُبَايَعُ لرجل بين الركن والمقام، و أَوَّلُ من يَّستَحِلَّ هذا البيتَ أهلُه، فإذَا استَحَلُّوه فَلَا تَسأَلْ عن هلكة العرب. رواه أحمد و أبو داود الطيالسي و ابن حبان في صحيحه والحاكم في مستدركه،

(54) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ: الْحَارِثُ بْنُ حَرَّاثٍ، عَلَى مُقَدِّمَتِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: مَنْصُورٌ، يُوَطِّئُ - أَوْ يُمَكِّنُ - لآلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَبَ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ أَوْ قَالَ إِجَابَتُهُ . (أبو داود ٤٢٩٠، ديلمي ٨٩٣٠)

(55) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ رَايَاتٌ سُودٌ، لَا يَرُدُّهَا شَيْءٌ حَتَّى تُنْصَبَ بِإِيلِيَاءَ. (الترمذي٢٢٦٩، مسند أحمد ٨٧٨٥، الطبراني في الأوسط٣٥٦٠)

(56) إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّودَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَأْتُوهَا، فَإِنَّ فِيهَا خَلِيفَةَ الْمَهْدِيِّ.(مسند أحمد ٢٧٧/٥،مستدرك حاكم، البيهقي في دلائل النبوة)

(57) و عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسولَ الله ﷺ قال: لَا تَقُومُ الساعةُ حتى يَخْرُجَ رجُلُ من قحطانَ، يَسُوقُ الناسَ بعَصَاه. (رواه الإمام أحمد والشيخان) و عن محمد بن الحنفية أن علي بن أبيى طالب رضي الله عنه قال يوما في مجلسه: و يَعمَلُ عمل الجبابرةِ الأولى فَيَغْضَبُ الله من السماء لكل عمله، فيَبعَثُ عليه فتى من قبل المشرق، يدعو إلى أهل بيت النبيﷺ، هم أصحابُ الرايات السود المستضعفون، فيُعِزّهم الله و يترل عليهم النصر، فلا يقاتلهم أحد إلا هزموه، و يَسِيرُ الجيش القحطاني حتى يَسْتَخْرِجُوا الخليفة و هو كاره خائفٌ. (كتر العمال للهندي)

(58) عن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ: يَخْرُجُ رجُل من وَرَاءِ النهر يُقَالُ له الحارثُ بن حرَّاث، على مقدمته رجل يُقَالُ له منصور، يُوَطِّئُ أو يُمَكِّنُ لآل محمد كما مَكَّنَتْ لِرَسُولِ الله قريشٌ، وَجَبَ على كل مؤمن نصره أو قال إجابتُه. (أخرجه أبوداود والبيهقي والنسائي)

(59) إذا رأيتمُ الرّايات السُّودَ فالزَمُوا الأرضَ فلا تُحَرِّكُوا أيديكُم ولا أرجُلَكم ثم يَظهَرُ قومٌ ضعفاءُ لا يؤبَهُ لهم، قلُوبهُم كزُبَرِ الحديد، هم أصحابُ الدَّولَة لَا يَفُونَ بعَهْد ولا ميثَاق، يَدْعُونَ إلى الحَقِّ و لَيْسُوا من أَهْله أَسْمَاءهُم الكُنىٰ و نسبَتُهم القُرىٰ، و شُعُورهُم مُرخَاةٌ كَشعُورِ النِّسَاءِ حَتّى يَختَلِفُوا فيمَا بينهُم، ثُمَّ يؤتِي اللّهُ الحَقَّ مَنْ يّشاءُ. (رواه نعيم في الفتن رقم ٥٧٣)

(60) و يخرُجُ قبله رجُلٌ من أهل بيته بأهل المشرق، يحملُ السيفَ على عاتقه ثمانيةَ أشهرٍ، يقتُلُ و يُمثِّلُ، و يتوجَّه إلى بيت المقدس، فلا يبلُغُه حتى يمُوتَ. (كتاب الفتن ١٠٠٩)

(61) ويَسيرُ المَهْديُّ بالجُيُوْشِ حتّى يَصيرَ بوَادي القُرىٰ، وهُوَ منْ المَدينَة على مَرْحلَتَيْن إلى جهَة الشَّام فِيْ هُدُوء ورفْق، ويَلْحقُه هُنَاكَ ابنُ عَمِّه الحَسَنيُ في اثْنَيْ عَشرَ أَلفًا فيقُوْلُ له: يا ابنَ عَمٍّ؛ أَنا أَحَقُّ بهٰذَا الأَمر منْكَ، أَنَا ابنُ الحَسَنِ، وأَنا المَهْديّ. فيقُولُ لَهُ المَهْدي: بَلْ أَنَا المَهْديّ. فيَقُولُ الحَسنيّ: هَلْ لَكَ منْ آية فأُبَايعكَ؟ فيُومئُ المَهْديُّ عليه السلام إلَى الطَّير فيسْقُطُ على يَدَيْه، ويغْرسُ قَضيبًا يَابسًا في بُقْعَة منَ الأَرْضِ فيَخضَرُّ ويُورقُ. فيَقُوْلُ الحَسَنيّ: يا ابنَ عَمِّي؛ هِيَ لَكَ. (الإشاعه لعلوم الساعة، البحور الزاخرة في علوم الآخرة) و عن أبي جعفر قال: فيفتح اللهُ للمهدي أرضَ الحجاز و يستخرِجُ من كان في السجن من بني هاشم و تنزل الرايات السود الكوفةَ فيَبعَثُ بالبيعة الى المهدي و يبعثُ المهدي جنودَه في الآفاق و يميت الجور و أهله و تستقيم له البلدان و يفتح الله على يديه القسطنطينيةَ. (نعيم بن حماد في كتاب الفتن)

(62) عَنْ عَبْد اللَّه، قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عنْدَ رَسُول اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ إذْ أَقْبَلَ فتْيَةٌ منْ بَني هَاشمٍ، فَلَمَّا رَآهُمُ النَّبيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ اغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ وَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ قَالَ، فَقُلْتُ مَا نَزَالُ نَرَى في وَجْهكَ شَيْئًا نَكْرَهُهُ، فَقَالَ إنَّا أَهْلُ بَيْت اخْتَارَ اللَّهُ لَنَا الْآخرَةَ عَلَى الدُّنْيَا وَإنَّ أَهْلَ بَيْتي سَيَلْقَوْنَ بَعْدي بَلَاءً وَتَشْريدًا وَتَطْريدًا حَتَّى يَأْتيَ قَوْمٌ منْ قبَل الْمَشْرق مَعَهُمْ رَايَاتٌ سُودٌ، فَيَسْأَلُونَ الْخَيْرَ فَلَا يُعْطَوْنَهُ فَيُقَاتلُونَ فَيُنْصَرُونَ فَيُعْطَوْنَ مَا سَأَلُوا فَلَا يَقْبَلُونَهُ حَتَّى يَدْفَعُوهَا إلَى رَجُلٍ منْ أَهْلِ بَيْتي فَيَمْلَؤُهَا قسْطًا، كَمَا مَلَئُوهَا جَوْرًا فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلكَ منْكُمْ، فَلْيَأْتهمْ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ.(ابن ماجه٤٠٨٢، مصنف ابن أبي شيبه، مستدرك حاكم، البزار ١٥٥٦)

(63) ويَسيرُ المَهْديُّ بالجُيُوْشِ حتّى يَصيرَ بوَادي القُرىٰ، وهُوَ منْ المَدينَة على مَرْحلَتَيْن إلى جهَة الشَّام فِيْ هُدُوء ورفْق، ويَلْحقُه هُنَاكَ ابنُ عَمِّه الحَسَنيُ في اثْنَيْ عَشرَ أَلفًا فيَقُوْلُ له: يا ابنَ عَمٍّ؛ أَنا أَحَقُّ بهٰذَا الأَمر منْكَ، أَنَا ابنُ الحَسَنِ، وأَنا المَهْديّ. فيقُولُ لَهُ المَهْدي: بَلْ أَنَا المَهْديّ. فيَقُولُ الحَسنيّ: هَلْ لَكَ منْ آية فأُبَايعكَ؟ فيُومئُ المَهْديُّ عليه السلام إلَى الطَّير فيسْقُطُ على يَدَيْه، ويغْرسُ قَضيبًا يَابسًا في بُقْعَة منَ الأَرْضِ فيَخضَرُّ ويُورقُ. فيَقُوْلُ الحَسَنيّ: يا ابنَ عَمِّي؛ هِيَ لَكَ . (الإشاعه لعلوم الساعة، البحور

الزاخرة في علوم الآخرة)

(64) تَكُونُ فِتْنَةٌ بِالشَّامِ، كَانَ أَوَّلُهَا لَعِبُ الصِّبْيَانِ، كُلَّمَا سَكَنَتْ مِنْ جَانِبٍ طَمَتْ مِن جَانِبٍ فَلَا تَتَنَاهَى حَتَّى يُنَادِيْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: أَلَا إِنَّ الأَمِيرَ فُلَانٌ، وقَتَلَ ابنُ المُسَيَّبِ بِيَدَيْهِ حتى أَنَّهُمَا لَتَنقُصَانِ فَقَالَ: ذَلِكَ الأَمِيرُ حَقًّا، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . (الفتن لنعيم بن حماد)

(65) لَيُوشِكَنَّ العِرَاقُ يُعْرَكُ عَرْكَ الأَدِيْمِ ويُشَقُّ الشَّامُ شَقَّ الشَّعْرِ وتُفَتُّ مِصْرُ فَتَّ البَعْرَةِ فَعِنْدَهَا يَنْزِلُ الأَمْرُ. (الفتن)

(66) أُحَذِّرُكم سبعَ فِتنٍ تكونُ بعدِي، فَذَكَرَ منها و فِتنَةٌ من بطن الشام و هي السفيانِيُّ. (رواه الحاكم الرقم ٨٤٤٧، الفتن ٨٧)

(67) خُروجُ السفياني حديثُ السِّنِّ جَعدُ الشَّعرِ أبيَضُ مديدُ الجسم(الفتن ٨٦٦)

(68) ثُمَّ يَلِي بَعْدَهُ رَجُلٌ مِنْهُم اسْمُهُ اسْمُ أَبِيه، وَاسْمُهُ عَلَى ثَمَانِيَةِ أَحْرُفٍ، مُتَزَلِّجُ الْمَنْكِبَيْنِ، حَمْشُ الذِّرَاعَيْنِ وَالسَّاقَيْنِ، مُصْفَحُ الرَّأْسِ، غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، فَيَهْلِكُ النَّاسُ بَعْدَهُ. (الفتن ٨٥٨) عن ضمرة قال: السُّفَيَانِيُّ رجلٌ أبيَضُ، جَعدُ الشَّعرَةِ و مَن قَبِلَ مِن مَّالِه شيئا كَانَ رَضْفًا في بطنِه يومَ القِيَامَةِ. (الفتن ٨١٤)

(69) عن أرطاة قال: يقتُلُ السُّفيانيُّ كُلَّ من عَصَاه و ينشُرُهم بالمناشيرِ و يَطبَخُهم بالقُدُورِ ستَّةَ أشهر قال: و يَلتَقِي المشرِقَين و المَغرِبَين. (الفتن ٨٦٧)

(70) عَنْ أَرْطَاةَ، قَالَ :إِذَا اصْطَكَّتِ الرَّايَاتُ الصُّفْرُ، وَالسُّودُ فِي سُرَّةِ الشَّامِ، فَالْوَيْلُ لِسَاكِنِهَا مِنَ الْجَيْشِ الْمَهْزُومِ، ثُمَّ الْوَيْلُ لَهَا مِنَ الْجَيْشِ الْهَازِمِ، وَيْلٌ لَهُمْ مِنَ الْمُشَوَّهِ الْمَلْعُونِ (كتاب الفتن

(71) و عن كعب قال: العراقُ يُعرَكُ عرك الأديم و يُشَقُّ الشام شق الشعرة، و تُفَتُّ فَتَّ مصرُ فَتَّ البَعرَةِ فعندها يَنزِلُ الأمرُ. (نعيم بن حماد في كتاب الفتن)

(72) عن علي رضي الله عنه قال: إذَا نَادى مُنَادٍ من السماء إنَّ الحَقَّ في آل محمد فعندَ ذٰلكَ يَظهَرُ المَهدِيُّ على أفواه الناس، و يُشرَبُونَ حُبَّه و لايكونُ لهم ذكرٌ غَيره. (أخرجه نعيم بن حماد في كتاب الفتن ٩٦٥)

(73) عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّه قَالَ «يَخرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ أَبِي سُفْيَانَ فِي الْوَادِي الْيَابِسِ فِي رَايَاتٍ حُمْرٍ، دَقِيقُ السَّاعِدَيْنِ وَالسَّاقَيْنِ، طَوِيلُ الْعُنُقِ، شَدِيدُ الصُّفْرَةِ، بِهِ أَثَرُ الْعِبَادَةِ. (الفتن ٨١٥)

(74) يَخْرُجُ السُّفْيَانِيُّ وَالْمَهْدِيُّ كَفَرَسَيْ رِهَانٍ، فَيَغْلِبُ السُّفْيَانِيُّ عَلَى مَا يَلِيهِ، وَالْمَهْدِيُّ عَلَى مَا يَلِيهِ. (الفتن ٩٥٣)

(75) عن هشام بن سالم عن أبي عبد الله و عن أبي جعفر قال: إذا استولى السفياني على الكور الخمس فعُدُّوا له تسعة أشهر. و زعم هشام أن الكور الخمس: دمشق و فلسطين والأردن والحمص و حلب. (عقد الدرر في أخبار المهدي)

(76) و عن ذي قرنات قال: فَيَخْتَلِفُ النَّاسُ عَلَى أَرْبَعِ نَفَرٍ: رَجُلَانِ بِالشَّامِ، رَجُلٌ مِنْ آلِ الْحَكَمِ

أَزْرَقُ أَصْهَبُ، وَرَجُلٌ مِنْ مصرَ قَصِيرٌ جَبَّارٌ، وَالسُّفْيَانِيُّ، وَالْعَائِذُ بِمَكَّةَ، فَذَلِكَ أَرْبَعَةُ نَفَرٍ. (الفتن٨٣٧)

(77) عن أرطاة قال إذا اجتمعَ التُّركُ والرُّومُ و خُسِفَ بِقَرية بدمَشقَ و سَقطَ طَائِفَةٌ من غَربيِّ مسجدِها رُفِعَ بالشام ثلاثُ رايات، الأَبْقَعُ و الأَصْهَبُ و السُّفيانيُّ، و يُحصَرُ بدمشق رجلٌ، فيُقتَلُ و مَن معه، و يخرُجُ رجُلان من بَني أَبي سُفيانَ، فَيَكُونُ الظَّفرُ للثاني، فإذا أَقْبَلَتْ مَادَّةُ الأَبْقَعِ مِنْ مِصْرَ، ظَهَرَ السُّفيَانِيُّ بِجيشِهِ عليهم فَيَقتُلُ التُّركَ والرُّومَ بِقَرقيسيا حتىٰ تَشْبَعَ سِبَاعُ الأرضِ مِن لُحُومِهِمْ. (الفتن٨٣٣)

(78) لَيُوشِكَنَّ الْعِرَاقُ يُعْرَكُ عَرْكَ الْأَدِيمِ، وَيَشُقُّ الشَّامُ شَقَّ الشَّعْرِ، وَتُفَتُّ مِصْرُ فَتَّ الْبَعْرَةِ، فَعِنْدَهَا يَنْزِلُ الْأَمْرُ (الفتن ٥٨٥)

(79) فإذا قُتِلَ الخليفةُ بالعِرَاقِ، خرَجَ عليهم رجُلٌ مَربُوعُ القَامَةِ، أَسْوَدُ الشَّعْرِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، بَرَّاقُ الثَّنَايَا, فَوَيلٌ لِأَهْلِ العِرَاقِ مِنْ أَشْيَاعِهِ المُرَّاقِ، ثُمَّ يَخرُجُ المَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلَ البَيْتِ، فيَمْلَأُ الأَرْضَ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جوراً (رواه الحاكم، و ابو نعيم، فضائل الشام و دمشق للربعي)

(80) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَحسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ، وَيَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ: لَعَلِّي أَكُونُ أَنَا الَّذِي أَنْجُو. (مسلم ٢٨٩٤)

(81) عن حذيفة بن اليمان رضي اللّه عنه عن النبيﷺ أَنّه قَالَ ويَبْدأُ الخَرَابُ فِيْ أَطْرَافِ الأَرْضِ حَتى تَخرَبَ مِصرُ، ومِصرُ آمنةٌ مِنَ الخَرَابِ حَتى تَخرَبَ البَصْرَةُ، وخَرَابُ البَصْرَةِ مِنَ الغَرق، وخَرَابُ مِصْرَ مِن جَفَافِ النِّيلِ. (التذكرة فى أحوال الموتى و أمور الآخرة)

(82) قالَ عبد اللّهُ بنُ عمرو بن العاص رضي اللّه عنه إِنِّيْ لأَعْلَم السَّنَةَ الَّتِي تَخْرُجُوْنَ فِيْهَا من مِصْرَ، قَالَ ابنُ سالمٍ: فقلتُ له: مَا يُخْرِجُنَا مِنْهَا يا أَبَا محمد؟ أعَدُوٌّ؟! قَالَ: لَا، ولَكِنَّكُمْ يُخرِجُكُمْ مِنْهَا نَيلكم هٰذَا يَغُورُ فَلَا تَبْقٰى منه قَطْرَةٌ حَتّٰى تَكُونَ فيه الكُثْبَانُ مِنَ الرَّملِ وتَأْكُلُ سِبَاعُ الأَرْضِ حِيْتَانَه (تاريخ ابن يونس (٢٧٨/١). يَهْلِكُ أَهْلُ مِصْرَ غَرَقًا أَوْ حَرَقًا (السنن الواردة في الفتن للداني ٤٧٩)

(83) لَيُوشِكَنَّ الْعِرَاقُ يُعْرَكُ عَرْكَ الْأَدِيمِ، وَيَشُقُّ الشَّامُ شَقَّ الشَّعْرِ، وَتُفَتُّ مِصْرُ فَتَّ الْبَعْرَةِ، فَعِنْدَهَا يَنْزِلُ الْأَمْرُ (الفتن ٥٨٥)

(84) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللّه عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِﷺ: مَنَعَت الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِيزَهَا وَمَنَعَت الشَّامُ مُدْيَهَا وَدِينَارَهَا، وَمَنَعَتْ مِصْرُ إِرْدَبَّهَا وَدِينَارَهَا، وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُم، وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُم، وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُم شَهِدَ عَلَى ذَلِكَ لَحْمُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَدَمُه.(مسند أحمد ٧٥٦٥، مسلم ٢٨٩٦ ، أبو داود ٣٠٣٥)

(85) قال الوليد: يَلِي المهدي فَيُظهِرُ عدله ثم يموت، ثم يَلِي بعده من أهل بيته مَن يَعدلُ، ثُمَّ يَلِي منهم مَن يَجُورُ و يُسِيئُ، حتىٰ يَنْتَهِي إلى رجلٍ منهم فيُجلِي اليمنَ إلى اليمن، ثم يَسيرونَ (إليهم فيُقاتلونهم)

أو (إليه فيَقتُلُونَه) و يُوَلُّونَ عليهم رجلا من قريش يُقالُ له محمد، و قال بعضُ العلماء إنه من اليمن، على يدي ذلك اليماني تكون الملاحم. (نعيم بن حماد في كتاب الفتن)

(86) قال عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنه: إنْ أدركتُ ذاكَ كنتُ مع أهل اليمن و لهم الغلبة. (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن)

(87) قَالَ الْوَلِيدُ: يَلِي الْمَهْدِيُّ فَيَظْهَرُ عَدْلُهُ، ثُمَّ يَمُوتُ، ثُمَّ يَلِي بَعْدَهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ مَنْ يَعْدِلُ، ثُمَّ يَلِي مِنْهُمْ مَنْ يَجُورُ وَيُسِيءُ، حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَيُجْلِي الْيَمَنَ إِلَى الْيَمَنِ، ثُمَّ يَسِيرُونَ إِلَيْهِ فَيَقْتُلُونَهُ وَيُوَلُّونَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ مُحَمَّدٌ» ، وَقَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ: إِنَّهُ مِنَ الْيَمَنِ عَلَى يَدِ ذَلِكَ الْيَمَانِيِّ تَكُونُ الْمَلَاحِمُ. (الفتن لنعيم بن حماد ١١٨٥)

(88) و عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنه قال: بعدَ المهديِّ، الذي يُخرِجُ أهلَ اليمنِ إلى بلادهم، ثم المنصور، ثُمَّ من بعده المهديُّ الذي تُفتَحُ على يديه مدينة الرومِ. (نعيم بن حماد في كتاب الفتن)

(89) فَيَجتَمِعُونَ و ينظرونَ لمن يبايعون فبيناهم كذلك إذ سَمِعوا صوتا ما قاله إنس و لا جان بايعوا فلانا باسمه ليس من ذي و لا ذو و لكنه خليفة يماني. (نعيم بن حماد فيى كتاب الفتن) و عن كعب ... ثُمَّ يَقُولُونَ: أَيْنَ تَذْهَبُونَ وَتَتْرُكُونَ أَرْضَكُمْ وَمُهَاجَرَكُمْ؟ فَيَجْتَمِعُ رَأْيُهُمْ عَلَى أَنْ يُبَايِعُوا رَجُلًا مِنْهُمْ، فَبَيْنَا هُمْ يَقُولُونَ: نُبَايِعُ فُلَانًا، بَلْ فُلَانًا، إِذْ سَمِعُوا صَوْتًا مَا قَالَهُ إِنْسٌ وَلَا جَانٌّ: بَايِعُوا فُلَانًا، يُسَمِّيهِ لَهُمْ، فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ قَدْ رَضُوا بِهِ، وَقَنِعَتْ بِهِ الْأَنْفُسُ، لَيْسَ مِنْ ذِي وَلَا ذِي. (كتاب الفتن ١٢١٨)

(90) و عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال رسولُ الله ﷺ: أُبَشِّرُكُمْ بِالمَهدِيِّ يُبعَثُ في أمَّتي على اختلافٍ من الناس و زِلزَالٍ فَيَملَأُ الأَرضَ قِسطا و عدلا كمَا مُلِئَتْ جَورًا و ظلما. (أخرجه الحافظ أبو نعيم الأصبهاني في صفة المهدي)

(91) عن الإمام محمد بن علي رضي الله عنه قال: لا يقُومُ القائمُ إلَّا على خوفٍ شديد و فتنة و بَلاءٍ يُصيبُ النَّاسَ، و طاعونٌ قبلَ ذلكَ، ثُمَّ سيفٌ قاطعٌ بين العرب، واختلافٌ بين الناسِ، و تَشَتُّتٌ في دينهم، و تَغَيُّرٌ في حالهم، حَتّى يَتمنّى المُتَمَنِّي الموتَ صَبَاحًا و مَسَاءًا مِنْ عَظِيم مَا يَرى مِنْ كَلَبِ النَّاسِ و أَكْلِ بَعْضِهم بَعضًا. (البحار، وورد مثله فيى عقد الدرر للسلميى الشافعي) و عن جابر بن يزيد الجعفي قال: قال ابو جعفر: يا جابر! الزمِ الأرضَ و لَا تُحَرِّكْ يَدًا و لا رِجلًا، حتى ترىٰ علامات أَذْكُرُهَا لَكَ، إنْ أَدْرَكْتَهَا و ذَكَرَ مِنْهَا ... فَتِلْكَ السَّنَةُ يا جابرُ فِيهَا اختلافٌ كَثِيرٌ في كُلِّ الأرضِ من ناحيةِ الغربِ. (عقد الدرر)

(92) عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: يُصِيبُ النَّاسَ بلاءٌ شَدِيدٌ حَتّىٰ لا يجِدَ الرَّجُلُ مَلْجَأً فَيَبْعَثُ اللهُ مِنْ عِتْرَتِي أَهْلِ بَيْتِي رجُلًا يمْلَأُ الأرضَ قِسطاً و عدلاً كَمَا مُلِئَتْ جورًا و ظلمًا، يُحِبُّه ساكِنُ السَّمَاءِ و سَاكِنُ الأرضِ، و تُرسِلُ السَّمَاءُ قَطْرَهَا و تُخْرِجُ الأرضُ نَبَاتَهَا، لا تُمْسِكُ منه شيئاً، يعيشُ في ذلك سبعَ سِنِينَ. أخرجه الإمام أبو عمرو الداني في سننه. عن أبي عبد الله

الحسين بن علي قال: لا يكونُ الأمرُ الذي تَنْتَظِرُونَه يعني ظهورَ المهدي حتى يَبْرَأَ بَعضُكُم مِن بَعضٍ و يَشْهَدَ بعضُكُم على بعضٍ، و يَلْعَنَ بعضُكُم بعضًا، فقلتُ مَا فِي ذلكَ الزَّمَانِ مِنْ خيرٍ؟ فقال: الخيرُ كُلُّه فيى ذلك الزمان، يخرُجُ المهدي فيَرْفَعُ ذلك، و في رواية و يَبْصُقُ بعضُكم في وجه بعضٍ. (عقد الدرر)

(93) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: لا تَقُومُ الساعةُ حتى تَعُودَ أَرْضُ العربِ مُرُوجًا و أَنهَارًا، و حتى يَسيرَ الرَّاكِبُ بين العراق و مكة لا يَخَافُ إلا ضَلَالَ الطريق، و حتى يَكْثُرَ الهَرَجُ. قالوا و ما الهرجُ يا رسولَ الله؟ قال: القتلُ. (رواه أحمد)

(94) لا يخْرُجُ المهدي حتى يُقْتَلَ ثُلُثٌ و يَمُوتَ ثُلُثٌ و يَبْقىٰ ثُلُثٌ. (رواه نعيم في كتاب الفتن)

(95) و عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال: إذا انقطعت التجارات والطرق و كثرت الفتن، و خرج سبعة علماء من آفاق شتى على غير ميعاد، يبايع لكل رجل منهم ثلاثمائة و بضعة عشر رجلا، حتى يجتمعوا بمكة، فيقول بعضهم لبعض: ما جاء بكم؟ فيقولون: جئنا في طلب هذا الرجل الذي ينبغي أن تهدأ على يديه هذه الفتن، و تفتح له القسطنطينية، قد عرفناه باسمه واسم أبيه و أمه و حليته.... (أخرجه نعيم بن حماد)

(96) و عن أبي عبد الله الحسين بن علي رضي الله عنهما أنه قال: للمهدي خمس علامات: السفياني، واليماني، والصيحة من السماء، والخسف بالبيداء، و قتل النفس الزكية. (عقد الدرر) و أخرج ابن أبي شيبه في مصنفه: حدثني مجاهد قال حدثني فلان رجل من أصحاب النبي ﷺ أن المهدي لايخرج حتى تقتل النفس الزكية، فإذا قُتِلَت النفس الزكية غَضِبَ عليهم من في السماء و من في الأرض، فأتى الناسُ المهديَّ فزَفُّوه كما تُزَفُّ العروس إلى زوجها ليلة عرسها، و هو يملأ الأرضَ قسطا و عدلا، و تُخرِجُ الأرضُ نباتَها و تمطر السماء مطرها، و تنعَمُ أمتي في ولايته نعمة لم تنعمها قط.

(97) و عن المسيب قال: تكون فتنة بالشام كان أولها لعب الصبيان ثم لا يستقيم أمر الناس على شيئ و لاتكون لهم جماعة حتى ينادي مناد من السماء عليكم بفلان و تطلع كف بشير أو كف تشير (رواه نعيم بن حماد) إذا نادى مناد من السماء أن الحق في آل محمد فعند ذلك يظهر المهدي على أفواه الناس، و يُشرَبون حبه و لايكون لهم ذكر غيره. (نعيم بن حماد) و نداء من السماء يعُمُّ أهلَ الأرض و يَسْمَعُ كُلُّ أهلِ لُغَة بِلُغَتِهم، (عقد الدرر للسلمي الشافعي)

(98) حدثنا سعيد عن جابر عن أبي جعفر قال: ينادي مناد من السماء: ألا إن الحق في آل محمد، و ينادي مناد من الأرض: ألا إن الحق في آل عيسى أو قال العباس، أنا أشك فيه، و إنما الصوت الأسفل من الشيطان ليلبس على الناس شك أبو عبد الله نعيم و في بعض الروايات: ألا إن فلانا قد قُتِلَ مظلوما يشكك الناس فكم يومئذ من شاك متحير. و عن عمار بن ياسر رضي الله عنه قال: إِذَا قُتِلَ النَّفسُ الزَّكِيَّةُ و أَخُوه يُقتَلُ بِمَكَّةَ ضَيْعَةً نادى مناد من السماء إِنَّ أَمِيرَكم فلان و ذلك المهديُّ الذي يملأُ الأرضَ حقا و عدلا. (نعيم بن حماد في كتاب الفتن)

(99) و عن جعفر الصادق قال: من يضمن لي موت عبد الله أضمن له القائم، ثم قال: إذا مات عبد الله لم يجتمع الناس بعده على أحد، و لم يتناه هذ الأمر دون صاحبكم إن شاء الله، و يذهب ملك السنين و يصير ملك الشهور والأيام، فقلت: يطول ذلك؟ قال: كلا. (البحار)

(100) عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ: يَقْتَتِلُ عِنْدَ كَنْزِكُمْ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمُ ابْنُ خَلِيفَةَ، ثُمَّ لَا يَصِيرُ إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ، ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّايَاتُ السُّودُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فَيُقَاتِلُونَكُمْ قِتَالًا لَمْ يُقَاتِلْهُ قَوْمٌ ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا لَا أَحْفَظُهُ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَايِعُوهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ، فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمَهْدِيُّ (أخرجه الحاكم ٨٤٣٢، و قال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين و قال الذهبي على شرط البخاري و مسلم، ابن ماجه ٤٠٨٤، البزار ٤١٦٣، و أبو عمرو الداني و أبو نعيم الأصبهاني)

(101) و عن الإمام الرضا قال: إنَّ من علاماتِ الفرجِ حدثًا يكون بين الحرمين، قلتُ و أي شيء يكون الحدثَ؟ قال عصبيةٌ تكون بين الحرمين. (الغيبة للطوسي) و عن أبي بصير قال قلتُ لأبي عبد الله: كان أبو جعفر يقول: يختلف سيف بني فلان و تضيق الحلقة و يظهر السفياني و يشتَدُّ البلاءُ و يشمل الناسَ موتٌ و قتلٌ يلجؤون فيه إلى حرم الله و حرم رسوله. (الغيبة للنعماني) و عن الأمير المؤمنين قال: و لذلك آيات و علامات ـــــ، و خفق رايات حول المسجد الأكبر تهتزُّ، القاتلُ والمقتولُ في النار. (بحار الأنوار)

(102) قال أبو قبيل قال أبو رومان: قال علي ابن أبي طالب: إذا نادى مناد من السماء أن الحق في آل محمد فعند ذلك يظهر المهدي على أفواه الناس و يُشرَبون ذكره فلا يكون لهم ذكر غيره. (عقد الدرر) أخرجه الإمام أبو الحسين أحمد بن جعفر بن المنادي في كتاب الملاحم، و أخرجه نعيم بن حماد فيى كتاب الفتن، و انتهى حديثه عبد قوله فتلك إمارة خروج السفياني.

(103) عن علي قال: يُبعَثُ بجيشٍ إلى المدينة فيَأخُذونَ مَنْ قَدَرُوا عليه من آل محمد صلى الله عليه و سلم و يُقَتَلُ من بني هاشم رجالٌ و نساءٌ فعند ذلك يَهرُبُ المهديُّ والُمبَيَّضُ. (نعيم بن حماد في كتاب الفتن) و عن أبي رومان قال: يُبعَثُ بجيشٍ إلى المدينة فيَأخُذُونَ مَنْ قَدَرُوا عليه من آل محمد و يُقتَلُ من بَني هاشم رِجالٌ و نِساءٌ، فعند ذلك يهرُبُ المَهدِيُّ والمنصورُ مِنَ المدينةِ إلى مكةَ فَيُبعَثُ في طلبهما و قد لَحِقَا بِحرَمِ الله و أَمْنِه. (نعيم بن حماد في كتاب الفتن)

(104) عن عمار بن ياسر رضي الله عنه قال: إذَا قُتِلَ النفسُ الزَّكيةُ و أَخُوه، يُقتَلُ بمكةَ ضيعةً، نادى منادٍ من السماء إنَّ أميرَكُم فُلانٌ و ذلك المهديُّ الذي يَملَأُ الأرضَ حقا و عدلاً. (نعيم بن حماد في كتاب الفتن)

(105) و عن الإمام الباقر قال: و يَهرُبُ المهدي والمنصورُ منها و يُؤخَذُ آلُ محمد صغيرُهم و كبيرُهم لا يُترَكُ منهم أحدٌ إلا أُخذَ و حُبِسَ، و يخْرُجُ الجيشُ في طلب الرجلين، و يخْرُجُ المهديُّ منها على سُنّةِ موسىٰ خَائِفًا يَتَرَقَّبُ حتّىٰ يَقدمَ مكةَ. (البحار)

(106) و عن زين العابدين : فإذا طهر السفياني اختفى المهدي ثم يظهر بعد ذلك. (البحار) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: يخْرُجُ السفياني والمهدي كفرسي رهان. (نعيم بن حماد في كتاب الفتن)

(107) و عن ابن مسعود رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه و سلم قال: إذا كانت صيحة في رمضان فإنه تكون معمعة في شوال و تمييز القبائل في ذي القعدة و سفكُ الدماء في ذي الحجة و المحرم و ماالمحرمَ يقولها ثلاثا. (الفتن لنعيم بن حماد ٦٣٨) قلنا: يا أمير المؤمنين، وما هي؟ قال: اختلاف أهل الشام بينهم، والرايات السود من خراسان، والقزعة في شهر رمضان فقيل: وما القزعة في شهر رمضان؟ قال: أوما سمعتم قول الله عز وجل في القرآن: " إن نشأ نتزل عليهم من السماء آية فظلت أعناقهم لها خاضعين " وهي آية تخرج الفتاة من خدرها، وتوقظ النائم، وتفزع اليقظان.

وعن شهر بن حوشب، قال: كان يقال: في شهر رمضان صوت، وفي شوال مهمة، وفي ذي القعدة تميز القبائل، وفي ذي الحجة تسفك الدماء، وينهب الحاج وفي المحرم.قيل له وما الصوت؟ قال: هاد من السماء يوقظ النائم، ويفزع اليقظان، ويخرج الفتاة من خدرها، ويسمع الناس كلهم، فلا يجيء رجل من أفق من الآفاق إلا حدث أنه سمعه. أخرجه الإمام أبو الحسين أحمد بن جعفر المنادي، في كتاب الملاحم

(108) قال: قلنا: و ما الصيحة يا رسول الله! قال: هدة في النصف من رمضان، ليلة جمعة، وتكون هدة توقظ النائم، وتقعد القائم، وتخرج العواتق من خدورهن، في ليلة جمعة من سنة كثيرة الزلازل، فإذا صليتم الفجر من يوم الجمعة، فادخلوا بيوتكم، وأغلقوا أبوابكم، وسدوا كواكم، ودثروا أنفسكم، وسدوا آذانكم، فإذا أحسستم بالصيحة، فخروا لله تعالى سجداً، وقولوا: سبحان القدوس، سبحان القدوس فإنه من فعل ذلك نجا، ومن لم يفعل ذلك هلك. (أخرجه نعيم بن حماد في كتاب الفتن)

(109) و عن كعب قال: إذَا كَانتْ رَجفتَان في شهر رمضانَ انتَدَبَ لَهَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ من أهل بيتٍ واحد، أحدُهم يَطْلُبهَا بالجَبَرُوت والآخَرُ يَطْلُبهَا بالنسك والسكينة والوَقَار، والثَّالثُ يَطلُبهَا بالقَتْلِ، واسمه عبدُ الله، و يَكُونُ بنَاحِيَةِ الفُرَاتِ مجتَمَعٌ عَظِيمٌ يَقتَتِلُونَ على المال، يُقتَلُ من كُلِّ تسعةٍ سبعةٌ. (نعيم بن حماد في كتاب الفتن)

(110) و عن محمد بن علي رضي الله عنهما: قال: الصوت في شهر رمضان في ليلة جمعة، فاسمعوا و أطيعوا، و في آخر النهار صوت الملعون إبليس، ينادي: أَلَا إِنَّ فلانا قد قُتِل مظلوماً، يُشَكِّكُ النَّاسَ و يُفتنُهم، فكم في ذلك اليوم من شاكٍّ مُتحيِّرٍ، فإذَا سمعتم الصوت في رمضان – يعني الأول – فلا تَشُكُّوا أنَّه صوتُ جبريلَ، و علامة ذلك أنه ينادِي باسم المهدي و اسم أبيه. (عقد الدرر في أخبار

المهدي المنتظر) و عن أبي جعفر قال: يُنَادي منادٍ من السماء ألا إنَّ الحق في آل محمد و ينادي مناد من الأرض ألا إن الحق في آل عيسى أو قال العباس، أنا أشك فيه، و إنما الصوت الأسفل من الشيطان، لِيُلَبِّسَ على الناس، شك أبو عبد الله نعيم بن حماد في كتاب الفتن. و عن جعفر الصادق قال: إنَّ الشيطانَ لا يَدَعُهم حتى يُنَادِيَ كما نادَى برسول الله يوم العقبة، و عنه قال: (هما صيحتانِ: صيحةٌ في أول الليل و صيحةٌ في آخر الليلة الثانية) قال هشام بن سالم فقلت: كيف ذلك؟ قال: (واحدةٌ من السماء ووواحدة من إبليس) فقلت: كيف تعرِفُ هذه من هذه؟ قال: (يعرِفُهَا من كانَ سَمِعَ بِهَا قبل أن تكون) البحار.

(111) و عن ابن شهاب قال: يؤمَر من آل أبي سفيان الثاني أمير على الموسم و يبعث معه بعثا، فإذَا كَانوا بالموسم سمِعُوا مناديا من السماء ألا إنَّ الأميرَ فلانٌ و يُنَادي مناد منن الأرض كذَبَ، و يُنَادِيْ مناد من السماء صَدَقَ، فَيَطُولُ ذلك فلا يدرُونَ أيُّهمَا يَتَّبِعُونَ و إنَّمَا يَصْدُقُ من في السماء الصوتُ الثاني الذي ينادي من السماء أوَّلَ مرَّةٍ، فإذَا سمعتم ذلك فاعلموا أنَّ كلمةَ الله هي العليا و كلمةَ الشيطان هي السفلىٰ. (نعيم بن حماد في كتاب الفتن)

(112) وعن شهر بن حوشب، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: سيكون في رمضان صوت، وفي شوال معمعة، وفي ذي القعدة تحارب القبائل، وعلامته ينهب الحاج، وتكون ملحمة بمنى، يكثر فيها القتلى، وتسيل فيها الدماء حتى تسيل دماؤهم على الجمرة (عقد الدرر و السنن لأبي عمرو الداني) وعن أبي هريرة رضي الله عنه أحسبه رفعه، قال: يسمع في شهر رمضان صوت من السماء، وفي شوال همهمة، وفي ذي القعدة تحزب القبائل، وفي ذي الحجة يسلب الحاج، وفي المحرم الفرج (أخرجه أحمد بن جعفر المنادي في كتاب الملاحم)

(113) يخرُجُ من قرية من قرى جرش في ثلاثين رجلا فيبلغ المؤمنين خروجه فيأتونه من كل أرض يَحِنُّونَ إليه كَمَا تَحِنُّ النَّاقَةُ إلى فصيلها. (المهدي و قرب الظهور)

(114) عَنْ عَبْد اللَّه بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: يَحُجُّ النَّاسُ مَعًا، وَيُعْرَفُونَ مَعًا عَلَى غَيْرِ إِمَام، فَبَيْنَا هُمْ نُزُولٌ بِمِنًى إِذْ أَخَذَهُمْ كَالْكَلْبِ فَتَنَادَتِ الْقَبَائِلُ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ، فَاقْتَتَلُوا حَتَّى تَسِيلَ الْعَقَبَةُ دَمًا (نعيم بن حماد) و عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال: يَحُجُّ الناس معا و يُعرفون معا على غير إمام فبيناهم نزول بمنى إذ أخذهم كالكلب فثارت القبائل بعضُها على بعض، واقتَتَلُوا حتى تسيل العقبة دما، فيفزعون إلى خيرهم، فيأتونه و هو ملصق وجهه إلى الكعبة يبكى كأني أنظر إلى دموعه فيقولون: هلمَّ فلنبايعك، فيقول: ويحكم كم عهد قد نقضتموه و كم دم قد سفكتموه، فيُبايَعُ كرها، فإذا أفركتموه فبايعوه فإنه المهدي في الأرض والمهدي في السماء. (أخرجه الحافظ أبو عبد الله الحاكم في مستدركه على الصحيحين و الإمام أبو عبد الله نعيم بن حماد)

(115) عن عبد الله بن عمرو قال: أما إنها ستكون فتنة والناس يصلون معا، و يحجون معا و يعرفون معا و يضحون معا ثم تهيج فيهم كالكلب فيقتتلون حتى تسيل العقبة دما و حتى يرى البريء أن براءته لن تنجيه، و يرى المعتزل أن اعتزاله لن ينفعه، ثم يستكرهون رجلا شابا مسندا ظهره بالركن ترعُدُ فرائصُه، يقال له المهدي في الأرض و هو المهدي في السماء، فمن أدركه فليتبعه. (كتاب الفتن ٩٩٣)

(116) و عن أرطاة قال: إذا كان الناس بمنى و عرفات نادى مناد بعد أن تحازَبَ القبائلُ ألا إنَّ أَميرَكُم فُلانٌ، و يتبعه صوتٌ آخر أَلَا إنَّه قد كَذَبَ، و يتبعه صوتٌ آخر أَلَا إنّه قد صَدَقَ، فَيَقْتَتِلُونَ قِتَالًا شَدِيدًا فجُلُّ سِلَاحِهِمْ البَرَاذِعُ و هُوَ جَيشُ البَرَاذِعِ، و عند ذٰلِكَ تَرَونَ كَفًّا مُعْلَمَةً في السماء، وَ يَشْتَدُّ القِتَالُ حَتّىٰ لا يَبْقىٰ مِنْ أَنْصَارِ الحَقِّ إِلَّا عِدَّةُ أَهلِ بَدْرٍ، فَيَذْهَبُونَ حَتّىٰ يُبَايِعُوا صَاحِبَهُمْ (نعيم بن حماد في كتاب الفتن)

(117) و عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال: يَهرُبُ الناسُ من المدينة إلى مكةَ، حين يَبلُغُهم جيشُ السفيانيّ، منهم ثلاثة نفر من قريش منظور إليهم. و عن كعب قال: تُستَبَاحُ المدينةُ حينئذٍ و تُقتَلُ النفسُ الزَّكِيَّةُ. (أخرجهما نعيم بن حماد)

(118) و عن ذي قرنات: فإذا بلغ السفياني الذي بمصر بعثَ جيشا إلى الذي بمكة فيُخَرِّبُونَ المدينةَ أشدَّ من الحرة حتى إذا بلغوا البيداء خُسِفَ بهم. (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن)

(119) عن معاذ بن جبل قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: عمران بيت المقدس خراب يثرب، وخراب يثرب خروج الملحمة، وخروج الملحمة فتح القسطنطينية، (وفتح القسطنطينية) خروج الدجال، ثم يضرب بيده على فخذ الذي حدثه أو منكبيه ثم قال: "إن هذا (هو) الحق كما أنك هاهنا، أو كما أنت قاعد يعني معاذًا. (أخرجه أحمد و أبوداود والطبراني)

(120) و عن جابر عن أبيى جعفر قال: إذا بلغ السفياني قتل النفس الزكية و هو الذي كتب عليه فهرب عامة المسلمين من حرم رسول الله ﷺ إلى حرم الله تعالىٰ بمكة، فإذا بلغه ذلك بعث جندا إلى المدينة عليهم رجل من كلب حتى إذا بلغوا البيداء خسف بهم و ينفلت أميرهم و ذكروا أنه من مذحج و قال بعضهم من كلب. (نعيم بن حماد)

(121) و عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال: يخرُجُ ثلاثةُ نفر من قريش إلى مكة من جيش السفياني منظور إليهم، فإذا بلغهم الخسف اجتمعوا بمكة لأولئك النفر الثلاثة من البلاد فيبايع أحدهم كرها. (نعيم بن حماد في كتاب الفتن) و عن جابر بن يزيد الجعفي قال: و يَبعَثُ السفياني بعثا إلى المدينة، فينفرُ المهدي منها إلى مكة فيبلغ أمير جيشه السفياني أن المهدي قد خرج إلى مكة، فيبعث جيشا على أثره، فلا يدركه حتى يدخل مكة خائفا يترقب، على سنة موسى بن عمران عليهما السلام. (عقد الدرر للسلمي الشافعي)

(122) في رواية مفضل بن عمرو عن الإمام الصادق قال: والله يا مفضل! كأني أنظر إليه دخل مكة، و على رأسه عمامة صفراء، و في رجليه مثل نعل رسول الله المخصوفة، و في يده هراوته، يسوق بين يديه أعنزا عجافا، حتى يصل بها نحو البيت، ليس ثَمَّ أحدٌ يعرفه. (المهدي و قرب الظهور)

(123) عن علي رضي الله عنه قال: ينقصُ الدين، حتى لا يقولَ أحدٌ لا إله إلا الله، و قال بعضهم حتى لا يقالَ؛ الله الله، ثم يضرِبُ يعسوبُ الدين بذنبه، ثم يبعثُ الله قوما، قزعٌ كقزع الخريف، إني لأعرف اسم أميرهم و مناخ ركابهم، (كتاب الفتن ١١٧٥)

(124) عن أرطاة قال: فَيَجتَمِعُونَ و يَنْظُرُونَ لِمَنْ يُبَايِعُونَ، فبيناهُم كذلك إذْ سَمِعُوا صوتا ما قاله إنس و لا جانٌّ، بايِعُوا فُلانا باسمه، ليس من ذي و لا ذو و لكنه خليفةٌ يماني. (كتاب الفتن ١١٧١)

و عن كعب ... ثُمَّ يَقُولُونَ: أَيْنَ تَذْهَبُونَ وَتَتْرُكُونَ أَرْضَكُمْ وَمُهَاجَرَكُمْ؟ فَيَجْتَمِعُ رَأْيُهُمْ عَلَى أَنْ يُبَايِعُوا رَجُلًا مِنْهُمْ، فَبَيْنَا هُمْ يَقُولُونَ: نُبَايِعُ فُلَانًا، بَلْ فُلَانًا، إِذْ سَمِعُوا صَوْتًا مَا قَالَهُ إِنْسٌ وَلَا جَانٌّ: بَايِعُوا فُلَانًا، يُسَمِّيهِ لَهُمْ، فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ قَدْ رَضُوا بِهِ، وَقَنَعَتْ بِهِ الْأَنْفُسُ، لَيْسَ مِنْ ذِي وَلَا ذِي. (كتاب الفتن ١٢١٨)

(125) فعند ذلك يُقَيِّضُ اللهُ لهم من يُعرِّفُهم المهديَّ عليه السلام و هو مُخْتَفٍ، فيجتمعون إليه، فيقولون له: أنتَ المهديّ؟ فيقول: أنا أنصاري، والله ما كذب، و ذلك أنه ناصر الدين، و يتغيّبُ عنهم فيخبرونهم أنه قد لحق بقبر جدّه عليه السلام، فيلحقونه بالمدينة، فإذا أحس بهم رجع إلى مكة، فلا يزالون به إلى أن يُجِيبَهم إلى ذلك، فيقول لهم: إني لستُ قاطعا أمرا حتى تبايعوني على ثلاثين خصلة تلزمكم. (عقد الدرر ١٥٧)

(126) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: يَحُجُّ النَّاسُ مَعًا، وَيُعَرِّفُونَ مَعًا عَلَى غَيْرِ إِمَامٍ، فَبَيْنَمَا هُمْ نُزُولٌ بِمِنًى إِذْ أَخَذَهُمْ كَالْكَلْبِ، فَثَارَتِ الْقَبَائِلُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَاقْتَتَلُوا حَتَّى تَسِيلَ الْعَقَبَةُ دَمًا، فَيَفْزَعُونَ إِلَى خَيْرِهِمْ فَيَأْتُونَهُ، وَهُوَ مُلْصِقٌ وَجْهَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ يَبْكِي، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى دُمُوعِهِ، فَيَقُولُونَ: هَلُمَّ فَلْنُبَايِعْكَ، فَيَقُولُ: وَيْحَكُمْ، كَمْ مِنْ عَهْدٍ قَدْ نَقَضْتُمُوهُ، وَكَمْ مِنْ دَمٍ قَدْ سَفَكْتُمُوهُ، فَيُبَايِعُ كَرْهًا، فَإِنْ أَدْرَكْتُمُوهُ فَبَايِعُوهُ، فَإِنَّهُ الْمَهْدِيُّ فِي الْأَرْضِ، وَالْمَهْدِيُّ فِي السَّمَاءِ. (كتاب الفتن ٩٨٧)

(127) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي ذِي الْقَعْدَةِ تُجَاذَبُ الْقَبَائِلُ وَتُغَادِرُ، فَيُنْهَبُ الْحَاجُّ، فَتَكُونُ مَلْحَمَةٌ بِمِنًى يَكْثُرُ فِيهَا الْقَتْلَى، وَيَسِيلُ فِيهَا الدِّمَاءُ حَتَّى تَسِيلَ دِمَاؤُهُمْ عَلَى عَقَبَةِ الْجَمْرَةِ، وَحَتَّى يَهْرُبَ صَاحِبُهُمْ فَيَأْتِي بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، فَيُبَايِعُ وَهُوَ كَارِهٌ، يُقَالُ لَهُ: إِنْ أَبَيْتَ ضَرَبْنَا عُنُقَكَ، يُبَايِعُهُ مِثْلُ عِدَّةِ أَهْلِ بَدْرٍ يَرْضَى عَنْهُمْ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ. (مستدرك ٨٥٣٧)

(128) عن الأعمش عن أبي وائل أن أمير المؤمنين نظر إلى ابنه الحسن فقال: إن ابني هذا سيد كما سماه رسول الله، و سيخرج الله من من صلبه رجلا باسم نبيكم، يُشبهه في الخُلق و لا يشبهه في الخَلق، يخرُجُ على حين غفلة من الناس، و إماتة من الحق، و إظهار من الجور، والله لو لم يخرج لضُربَ عنقه، يَفرَحُ لخروجه أهل السماء و سُكّانُها، يملأُ الأرضَ عدلا كما مُلِئَتْ جَورا و ظلما. (البحار)

(129) عن الإمام الباقر قال: يكون لصاحب هذا الأمر غيبة في بعض هذه الشعاب و أشار إلى ناحية ذي طوى حتى إذا كان قبل خروجه بليلتين انتهى المولى (له في دينه) الذي يكون بين يديه حتى يلقى بعض أصحابه فيقول: كم أنتم هاهنا؟ فيقولون: نحوٌ من أربعين رجلا، فيقول: كيف أنتم لو قد رأيتم صاحبكم فيقولون: والله لو يأوي الجبال لأوينا معه، ثم يأتيهم من القابلة فيقول لهم: أشيروا إلى ذوي أسنانكم و أخياركم عشرة، فيشيرون له إليهم، فينطلق بهم حتى يأتوا صاحبهم، و يعدهم إلى الليلة التي تليها. (المهدي و قرب الظهور) و عن الإمام الباقرقال: إن القائم يهبطُ من ثَنِيَّةِ ذي طوى في عدة أهل بدر ثلاثمائة و ثلاثة عشر رجلا، حتى يسند ظهره إلى الحجر الأسود. (عقد الدرر في أخبار المهدي المنتظر) ذكر في عقد الدرر: ثم قال عليه السلام فيجمع الله عز و جل أصحابه على عدد أهل بدر و على عدد أصحاب طالوت ثلاثمائة، و ثلاثة عشر رجلا كأنهم ليوث خرجوا من غابة، قلوبهم مثل زبر الحديد، لو همّوا بإزالة الجبال لأزالوها عن مواضعها، الزي واحد، واللباس واحد، كأنما آباءهم أب واحد. (عقد الدرر ١٥٧)

(130) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا انْقَطَعَتِ التِّجَارَاتُ وَالطُّرُقُ، وَكَثُرَتِ الْفِتَنُ، خَرَجَ سَبْعَةُ رِجَالٍ عُلَمَاءُ مِنْ أُفُقٍ شَتَّى، عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ، يُبَايِعُ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ ثَلَاثُمِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا، حَتَّى يَجْتَمِعُوا بِمَكَّةَ، فَيَلْتَقِي السَّبْعَةُ، فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: مَا جَاءَ بِكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: جِئْنَا فِي طَلَبِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَنْبَغِي أَنْ تَهْدَأَ عَلَى يَدَيْهِ هَذِهِ الْفِتَنُ، وَتُفْتَحُ لَهُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةُ، قَدْ عَرَفْنَاهُ بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ وَحِلْيَتِهِ، فَيَتَّفِقُ السَّبْعَةُ عَلَى ذَلِكَ، فَيَطْلُبُونَهُ فَيُصِيبُونَهُ بِمَكَّةَ، فَيَقُولُونَ لَهُ: أَنْتَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ؟ فَيَقُولُ: لَا، بَلْ أَنَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، حَتَّى يَفْلِتَ مِنْهُمْ، فَيَصِفُونَهُ لِأَهْلِ الْخِبْرَةِ وَالْمَعْرِفَةِ بِهِ، فَيُقَالُ: هُوَ صَاحِبُكُمُ الَّذِي تَطْلُبُونَهُ، وَقَدْ لَحِقَ بِالْمَدِينَةِ، فَيَطْلُبُونَهُ بِالْمَدِينَةِ فَيُخَالِفُهُمْ إِلَى مَكَّةَ، فَيَطْلُبُونَهُ بِمَكَّةَ فَيُصِيبُونَهُ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ، وَأُمُّكَ فُلَانَةُ بِنْتُ فُلَانٍ، وَفِيكَ آيَةُ كَذَا وَكَذَا، وَقَدْ أَفْلَتَّ مِنَّا مَرَّةً، فَمُدَّ يَدَكَ نُبَايِعْكَ؟ فَيَقُولُ: لَسْتُ بِصَاحِبِكُمْ، أَنَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ الْأَنْصَارِيُّ، مُرُّوا بِنَا أَدُلُّكُمْ عَلَى صَاحِبِكُمْ، حَتَّى يَفْلِتَ مِنْهُمْ، فَيَطْلُبُونَهُ بِالْمَدِينَةِ فَيُخَالِفُهُمْ إِلَى مَكَّةَ، فَيُصِيبُونَهُ بِمَكَّةَ عِنْدَ الرُّكْنِ، فَيَقُولُونَ: إِثْمُنَا عَلَيْكَ، وَدِمَاؤُنَا فِي عُنُقِكَ إِنْ لَمْ تَمُدَّ يَدَكَ نُبَايِعْكَ، هَذَا عَسْكَرُ السُّفْيَانِيِّ قَدْ تَوَجَّهَ فِي طَلَبِنَا، عَلَيْهِمْ رَجُلٌ مِنْ جَرْمٍ، فَيَجْلِسُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، فَيَمُدُّ يَدَهُ فَيُبَايَعُ لَهُ، وَيُلْقِي اللَّهُ مَحَبَّتَهُ فِي صُدُورِ النَّاسِ، فَيَسِيرُ مَعَ قَوْمٍ أُسْدٌ بِالنَّهَارِ، رُهْبَانٌ بِاللَّيْلِ . (كتاب الفتن ١٠٠٠)

(131) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال يُبَايَعُ المهديُّ بين الركن والمقام لا يُوقِظُ نائما و لا يَهرِيقُ دماً. (نعيم بن حماد في كتاب الفتن)

(132) وعن أبي جعفر عليه السلام قال: يظهر المهدي في يوم عاشوراء، وهو اليوم الذي قتل فيه الحسين بن علي، عليهما السلام، وكأني به يوم السبت العاشر من المحرم، قائم بين الركن والمقام، وجبريل عن يمينه، وميكائيل عن يساره، وتصير إليه شيعته من أطراف الأرض، تطوي لهم طياً، حتى يبايعوه، فيملأ بهم الأرض عدلاً، كما ملئت جوراً وظلماً. (عقد الدرر)

(133) عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: ثُمَّ يَظْهَرُ الْمَهْدِيُّ بِمَكَّةَ عِنْدَ الْعِشَاءِ وَمَعَهُ رَايَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَمِيصُهُ وَسَيْفُهُ، وَعَلَامَاتٌ وَنُورٌ وَبَيَانٌ، فَإِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ نَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَقُولُ: أُذَكِّرُكُمُ اللَّهَ أَيُّهَا النَّاسُ، وَمَقَامَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ رَبِّكُمْ، فَقَدِ اتَّخَذَ الْحُجَّةَ، وَبَعَثَ الْأَنْبِيَاءَ، وَأَنْزَلَ الْكِتَابَ، وَأَمَرَكُمْ أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَأَنْ تُحَافِظُوا عَلَى طَاعَتِهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ، وَأَنْ تُحْيُوا مَا أَحْيَا الْقُرْآنُ، وَتُمِيتُوا مَا أَمَاتَ، وَتَكُونُوا أَعْوَانًا عَلَى الْهُدَى، وَوِزْرًا عَلَى التَّقْوَى، فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ دَنَا فَنَاؤُهَا وَزَوَالُهَا، وَأَذِنَتْ بِالْوَدَاعِ، فَإِنِّي أَدْعُوكُمْ إِلَى اللَّهِ، وَإِلَى رَسُولِهِ، وَالْعَمَلِ بِكِتَابِهِ، وَإِمَاتَةِ الْبَاطِلِ، وَإِحْيَاءِ سُنَّتِهِ، فَيَظْهَرُ فِي ثَلَاثِمِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا، عِدَّةُ أَهْلِ بَدْرٍ، عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ قَزَعًا كَقَزَعِ الْخَرِيفِ، رُهْبَانٌ بِاللَّيْلِ، أُسْدٌ بِالنَّهَارِ، فَيَفْتَحُ اللَّهُ لِلْمَهْدِيِّ أَرْضَ الْحِجَازِ، وَيَسْتَخْرِجُ مَنْ كَانَ فِي السِّجْنِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، وَتَنْزِلُ الرَّايَاتُ السُّودُ الْكُوفَةَ، فَيَبْعَثُ بِالْبَيْعَةِ إِلَى الْمَهْدِيِّ، وَيَبْعَثُ الْمَهْدِيُّ جُنُودَهُ فِي الْآفَاقِ، وَيُمِيتُ الْجَوْرَ وَأَهْلَهُ، وَتَسْتَقِيمُ لَهُ الْبُلْدَانُ، وَيَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ. (كتاب الفتن ٩٩٩) و أخرج نعيم عن ابن عباس رضي الله عنهما يقول: يَبْعَثُ الله تعالى المهدي بعد إياس و حتى يقولَ الناسُ: لَا مهديَّ، و أنصارُه ناس من أهل الشام، عدّتُهم ثلاثُمائة و خمسة عشر رجلا، عدَّة أصحاب بدر، يَسيرُونَ إليه من الشام حتى يَستَخْرِجُوه من بطن مكة، من دار ثم الصفا، (أو عند الصفا) فيُبَايِعُونَه كرها، فيُصَلِي بهم ركعتين، صلاة المسافر عند المقام ثم يصعَدُ المنبر.

(134) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمَهْدِيِّ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَيْهَاتَ، ثُمَّ عَقَدَ بِيَدِهِ سَبْعًا، فَقَالَ: ذَاكَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ: اللَّهَ اللَّهَ قُتِلَ، فَيَجْمَعُ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ قَوْمًا قُزُعًا كَقَزَعِ السَّحَابِ، يُؤَلِّفُ اللَّهُ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَا يَسْتَوْحِشُونَ إِلَى أَحَدٍ، وَلَا يَفْرَحُونَ بِأَحَدٍ، يَدْخُلُ فِيهِمْ عَلَى عِدَّةِ أَصْحَابِ بَدْرٍ، لَمْ يَسْبِقْهُمُ الْأَوَّلُونَ وَلَا يُدْرِكُهُمُ الْآخِرُونَ، وَعَلَى عَدَدِ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهَرَ، قَالَ أَبُو الطُّفَيْلِ: قَالَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ: أَتُرِيدُهُ؟ قُلْتُ: «نَعَمْ» ، قَالَ: إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ هَذَيْنِ الْخَشَبَتَيْنِ، قُلْتُ: «لَا جَرَمَ وَاللَّهِ لَا أُرِيهِمَا حَتَّى أَمُوتَ، فَمَاتَ بِهَا يَعْنِي مَكَّةَ حَرَسَهَا اللَّهُ تَعَالَى. (مستدرك)

(135) فَيَسِيرُ مَعَ قَوْمٍ أُسْدٌ بِالنَّهَارِ، رُهْبَانٌ بِاللَّيْلِ . (كتاب الفتن ١٠٠٠)

(136) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَسِيرُ مَلِكُ الْمَشْرِقِ إِلَى مَلِكِ الْمَغْرِبِ فَيَقْتُلُهُ، ثُمَّ يَسِيرُ مَلِكُ الْمَغْرِبِ إِلَى مَلِكِ الْمَشْرِقِ فَيَقْتُلُهُ، فَيَبْعَثُ جَيْشًا إِلَى الْمَدِينَةِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ، ثُمَّ يَبْعَثُ جَيْشًا فَيَسْبِي نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، فَيَعُوذُ عَائِذٌ بِالْحَرَمِ، فَيَجْتَمِعُ النَّاسُ إِلَيْهِ كَالطَّائِرِ الْوَارِدَةِ الْمُتَفَرِّقَةِ حَتَّى تَجْمَعَ إِلَيْهِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَأَرْبَعَ عَشْرَ فِيهِمْ نِسْوَةٌ، فَيَظْهَرُ عَلَى كُلِّ جَبَّارٍ وَابْنِ جَبَّارٍ، وَيُظْهِرُ مِنَ الْعَدْلِ مَا يَتَمَنَّى لَهُ الْأَحْيَاءُ أَمْوَاتَهُمْ، فَيَحْيَا سَبْعَ سِنِينَ، فَإِنْ زَادَ سَاعَةً فَأَرْبَعَ عَشْرَةَ، ثُمَّ مَا تَحْتَ الْأَرْضِ خَيْرٌ مِمَّا فَوْقَهَا. (المعجم الأوسط للطبراني)

(137) عَنْ يُوسُفَ بْنِ ذِي قَرَنَاتٍ قَالَ: يَكُونُ خَلِيفَةٌ بِالشَّامِ يَغْزُو الْمَدِينَةَ، فَإِذَا بَلَغَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ خُرُوجُ الْجَيْشِ إِلَيْهِمْ خَرَجَ سَبْعَةُ نَفَرٍ مِنْهُمْ إِلَى مَكَّةَ، فَاسْتَخْفُوا بِهَا، فَيَكْتُبُ صَاحِبُ الْمَدِينَةِ إِلَى صَاحِبِ مَكَّةَ: إِذَا قَدِمَ عَلَيْكَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ، يُسَمِّيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ، فَاقْتُلْهُمْ، فَيُعْظِمُ ذَلِكَ صَاحِبُ مَكَّةَ، ثُمَّ يَتَآمَرُونَ بَيْنَهُمْ، فَيَأْتُونَهُ لَيْلًا وَيَسْتَجِيرُونَ بِهِ، فَيَقُولُ: اخْرُجُوا آمِنِينَ، فَيَخْرُجُونَ، ثُمَّ يَبْعَثُ إِلَى رَجُلَيْنِ مِنْهُمْ فَيَقْتُلُ أَحَدَهُمَا، وَالْآخَرُ يَنْظُرُ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَيَخْرُجُونَ حَتَّى يَنْزِلُوا جَبَلًا مِنْ جِبَالِ الطَّائِفِ، فَيُقِيمُونَ فِيهِ، وَيَبْعَثُونَ إِلَى النَّاسِ، فَيَنْسَابُ إِلَيْهِمْ نَاسٌ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ غَزَاهُمْ أَهْلُ مَكَّةَ فَيَهْزِمُونَهُمْ، وَيَدْخُلُونَ مَكَّةَ فَيَقْتُلُونَ أَمِيرَهَا وَيَكُونُونَ بِهَا حَتَّى إِذَا خُسِفَ بِالْجَيْشِ اسْتَعَدَّ أَمْرَهُ وَخَرَجَ. (كتتاب الفتن ٩٢٧)

(138) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: تَكُونُ بِالْمَدِينَةِ وَقْعَةٌ تَغْرَقُ فِيهَا أَحْجَارُ الزَّيْتِ، مَا الْحَرَّةُ عِنْدَهَا إِلَّا كَضَرْبَةِ سَوْطٍ، فَيَنْتَحِي عَنِ الْمَدِينَةِ قَدْرَ بَرِيدَيْنِ، ثُمَّ يُبَايِعُ إِلَى الْمَهْدِيِّ . (الفتن لنعيم بن حماد ٩٣٢)

(139) عن يونس بن ميسرة عن عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني يقول: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: يَكُونُ فِي بيت المقدس بيعةُ هُدى. (كتاب الطبقات الكبرى لابن سعد)

(140) فيظهر في ثلاثمائة و ثلاثة عشر عدة أهل بدر على غير ميعاد و قزعا كقزع الخريف، و رهبان بالليل و أسد بالنهار، فيفتح الله تعالىٰ للمهدي أرضَ الحجاز و يستخرج من كان في السجن من بني هاشم، و تنزل الرايات السود الكوفة، فتبعث بالبيعة إلى المهدي و يبعث المهدي جنوده في الآفاق، و يميت الجور و أهله، و تستقيم له البلدان، و يفتح الله على يديه القسطنطينية. (نعيم بن حماد في كتاب الفتن)

(141) عَنْ حَنَشِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: يَبْعَثُ صَاحِبُ الْمَدِينَةِ إِلَى الْهَاشِمِيِّينَ بِمَكَّةَ جَيْشًا فَيَهْزِمُونَهُمْ، فَيَسْمَعُ بِذَلِكَ الْخَلِيفَةُ بِالشَّامِ، فَيَقْطَعُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فِيهِمْ سِتُّمِائَةِ عَرِيفٍ، فَإِذَا أَتَوُا الْبَيْدَاءَ فَنَزَلُوهَا فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ أَقْبَلَ رَاعٍ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَيَعْجَبُ وَيَقُولُ: يَا وَيْحَ أَهْلِ مَكَّةَ، مَا أَصَابَهُمْ؟ فَيَنْصَرِفُ إِلَى غَنَمِهِ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَلَا يَرَى أَحَدًا، فَإِذَا هُمْ قَدْ خُسِفَ بِهِمْ، فَيَقُولُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، ارْتَحَلُوا فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ، فَيَأْتِي مَنْزِلَهُمْ فَيَجِدُ قَطِيفَةً قَدْ خُسِفَ بِبَعْضِهَا، وَبَعْضُهَا عَلَى ظَهْرِ

الْأَرْضِ، فَيُعَالِجُهَا فَلَا يُطِيقُهَا، فَيَعْرِفُ أَنَّهُ قَدْ خُسِفَ بِهِمْ، فَيَنْطَلِقُ إِلَى صَاحِبِ مَكَّةَ فَيُبَشِّرُهُ، فَيَقُولُ صَاحِبُ مَكَّةَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، هَذِهِ الْعَلَامَةُ الَّتِي كُنْتُمْ تُخْبَرُونَ، فَيَسِيرُونَ إِلَى الشَّامِ. (الفتن لنعيم بن حماد ٩٣٤)

(142) عَنْ عُبَيْد الله ابْنِ الْقِبْطِيَّة قَالَ:دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ صَفْوَانَ وَأَنَا مَعَهُمَا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، فَسَأَلَاهَا عَنِ الْجَيْشِ الَّذِي يُخْسَفُ بِهِ، وَكَانَ ذَلِكَ فِي أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَعُوذُ عَائِذٌ بِالْبَيْتِ، فَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ، فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَكَيْفَ بِمَنْ كَانَ كَارِهًا؟ قَالَ: يُخْسَفُ بِهِ مَعَهُمْ، وَلَكِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى نِيَّتِهِ». وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: هِيَ بَيْدَاءُ الْمَدِينَةِ. (صحيح مسلم ٢٨٨٢) و أخرج مسلم عن حفصة رضي الله عنها أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَيَؤُمَّنَّ هَذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُونَهُ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوْسَطِهِمْ، وَيُنَادِي أَوَّلُهُمْ آخِرَهُمْ، ثُمَّ يُخْسَفُ بِهِمْ فَلَا يَبْقَى إِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ. (صحيح مسلم ٢٨٨٣) و عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ، فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ، وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟. قَالَ: يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُونَ على نياتهم. (صحيح البخاري ٢٠١٢) عَن عَائِشَة قَالَت عَبث النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامه فَقُلْنَا لَهُ يَا رَسُول الله صنعت فِي مَنَامك شَيْئا لم تكن تَفْعَلهُ قَالَ الْعجب أَن أُنَاساً من أمتي يؤمُّونَ هَذَا الْبَيْت لرجل من قُرَيْش قد لَجأ بِالْبَيْتِ حَتَّى إِذا كَانُوا بالبَيْدَاءِ خسف بهم فَقُلْنَا يَا رَسُول الله إِن الطَّرِيق قد يجمع النَّاس فَقَالَ نعم فيهم الْمُسْتَنْصر والمَجْبُور وَابْن السَّبِيل وَيهْلكُونَ مهْلكا وَاحِداً ويَصْدُرُونَ مصَادر شَتَّى يَبْعَثُهم الله عَلَى نياتهم. (صحيح مسلم)

(143) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ، فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ، فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ، فَيُبَايِعُونَهُ، ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ، وَذَلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ، وَالْخَيْبَةُ لِمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيمَةَ كَلْبٍ. (سنن أبي داود) قَالَ حُذَيْفَةُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَالْخَائِبُ مَنْ خَابَ يَوْمَ كَلْبٍ وَلَوْ بِعِقَالٍ. (السنن للداني)

(144) قال حذيفة رضي الله عنه قال رسول الله ﷺ: فالخائبُ من خَابَ يومَ كلب و لو بعقال، قال حذيفة: يا رسول الله! و كيفَ يحِلُّ قتالهم و هم موحِّدُونَ؟ فقال رسول الله صلى الله عليه و سلم: يا

حذيفة هُم يومئذٍ على رِدَّةٍ، يَزعُمُوْنَ أنَّ الخَمْرَ حلال و لا يُصَلُّونَ. (أخرجه الإمام أبو عمرو عثمان الداني)

(145) ويَفْتَحُ اللّهُ عزَّ وجَلَّ له خُرَاسَان، وتُطِيْعُه أَهْلُ اليَمَن، وتُقْبِلُ الجُيُوشُ أَمَامَه، ويَكُوْنُ هَمْدَانُ وُزَرَاءَه، وخَوْلَانُ جُيُوْشَه، وحِمْيَرُ أَعْوَانَه، ومِصْرُ قُوَّادَه، ويُكَثِّرُ اللّهُ عَزَّ وجَلَّ جَمْعَه بِتَمِيْمٍ. (عقد الدرر في أخبار المنتظر)

(146) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُبَايِعُ لِرَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، كَعِدَّةِ أَهْلِ بَدْرٍ، فَيَأْتِيهِ عَصَبُ الْعِرَاقِ، وَأَبْدَالُ الشَّامِ، فَيَأْتِيهِمْ جَيْشٌ مِنَ الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ، ثُمَّ يَسِيرُ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَهْزِمُهُمُ اللَّهُ قَالَ: وَكَانَ يُقَالُ: إِنَّ الْخَائِبَ يَوْمَئِذٍ مَنْ خَابَ مِنْ غَنِيمَةِ كَلْبٍ. (مستدرك حاكم ۸۳۲۸)

(147) عن محمد بن علي قال: إذا سمع العائذ الذي بمكة بالخسف خرج مع اثني عشر القا فيهم الأبدال. (كتاب الفتن)

(148) عن علي رضي الله عنه يَقُولُ: يَخْرُجُ فِي اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا، إِنْ قَلُّوا، أَوْ خَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفًا إِنْ كَثُرُوا، يَسِيرُ الرُّعْبُ بَيْنَ يَدَيْهِ، لَا يَلْقَاهُ عَدُوٌّ إِلَّا هَزَمَهُمْ بِإِذْنِ اللَّهِ، شِعَارُهُمْ: أَمِتْ أَمِتْ، لَا يُبَالُونَ فِي اللَّهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ سَبْعُ رَايَاتٍ مِنَ الشَّامِ، فَيَهْزِمُهُمْ وَيَمْلِكُ، فَتَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ مَحَبَّتُهُمْ وَنِعْمَتُهُمْ وَفَاضَتُهُمْ وَبَزَازَتُهُمْ، فَلَا يَكُونُ بَعْدَهُمْ إِلَّا الدَّجَّالُ، قُلْنَا: وَمَا الْفَاضَةُ وَالْبَزَازَةُ؟ قَالَ: يَفِيضُ الْأَمْرُ حَتَّى يَتَكَلَّمَ الرَّجُلُ بِمَا شَاءَ لَا يَخْشَى شَيْئًا (كتاب الفتن)

(149) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: يُرْسِلُ اللَّهُ عَلَى أَهْلِ الشَّامِ مَنْ يُفَرِّقُ جَمَاعَتَهُمْ، حَتَّى لَوْ قَاتَلَتْهُمُ الثَّعَالِبُ غَلَبَتْهُمْ، وَعِنْدَ ذَلِكَ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فِي ثَلَاثِ رَايَاتٍ، الْمُكْثِرُ يَقُولُ: خَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفًا، وَالْمُقِلُّ يَقُولُ: اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا، أَمَارَتُهُمْ: أَمِتْ أَمِتْ. (كتاب الفتن) و عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه أنه قال: ستكون فتنة يحصل الناس منها كما يحصل الذهب في المعدن، فلا تسبوا أهل الشام و سبو ظلمتهم فإن فيهم الأبدال و سيرسل الله اليهم سيبا من السماء فيغرقهم حتى لو قاتلتهم الثعالب غلبتهم، ثم يبعث الله عند ذلك رجلا من عترة الرسول ﷺ في اثني عشر ألفا إن قلوا و خمسة عشر ألفا إن كثروا، أمارتهم (أو علامتهم) أمتْ أَمِتْ، على ثلاث رايات، يقاتلهم أهل سبع رايات، ليس من صاحب راية إلا و هو يطمع بالملك، فيقتتلون و يهزمون، ثم يظهر الهاشمي، فيرد الله إلى الناس ألفتهم و نعمتهم فيكونون على ذلك حتى يخرج الدجال. (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن والحاكم في المستدرك)

(150) عَنْ نَوْفٍ الْبِكَالِيِّ، قَالَ: " فِي رَايَةِ الْمَهْدِيِّ مَكْتُوبٌ: الْبَيْعَةُ لِلَّهِ. (كتاب الفتن)

(151) عَنْ أَرْطَاةَ، قَالَ: أَوَّلُ لِوَاءٍ يَعْقِدُهُ الْمَهْدِيُّ يَبْعَثُهُ إِلَى التُّرْكِ فَيَهْزِمُهُمْ، وَيَأْخُذُ مَا مَعَهُمْ مِنَ السَّبْيِ وَالْأَمْوَالِ، ثُمَّ يَسِيرُ إِلَى الشَّامِ فَيَفْتَحُهَا، ثُمَّ يُعْتِقُ كُلَّ مَمْلُوكٍ مَعَهُ، وَيُعْطِي أَصْحَابَهُ قِيمَتَهُمْ. (الفتن ١٠٦٠)

(152) عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: يَبْعَثُ مَلِكٌ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ جَيْشًا إِلَى الْهِنْدِ فَيَفْتَحُهَا، فَيَطَئُوا أَرْضَ الْهِنْدِ، وَيَأْخُذُوا كُنُوزَهَا، فَيُصَيِّرُهُ ذَلِكَ الْمَلِكُ حِلْيَةً لِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَيُقْدِمُ عَلَيْهِ ذَلِكَ الْجَيْشُ بِمُلُوكِ الْهِنْدِ مُغَلَّلِينَ، وَيُفْتَحُ لَهُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، وَيَكُونُ مَقَامُهُمْ فِي الْهِنْدِ إِلَى خُرُوجِ الدَّجَّالِ. (كتاب الفتن)

(153) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَ الْهِنْدَ، فَقَالَ: لَيَغْزُوَنَّ الْهِنْدَ لَكُمْ جَيْشٌ، يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَأْتُوا بِمُلُوكِهِمْ مُغَلَّلِينَ بِالسَّلَاسِلِ، يَغْفِرُ اللَّهُ ذُنُوبَهُمْ، فَيَنْصَرِفُونَ حِينَ يَنْصَرِفُونَ فَيَجِدُونَ ابْنَ مَرْيَمَ بِالشَّامِ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنْ أَنَا أَدْرَكْتُ تِلْكَ الْغَزْوَةَ بِعْتُ كُلَّ طَارِفٍ لِي وَتَالِدٍ وَغَزَوْتُهَا، فَإِذَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْنَا وَانْصَرَفْنَا فَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ، يَقْدَمُ الشَّامَ فَيَجِدُ فِيهَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَلَأَحْرِصَنَّ أَنْ أَدْنُوَ مِنْهُ فَأُخْبِرُهُ أَنِّي قَدْ صَحِبْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَحِكَ، ثُمَّ قَالَ: «هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ. (كتاب الفتن)

(154) سَيَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الرُّومِ أَرْبَعُ هُدَنٍ، يَوْمُ الرَّابِعَةِ عَلَى يَدِ رَجُلٍ مِنْ آلِ هِرَقْلَ، يَدُومُ سَبْعَ سِنِينَ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ، يُقَالُ لَهُ: الْمُسْتَوْرِدُ بْنُ جَيْلَانَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ إِمَامُ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ؟.قَالَ: الْمَهْدِيُّ مِنْ وَلَدِي، ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً. (أخرجه الطبراني ٧٤٩٥، و ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد٤/٢٥١، و قال فيه حماد بن عبد الرحمن الكعكي عن خالد بن الزبرقان، و كلاهما ضعيف)

(155) سَتُصَالِحُونَ الرُّومَ صُلْحًا آمِنًا فَتَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُواً مِنْ وَرَائِكُمْ فَتُنْصَرُونَ وَتَغْنَمُونَ وَتَسْلَمُونَ. (أبو داود ٤٢٩٢) تُصَالِحُونَ الروم صُلْحًا آمِنًا حَتّٰى تَغْزُوا أَنْتُمْ و هُمْ التُّرْكَ و كِرْمَانَ، فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لَكُمْ. (الفتن رقم ١٣٧٥)

(156) يَكُونُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَبَيْنَ الرُّومِ هُدْنَةٌ وَصُلْحٌ حَتّٰى يُقَاتِلُوا مَعَهُمْ عَدُوًّا لَّهُمْ فَيُقَاسِمُونَهُمْ غَنَائِمَهُمْ ثُمَّ إِنَّ الرُّومَ يَغْزُونَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَارِسَ. (الفتن ١٢٥٢)

(157) عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا تَمِيمٍ أَوْ أَبَا تَمِيمٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي ذَرٍّ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيَكُونُ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ رَجُلٌ أَخْنَسُ بِمِصْرَ يَلِي سُلْطَانًا، يُغْلَبُ عَلَى سُلْطَانِهِ أَوْ يُنْتَزَعُ مِنْهُ فَيَفِرُّ إِلَى الرُّومِ فَيَأْتِي بِالرُّومِ إِلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَذَلِكَ أَوَّلُ الْمَلَاحِمِ . (الفتن ١٣٤١)

(158) قَالَ كَعْبٌ: وَحَدَّثَنِي مَوْلًى لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، سَمِعَهُ يَقُولُ: إِذَا رَأَيْتَ أَوَ سَمِعْتَ بِرَجُلٍ مِنْ أَبْنَاءِ الْجَبَابِرَةِ بِمِصْرَ، لَهُ سُلْطَانٌ يُغْلَبُ عَلَى سُلْطَانِهِ، ثُمَّ يَفِرُّ إِلَى الرُّومِ، فَذَلِكَ أَوَّلُ الْمَلَاحِمِ، يَأْتِي بِالرُّومِ إِلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ (الفتن لنعيم بن حماد ١٢٤٢)

(159) عَنْ ذِي مَخْبَرٍ ابْنِ أَخِي النَّجَاشِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تُصَالِحُونَ الرُّومَ عَشْرَ سِنِينَ صُلْحًا آمِنًا، يَفُونَ سَنَتَيْنِ وَيَغْدِرُونَ فِي الثَّالِثَةِ، أَوْ يَفُونَ أَرْبَعًا وَيَغْدِرُونَ فِي الْخَامِسَةِ، فَيَنْزِلُ جَيْشًا مِنْكُمْ فِي مَدِينَتِهِمْ فَتَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِكُمْ وَوَرَائِهِمْ، فَتُقَاتِلُونَ ذَلِكَ الْعَدُوَّ، فَيَفْتَحُ اللهُ لَكُمْ، فَتَنْصَرِفُونَ بِمَا أَصَبْتُمْ مِنْ أَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ، فَتَنْزِلُونَ بِمَرْجٍ، ذِي تُلُولٍ، فَيَقُولُ قَائِلُكُمْ: اللهُ غَلَبَ، وَيَقُولُ قَائِلُهُمُ الصَّلِيبُ غَلَبَ، فَيَتَدَاوَلُونَهَا فَيَغْضَبُ الْمُسْلِمُونَ، وَصَلِيبُهُمْ مِنْهُمْ غَيْرُ بَعِيدٍ، فَيَثُورُ ذَلِكَ الْمُسْلِمُ إِلَى صَلِيبِهِمْ فَيَدُقُّهُ، وَيَبْرُزُونَ إِلَى كَاسِرِ صَلِيبِهِمْ، فَيَضْرِبُونَ عُنُقَهُ، فَتَثُورُ تِلْكَ الْعِصَابَةُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى أَسْلِحَتِهِمْ، وَيَثُورُ الرُّومُ إِلَى أَسْلِحَتِهِمْ، فَيَقْتَتِلُونَ تِلْكَ الْعِصَابَةَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَسْتَشْهِدُونَ، فَيَأْتُونَ مَلِكَهُمْ فَيَقُولُونَ: قَدْ كَفَيْنَاكَ حَدَّ الْعَرَبِ وَبَأْسَهُمْ، فَمَاذَا نَنْتَظِرُ؟ فَيَجْمَعُ لَكُمْ حَمْلَ امْرَأَةٍ ثُمَّ يَأْتُونَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا. (المعجم الكبير للطبراني ٤٢٣١)

(160) عَنْ كَعْبٍ قَالَ: يَحْضُرُ الْمَلْحَمَةَ الْكُبْرَى اثْنَا عَشَرَ مَلِكًا مِنْ مُلُوكِ الْأَعَاجِمِ، أَصْغَرُهُمْ مُلْكًا وَأَقَلُّهُمْ جُنُودًا صَاحِبُ الرُّومِ، وَلِلَّهِ تَعَالَى فِي الْيَمَنِ كَنْزَانِ، جَاءَ بِأَحَدِهِمَا يَوْمَ الْيَرْمُوكِ، كَانَتِ الْأَزْدُ يَوْمَئِذٍ ثُلُثَ النَّاسِ، وَيَجِيءُ بِالْآخَرِ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ الْعُظْمَى، سَبْعُونَ أَلْفًا، حَمَائِلُ سُيُوفِهِمُ الْمَسَدُ . (كتاب الفتن ١٢٧٠)

(161) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيه وسَلم قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ، أَوْ بِدَابِقَ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، هُمْ خِيَارُ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ، فَإِذَا تَصَافُّوا، قَالَتِ الرُّومُ: خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ، فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ: لَا وَاللهِ، لَا نُخَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا، فَيُقَاتِلُونَهُمْ، فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا، ثُمَّ يُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ وَهُمْ أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللهِ، وَيَفْتَتِحُ ثُلُثٌ فَيَفْتَتِحُونَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْسِمُونَ الْغَنَائِمَ، قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ، إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ: إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهَالِيكُمْ، فَيَخْرُجُونَ، وَذَلِكَ بَاطِلٌ، فَإِذَا جَاؤُوا الشَّامَ خَرَجَ، يَعْنِي الدَّجَّالَ، فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ، وَيُسَوُّونَ الصُّفُوفَ، إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللهِ يَذُوبُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ، وَلَوْ تَرَكُوهُ لَذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ، وَلَكِنَّهُ يَقْتُلُهُ اللهُ بِيَدِهِ، فَيُرِيهِمْ دَمَهُ بِحَرْبَتِهِ. (صحيح ابن حبان)

(162) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوطَةِ إِلَى جَانِبِ مَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ. (أبو داود ٤٢٩٨)

(163) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ الرُّومِ هُدْنَةٌ فَيَغْدِرُونَ بِكُمْ فِي حَمْلِ امْرَأَةٍ، يَأْتُونَ فِي ثَمَانِينَ غَايَةً فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا، حَتَّى يَنْزِلُوا بَيْنَ يَافَا وَعَكَّا، فَيَحْرِقُ صَاحِبُ مَمْلَكَتِهِمْ سُفُنَهُمْ، يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ: قَاتِلُوا عَنْ بِلَادِكُمْ، فَيَلْتَحِمُ الْقِتَالُ، وَيَمُدُّ الْأَجْنَادُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى يَمُدَّكُمْ مِنْ بِحَضْرَمَوْتَ

مِنَ الْيَمَنِ، فَيَوْمَئِذٍ يَطْعُنُ فِيهِمُ الرَّحْمَنُ بِرُمْحِهِ، وَيُضْرَبُ فِيهِمْ بِسَيْفِهِ، وَيَرْمِي فِيهِمْ بِنَبْلِهِ، وَيَكُونُ مِنْهُ فِيهِمُ الذَّبْحُ الْأَعْظَمُ. (كتاب الفتن لنعيم بن حماد)

(164) و عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال يكون عند ذلك القتال ردة شديدة. (كتاب الفتن ١٢٧٤) عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال: ينهزم يوم الملحمة الثلث من المسلمين و أولئك شرار البرية عند الله. (كتاب الفتن لنعيم بن حماد ١٣٩٩)

(165) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ: سَيَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الرُّومِ أَرْبَعُ هُدَنٍ، تَقُومُ الرَّابِعَةُ عَلَى يَدِ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ هِرَقْلَ يَدُومُ سَبْعَ سِنِينَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ يُقَالُ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ بْنُ خِيلَانَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَنْ إِمَامُ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: مِنْ وُلْدِ أَرْبَعِينَ سَنَةً كَأَنَّ وَجْهَهُ كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ، فِي خَدِّهِ الْأَيْمَنِ خَالٌ أَسْوَدُ، عَلَيْهِ عَبَاءَتَانِ قَطْوَانِيَّتَانِ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ بَنِي إِسْرَائِيلَ، يَمْلِكُ عِشْرِينَ سَنَةً يَسْتَخْرِجُ الْكُنُوزَ، وَيَفْتَحُ مَدَائِنَ الشِّرْكِ . (المعجم الكبير للطبراني)

(166) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ أَدْنَى مَسَالِحِ الْمُسْلِمِينَ بِبَوْلَاءَ ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ، يَا عَلِيُّ، يَا عَلِيُّ، قَالَ: بِأَبِي وَأُمِّي قَالَ: إِنَّكُمْ سَتُقَاتِلُونَ بَنِي الْأَصْفَرِ، وَيُقَاتِلُهُمُ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِكُمْ، حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ رُوقَةُ الْإِسْلَامِ أَهْلُ الْحِجَازِ الَّذِينَ لَا يَخَافُونَ فِي اللَّهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ، فَيَفْتَتِحُونَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ، فَيُصِيبُونَ غَنَائِمَ لَمْ يُصِيبُوا مِثْلَهَا، حَتَّى يَقْتَسِمُوا بِالْأَتْرِسَةِ، وَيَأْتِي آتٍ فَيَقُولُ: إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَرَجَ فِي بِلَادِكُمْ، أَلَا وَهِيَ كِذْبَةٌ فَالْآخِذُ نَادِمٌ، وَالتَّارِكُ نَادِمٌ. (سنن ابن ماجه ٤٠٩٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَخْرُجُ مِنْ عَدَنِ أَبْيَنَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا، يَنْصُرُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ، هُمْ خَيْرُ مَنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ. (مسند أحمد ٣٠٧٩)

(167) فَيَوْمَئِذٍ يَطْعُنُ فِيهِمُ الرَّحْمَنُ بِرُمْحِهِ، وَيُضْرَبُ فِيهِمْ بِسَيْفِهِ، وَيَرْمِي فِيهِمْ بِنَبْلِهِ، وَيَكُونُ مِنْهُ فِيهِمُ الذَّبْحُ الْأَعْظَمُ. (كتاب الفتن لنعيم بن حماد)

(168) حتى تكون ملحمة الروم قتلاهم كقتلى بدر. (كتاب الفتن لنعيم بن حماد ١٣٢٥)

(169) فَيَجْعَلُ اللَّهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ، فَيَقْتُلُونَ مَقْتَلَةً لَمْ يُرَ مِثْلُهَا - أَوْ لَا يُرَى مِثْلُهَا - حَتَّى إِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِهِمْ فَيَقَعُ مَيِّتًا مِنْ نَتْنِهِمْ، لِلشَّهِيدِ يَوْمَئِذٍ كِفْلَانِ عَلَى مَنْ مَضَى قَبْلَهُ مِنَ الشُّهَدَاءِ، وَلِلْمُؤْمِنِ يَوْمَئِذٍ كِفْلَانِ عَلَى مَنْ مَضَى مِنْهُمْ قَبْلَهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: وَبَقِيَّتُهُمْ لَا يُزَلْزِلُهُمْ شَيْءٌ أَبَدًا، وَبَقِيَّتُهُمْ يُقَاتِلُ الدَّجَّالَ. (كتاب الفتن ١٢٥٠، مصنف عبد الرزاق)

(170) عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ إِذْ هَبَّتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ، فَأَقْبَلَ رَجُلٌ مَا لَهُ هِجِّيرَى إِلَّا قَوْلُهُ: يَا عَبْدَ اللهِ جَاءَتِ السَّاعَةُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ جَاءَتِ السَّاعَةُ وَاسْتَوَى جَالِسًا، يُعْرَفُ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ، وَكَانَ مُتَّكِئًا عَلَى سَرِيرٍ لَهُ، فَقَالَ: إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتَّى لَا يُقْسَمَ مِيرَاثٌ

وَلَا يُفرَحَ بِغَنِيمَةٍ، ثُمَّ قَالَ: عَدُوٌّ لِلْمُسْلِمِينَ يَجْمَعُ لَهُمْ، وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي قَتَادَةَ: الشَّامُ يَعْنِي؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَيَكُونُ عِنْدَ ذَلِكَ الْقِتَالِ رِدَّةٌ شَدِيدَةٌ، قَالَ: وَيَسْتَمِدُّ الْمُسْلِمُونَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَيَلْتَقُونَ وَيَقْتَتِلُونَ قِتَالًا شَدِيدًا قَالَ: ثُمَّ يُشْرِطُ شُرْطَةٌ لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً، فَيَلْتَقُونَ فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْجِزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ، وَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ، وَكُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، فَإِذَا كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِي يُشْرِطُ شُرْطَةٌ لِلْمَوْتِ، فَيَلْتَقُونَ فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْجِزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ، فَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ وَكُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، فَإِذَا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ يُشْرِطُ شُرْطَةٌ لِلْمَوْتِ، فَيَلْتَقُونَ فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْجِزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ، فَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ وَكُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، فَإِذَا كَانَ الْيَوْمُ الرَّابِعُ نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ الْمُسْلِمِينَ، فَيَفْتَحُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ، فَيَنْظُرُ بَنُو الْأَبِ، كَانُوا يَتَعَادُّونَ عَلَى مِائَةٍ، لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا رَجُلٌ، فَأَيُّ مِيرَاثٍ يُقْسَمُ أَوْ بِأَيِّ غَنِيمَةٍ يُفْرَحُ؟ قَالَ: فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعُوا أَمْرًا أَكْبَرَ مِنْهُ، الدَّجَّالُ قَدْ خَلَفَهُمْ عَلَى ذَرَارِيِّهِمْ وَأَهَالِيهِمْ، قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَيَبْعَثُ أَمِيرُهُمْ طَلِيعَةً، عَشَرَةَ فَوَارِسَ، إِنِّي لَأَعْلَمُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ، هُمْ يَوْمَئِذٍ خَيْرُ فَوَارِسَ فِي الْأَرْضِ، أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ فِي الْأَرْضِ. مسند أبي داود الطيالسي)

(171) فيُقتَلُونَ و يُهزَمُونَ و يَسيرُ المسلمون في أرض الروم حتى يأتي عمورية، و على سورها خلق كثير، يقولون ما رأينا شيئا أكثر من الروم، كم قتلنا و هزمنا و ما أكثرهم في هذه المدينة، و على سورها، فيقولون: أمنونا على أن نؤدي إليكم الجزية فيأخذون الأمان لهم و لجميع الروم على أداء الجزية، و تجتمع إليهم أطرافهم. فيقولون: يا معشر العرب! إن الدجال قد خالفكم إلى دياركم، والخبر باطل، فمن كان فيهم منكم فلا يلقين شيئا مما معه، فإنه قوة لكم على ما بقي، فيخرجون فيجدون الخبر باطلا، و تثب الروم على ما بقي في بلادهم من العرب، فيقتلونهم حتى لا يبقى بأرض الروم عربي و لا عربية ولا ولد عربي إلا قُتِلَ. (كتاب الفتن لنعيم بن حماد رقم: ١٢٥٢)

(172) ثم فتنةُ الدُّهَيمَاءِ، لا تَدَعُ أَحَدًا مِن هذه الأمة إلَّا لَطَمَته لَطمَةً، فَإذَا قِيل انقَضَت تَمَادَت، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا و يُمْسِي كَافِرًا، حَتى يَصِيرَ النَّاسُ إلى فُسطَاطَيْنِ: فُسطَاطُ إيمانٍ لا نفاقَ فيه، و فُسطاطُ نفاقٍ لا إيمانَ فيه، فَإِذَا كَانَ ذَاكُمْ؛ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنْ يَومِه أو غَدِه. (رواه الإمام احمد، و أبوداود، والحاكم في المستدرك و أبو نعيم في الحلية)

(173) عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: تأتيكم من بعدي أربع فتن، فالرابعة الصماء العمياء المطبقة، تعرك الأمة فيها بالبلاء عرك الأديم، حتى ينكر فيها المعروف و يعرف فيها المنكر، تموت فيها القلوب كما تموت أبدانهم. (رواه نعيم بن حماد في كتاب اللفتن) و عن عاصم بن ضمرة عن علي رضي الله عنه قال: جعلت في هذه الأمة خمس فتن: فتنة عامة، ثم فتنة خاصة، ثم فتنة عامة، ثم فتنة خاصة، ثم تأتي الفتنة العمياء الصماء المطبقة التي يصير الناس فيها كالأنعام. (رواه عبد الرزاق في مصنفه)

(174) والفتنة الرابعة يصيرون فيها إلى الكفر إذا كانت الأمة مع هذا مرة و مع هذا مرة و مع هذا مرة، بلا إمام و جماعة، ثم المسيح ثم طلوع الشمس من مغربها. (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن)

(175) و عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: إنها ستكون فتنة تستنظف العرب، قتلاها في النار، اللسان فيها أشد من وقع السيف. (رواه الإمام أحمد و أبوداود والترمذي وابن ماجه)

(176) عن أبي أمامة الباهلي رضي الله عنه في حديثه الطويل في ذكر الدجال، و فيه: فقالت أم شريك بنت أبي العكر يا رسول الله: فأين العرب يومئذ؟ قال: هم قليل و جلهم يومئذ ببيت المقدس، و إمامهم رجل صالح، فبينما إمامهم قد تقدم يصلي بهم. (رواه ابن ماجه)

(177) و عن أبي سعيد رضي الله عنه أن رسولَ الله ﷺ قال: سَتَكُونُ بعدي فِتَنٌ: منها فتنَةُ الأَحْلاسِ يكون فيها حرب و هرب، ثم بعدها فتَنٌ أَشَدُّ منها، ثم تكونُ فتنةٌ؛ كلَّمَا قِيلَ انْقَطَعَتْ؛ تَمَادَتْ، حَتى لا يبْقَى بيتٌ إلَّا دَخَلَتْه، ولا مسلمٌ إلَّا شَكَّتْه، حَتى يَخْرُجَ رجُلٌ مِن عِتْرَتِي (أي المهدي) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن)

(178) تدومُ الفتنةُ الرابعةُ اثني عشر عاما تَنْجَلِيْ حِيْنَ تَنْجَلِيْ و قَدْ أحسرت الفراتُ عن جبلٍ من ذهب، فيُقتَلُ عليه من كل تسعة سبعةٌ. و في أخرى الفتنة الرابعة ثمانية عشر عاما ثم تنجلي حين تنجلي و قد انحسر ..... تكب عليه الأمة فيُقتَل عليه من كل تسعة سبعة. رواه أحمد كما في عبد الرزاق)

(179) عن نَهِيكْ بن صُرَيم رفعه: "لا تزالونَ تُقَاتِلونَ المشركينَ حتى تُقَاتِلَ بَقِيَتكُم الأردنَ على نهر أنتم شرقِيُّه وهم غَرْبِيُّه. (قال الهيثمي: رواه الطبراني، والبزار ورجال البزار ثقات. و أخرجه أبو نعيم في معرفة الصحابة)

(180) عن جابر بن سمرة رضي الله عنه عن نافع بن عتبة بن أبي وقاص رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: تغزون جزيرة العرب فيفتحها الله ثم تغزون فارس فيفتحها الله ثم تغزون الروم فيفتحها الله ثم تغزون الدجال فيفتحها الله، قال فقال نافع: (يا جابر! لانرى الدجال يخرج حتى تفتح الروم. (رواه الإمام أحمد و مسلم وابن ماجه. و قد روى ابن جرير و ابن عبد البر من طريقه والحاكم في مستدركه من حديث جابر بن سمرة رضي الله عنهما عن هاشم بن عتبة بن أبيى وقاص رضي الله عنه قال: سمتُ رسول الله ﷺ يقول: يظهر المسلمون على جزيرة العرب و يظهر المسلمون على فارس و يظهر المسلمون على الروم و يظهر المسلمون على الأعور الدجال.

(181) عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ : لاتنقضي الأيام و لايذهب الدهر حتى يملك العرب رجل من أهل بيتي يواطئ اسمه اسمي. (رواه الإمام أحمد و أبوداود والترمذي) و عن أبي هريرة رضي الله عنه قال عن النبي ﷺ: قال لا تقوم الساعة حتى يملك رجل من أهل بيتي، يفتح القسطنطينية و جبل الديلم، و لو لم يبق إلا يوم لطول الله ذلك اليوم حتى يفتحها. (أخرجه الحافظ

أبوبكر البيهقي في البعث والنشور. و عن علي رضي الله عنه يقول: يسير المهدي حتى يترل بيت المقدس و تنقل إليه الخزائن و تدخل العرب والعجم و أهل الحرب والروم و غيرهم في طاعته. (نعيم بن حماد في كتاب اللفتن)

(182) عن محمد بن علي قال: إذا سمع العائذ الذي بمكة بالخسف خرج مع اثني عشر ألفا فيهم الأبدال حتى يترلوا إيلياء (أي القدس). (نعيم بن حماد في كتاب الفتن) و قال حدثني من سمع عليا رضي الله عنه يقول: يسير المهدي حتى يترل بيت المقدس و تنقل إليه الخزائن و تدخل العرب والعجم و أهل الحرب والروم وغيرهم في طاعته. (نعيم بن حماد في كتاب الفتن) و عن علي قال: المهدي مولده بالمدينة من أهل بيت النبي صلى الله عليه و سلم و اسمه اسمي و مهاجره بيت المقدس. (نعيم بن حماد في كتاب الفتن) و عن كعب الأحبار قال: لا تنقضي الأيام حتى يترل خليفة من قريش ببيت المقدس، يجمع فيها جميع قومه من قريش. (نعيم بن حماد في كتاب الفتن)

(183) عن عبد الله بن حوالة الأزدي رضي الله عنه قال: وَضَعَ رسولُ الله صلى الله عليه و سلم يده على رأسي (أو على هامتي) ثم قال: يا ابن حوالة! إذا رأيتَ الخلافةَ قد نزلت الأرضَ المقدسة فقد دنتِ الزلازلُ والبلابلُ والأمورُ العظامُ، والساعةُ يومئذ أقرب إلى الناس من يدي هذه من رأسك. (رواه الإمام أحمد و أبوداود)

(184) قال الله تعالى: فإذا جاء وعد الآخرة ليسوؤوا وجوهكم و ليدخلوا المسجد كما دخلوه أول مرة. الآية، المسجد هو بيت المقدس، قال ابن كثير في تفسير هذه الآية: (أي لهم خزي في الدنيا) و فسر هؤلاء الخزي من الدنيا بخروج المهدي، عند السدي و عكرمة و وائل بن داود. قال ابن جرير الطبري في تفسيره: في قوله تعالیٰ: لهم في الدنيا خزي و لهم في الآخرة عذاب عظيم، قال: أما خزيهم في الدنيا فإنه إذا قام المهدي و فتحت القسطنطينية قتلهم و أسرهم و سباهم كذلك الخزي.

(185) و عن كعب قال: يترل خليفة من بني هاشم بيت المقدس يملأ الأرض عدلا، يبني بيتَ المقدس بناءً لم يُبْنَ مثلُه. (نعيم بن حماد في كتاب الفتن)

(186) قَالَ أَبُو فِرَاسٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ: إِنَّكُمْ «سَتَغْزُونَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ ثَلَاثَ غَزَوَاتٍ، فَأَمَّا أَوَّلُ غَزْوَةٍ فَتَكُونُ بَلَاءً، وَأَمَّا الثَّانِيَةُ فَتَكُونُ صُلْحًا، حَتَّى يَبْنِيَ الْمُسْلِمُونَ فِيهَا مَسْجِدًا، وَيَغْزُونَ مِنْ وَرَاءِ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ، ثُمَّ يَرْجِعُونَ إِلَى الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ، وَأَمَّا الثَّالِثَةُ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ عَلَيْكُمْ بِالتَّكْبِيرِ، فَيَخْرَبُ ثُلُثُهَا، وَيَحْرِقُ اللَّهُ ثُلُثَهَا، وَتَقْسِمُونَ الثُّلُثَ الْبَاقِيَ كَيْلًا. (كتاب الفتن ١٣٥٣) و عن عبد الله بن بشر الخثعمي الغنوي عن أبيه رضي الله عنه أنه سمع النبي صلى الله عليه و سلم يقول: لَتُفتَحَنَّ القُسطنطينيةُ و لنعم الأمير أميرُها و لنعم الجيشُ ذلك الجيش. قال عبيد الله: فدعاني مسلمة بن عبد الملك فسألني عن هذا الجيش فحدثته، فغزا القسطنطينية. (رواه الإمام أحمد، والبزار، وابن خزيمة والطبراني و رواه الحاكم في مستدركه) و أخرج ابن ماجه و أبو نعيم عن أبي هريرة رضي الله عنه عن

النبي صلى الله عليه و سلم قال: لو لم يبق من الدنيا إلا يوم لطوله الله حتى يملك رجل من أهل بيتي، يفتح القسطنطينية و جبل الديلم. و عن أبي جعفر قال: فيفتح اللهُ للمهدي أرضَ الحجاز و يستخرِجُ من كان في السجن من بني هاشم و تنزل الرايات السود الكوفةَ فيَبعَثُ بالبيعةِ الى المهدي و يبعثُ المهدي جنودَه في الآفاق و يميت الجور و أهله و تستقيم له البلدان و يفتح الله على يديه القسطنطينيةَ. (نعيم بن حماد في كتاب الفتن) و عن أرطاة قال: على يدي ذلك الخليفة اليماني الذي تفتح القسطنطينية و رومية و على يديه يخرج الدجال و في زمانه ينزل عيسى بن مريم عليه السلام. (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن)

(187) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ؟ قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْزُوَهَا سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْحَاقَ فَإِذَا جَاؤُوهَا نَزَلُوا فَلَمْ يُقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا. قَالَ ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ الرَّاوِي: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ: الَّذِي فِي الْبَحْرِ يَقُولُونَ الثَّانِيَةَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ ثُمَّ يَقُولُونَ الثَّالِثَةَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُونَهَا فَيَغْنَمُونَ فَبَيْنَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْمَغَانِمَ إِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيخُ فَقَالَ: إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُونَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُونَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

(188) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَكُونُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَبَيْنَ الرُّومِ هُدْنَةٌ وَصُلْحٌ حَتَّى يُقَاتِلُوا مَعَهُمْ عَدُوًّا لَهُمْ، فَيُقَاسِمُونَهُمْ غَنَائِمَهُمْ، ثُمَّ إِنَّ الرُّومَ يَغْزُونَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَارِسَ فَيَقْتُلُونَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَيَسْبُونَ ذَرَارِيَّهُمْ فَتَقُولُ الرُّومُ: قَاسِمُونَا الْغَنَائِمَ كَمَا قَاسَمْنَاكُمْ، فَيُقَاسِمُونَهُمُ الْأَمْوَالَ وَذَرَارِيَّ الشِّرْكِ، فَتَقُولُ الرُّومُ: قَاسِمُونَا مَا أَصَبْتُمْ مِنْ ذَرَارِيِّكُمْ فَيَقُولُونَ: لَا نُقَاسِمُكُمْ ذَرَارِيَّ الْمُسْلِمِينَ أَبَدًا، فَيَقُولُونَ: غَدَرْتُمْ بِنَا، فَتَرْجِعُ الرُّومُ إِلَى صَاحِبِهِمْ بِالْقُسْطَنْطِينِيَّةِ، فَيَقُولُونَ: إِنَّ الْعَرَبَ غَدَرَتْ بِنَا، وَنَحْنُ أَكْثَرُ مِنْهُمْ عَدَدًا، وَأَتَمُّ مِنْهُمْ عُدَّةً، وَأَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً، فَأَمِدَّنَا نُقَاتِلْهُمْ، فَيَقُولُ: مَا كُنْتُ لِأَغْدِرَ بِهِمْ، قَدْ كَانَتْ لَهُمُ الْغَلَبَةُ فِي طُولِ الدَّهْرِ عَلَيْنَا، فَيَأْتُونَ صَاحِبَ رُومِيَّةَ فَيُخْبِرُونَهُ بِذَلِكَ، فَيُوَجِّهُ ثَمَانِينَ غَايَةً، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا فِي الْبَحْرِ، وَيَقُولُ لَهُمْ صَاحِبُهُمْ: إِذَا رَسَيْتُمْ بِسَوَاحِلِ الشَّامِ فَاحْرِقُوا الْمَرَاكِبَ لِتُقَاتِلُوا عَنْ أَنْفُسِكُمْ، فَيَفْعَلُونَ ذَلِكَ، وَيَأْخُذُونَ أَرْضَ الشَّامِ كُلَّهَا، بَرَّهَا وَبَحْرَهَا، مَا خَلَا مَدِينَةَ دِمَشْقَ، وَالْمُعْتِقَ، وَيُخْرِبُونَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ قَالَ: فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: وَكَمْ تَسَعُ دِمَشْقَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ؟ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَتَتَّسِعَنَّ عَلَى مَنْ يَأْتِيهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَمَا يَتَّسِعُ الرَّحِمُ عَلَى الْوَلَدِ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا الْمُعْتِقُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ؟ قَالَ: جَبَلٌ بِأَرْضِ الشَّامِ مِنْ حِمْصَ، عَلَى نَهَرٍ يُقَالُ لَهُ الْأَرْنَطُ، فَتَكُونُ ذَرَارِيُّ الْمُسْلِمِينَ فِي أَعْلَى الْمُعْتِقِ، وَالْمُسْلِمُونَ عَلَى نَهَرِ الْأَرْنَطِ، وَالْمُشْرِكُونَ خَلْفَ نَهَرِ الْأَرْنَطِ يُقَاتِلُونَهُمْ صَبَاحًا وَمَسَاءً، فَإِذَا أَبْصَرَ ذَلِكَ صَاحِبُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَجَّهَ فِي الْبَرِّ إِلَى قِنَّسْرِينَ سِتَّمِائَةِ أَلْفٍ حَتَّى تَجِيئَهُمْ مَادَّةُ الْيَمَنِ سَبْعِينَ

أَلْفًا، أَلَّفَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ بِالْإِيمَانِ، مَعَهُمْ أَرْبَعُونَ أَلْفًا مِنْ حِمْيَرَ، حَتَّى يَأْتُوا بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَيُقَاتِلُونَ الرُّومَ فَيَهْزِمُونَهُمْ، وَيُخْرِجُونَهُمْ مِنْ جُنْدٍ إِلَى جُنْدٍ، حَتَّى يَأْتُوا قِنَّسْرِينَ وَتَجِيئُهُمْ مَادَّةُ الْمَوَالِي قَالَ: قُلْتُ: وَمَا مَادَّةُ الْمَوَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: هُمْ عَتَاقَتُكُمْ، وَهُمْ مِنْكُمْ قَوْمٌ يَجِيئُونَ مِنْ قِبَلِ فَارِسَ، فَيَقُولُونَ: تَعَصَّبْتُمْ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ، لَا نَكُونُ مَعَ أَحَدٍ مِنَ الْفَرِيقَيْنِ، أَوْ تَجْتَمِعَ كَلِمَتُكُمْ، فَتُقَاتِلُ نِزَارٌ يَوْمًا، وَالْيَمَنُ يَوْمًا، وَالْمَوَالِي يَوْمًا، فَيُخْرِجُونَ الرُّومَ إِلَى الْعُمْقِ، وَيَنْزِلُ الْمُسْلِمُونَ عَلَى نَهَرٍ يُقَالُ لَهُ كَذَا وَكَذَا، يُغْزَى وَالْمُشْرِكُونَ عَلَى نَهَرٍ يُقَالُ لَهُ الرَّقِيَةُ، وَهُوَ النَّهَرُ الْأَسْوَدُ، فَيُقَاتِلُونَهُمْ فَيَرْفَعُ اللَّهُ تَعَالَى نَصْرَهُ عَنِ الْعَسْكَرَيْنِ، وَيُنْزِلُ صَبْرَهُ عَلَيْهِمَا، حَتَّى يُقْتَلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ الثُّلُثُ، وَيَفِرَّ ثُلُثٌ، وَيَبْقَى الثُّلُثُ، فَأَمَّا الثُّلُثُ الَّذِينَ يُقْتَلُونَ فَشَهِيدُهُمْ كَشَهِيدِ عَشَرَةٍ مِنْ شُهَدَاءِ بَدْرٍ، يَشْفَعُ الْوَاحِدُ مِنْ شُهَدَاءِ بَدْرٍ لِسَبْعِينَ، وَشَهِيدُ الْمَلَاحِمِ يَشْفَعُ لِسَبْعِمِائَةٍ، وَأَمَّا الثُّلُثُ الَّذِينَ يَفِرُّونَ فَإِنَّهُمْ يَفْتَرِقُونَ ثَلَاثَةَ أَثْلَاثٍ، ثُلُثٌ يَلْحَقُونَ بِالرُّومِ، وَيَقُولُونَ: لَوْ كَانَ لِلَّهِ بِهَذَا الدِّينِ مِنْ حَاجَةٍ لَنَصَرَهُمْ، وَهُمْ مُسْلِمَةُ الْعَرَبِ: بَهْرَاءُ وَتَنُوخُ وَطَيِّئٌ وَسُلَيْمٌ، وَثُلُثٌ يَقُولُونَ: مَنَازِلُ آبَائِنَا وَأَجْدَادِنَا خَيْرٌ، لَا تَنَالُنَا الرُّومُ أَبَدًا، مُرُّوا بِنَا إِلَى الْبَدْوِ، وَهُمُ الْأَعْرَابُ، وَثُلُثٌ يَقُولُونَ: إِنَّ كُلَّ شَيْءٍ كَاسْمِهِ، وَأَرْضُ الشَّامِ كَاسْمِهَا الشُّؤْمُ، فَسِيرُوا بِنَا إِلَى الْعِرَاقِ وَالْيَمَنِ وَالْحِجَازِ، حَيْثُ لَا نَخَافُ الرُّومَ ، وَأَمَّا الثُّلُثُ الْبَاقِي فَيَمْشِي بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ يَقُولُونَ: اللَّهَ اللَّهَ، دَعُوا عَنْكُمُ الْعَصَبِيَّةَ، وَلْتَجْتَمِعْ كَلِمَتُكُمْ وَقَاتِلُوا عَدُوَّكُمْ، فَإِنَّكُمْ لَنْ تُنْصَرُوا مَا تَعَصَّبْتُمْ، فَيَجْتَمِعُونَ جَمِيعًا وَيَتَبَايَعُونَ عَلَى أَنْ يُقَاتِلُوا حَتَّى يَلْحَقُوا بِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ قُتِلُوا، فَإِذَا أَبْصَرَ الرُّومُ إِلَى مَنْ قَدْ تَحَوَّلَ إِلَيْهِمْ، وَمَنْ قُتِلَ، وَرَأَوْا قِلَّةَ الْمُسْلِمِينَ، قَامَ رُومِيٌّ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ مَعَهُ بَنْدٌ فِي أَعْلَاهُ صَلِيبٌ، فَيُنَادِي: غَلَبَ الصَّلِيبُ، غَلَبَ الصَّلِيبُ، فَيَقُومُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ وَمَعَهُ بَنْدٌ فَيُنَادِي: بَلْ غَلَبَ أَنْصَارُ اللَّهِ، بَلْ غَلَبَ أَنْصَارُ اللَّهِ وَأَوْلِيَاؤُهُ، فَيَغْضَبُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْلِهِمْ: غَلَبَ الصَّلِيبُ، فَيَقُولُ: يَا جِبْرِيلُ، أَغِثْ عِبَادِي، فَيَنْزِلُ جِبْرِيلُ فِي مِائَةِ أَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَيَقُولُ: يَا مِيكَائِيلُ، أَغِثْ عِبَادِي، فَيَنْحَدِرُ مِيكَائِيلُ فِي مِائَتَيْ أَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، وَيَقُولُ: يَا إِسْرَافِيلُ، أَغِثْ عِبَادِي، فَيَنْحَدِرُ إِسْرَافِيلُ فِي ثَلَاثِمِائَةِ أَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، وَيُنْزِلُ اللَّهُ نَصْرَهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ، وَيُنْزِلُ بَأْسَهُ عَلَى الْكُفَّارِ، فَيُقْتَلُونَ وَيُهْزَمُونَ، وَيَسِيرُ الْمُسْلِمُونَ فِي أَرْضِ الرُّومِ حَتَّى يَأْتُوا عَمُّورِيَّةَ، وَعَلَى سُورِهَا خَلْقٌ كَثِيرٌ، يَقُولُونَ: مَا رَأَيْنَا شَيْئًا أَكْثَرَ مِنَ الرُّومِ، كَمْ قَتَلْنَا وَهَزَمْنَا وَمَا أَكْثَرَهُمْ فِي هَذِهِ الْمَدِينَةِ وَعَلَى سُورِهَا، فَيَقُولُونَ: أَمِّنُونَا عَلَى أَنْ نُؤَدِّيَ إِلَيْكُمُ الْجِزْيَةَ، فَيَأْخُذُونَ الْأَمَانَ لَهُمْ وَلِجَمِيعِ الرُّومِ عَلَى أَدَاءِ الْجِزْيَةِ، وَتَجْتَمِعُ إِلَيْهِمْ أَطْرَافُهُمْ، فَيَقُولُونَ: يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَالَفَكُمْ إِلَى دِيَارِكُمْ ، وَالْخَبَرُ بَاطِلٌ، فَمَنْ كَانَ فِيهِمْ مِنْكُمْ فَلَا يُلْقِيَنَّ شَيْئًا مِمَّا مَعَهُ، فَإِنَّهُ قُوَّةٌ لَكُمْ عَلَى مَا بَقِيَ، فَيَخْرُجُونَ فَيَجِدُونَ الْخَبَرَ بَاطِلًا، وَتَثِبُ الرُّومُ عَلَى مَا بَقِيَ فِي بِلَادِهِمْ مِنَ الْعَرَبِ فَيَقْتُلُونَهُمْ، حَتَّى لَا يَبْقَى بِأَرْضِ الرُّومِ عَرَبِيٌّ وَلَا عَرَبِيَّةٌ، وَلَا وَلَدُ عَرَبِيٍّ إِلَّا قُتِلَ، فَيَبْلُغُ ذَلِكَ الْمُسْلِمِينَ فَيَرْجِعُونَ غَضَبًا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَيَقْتُلُونَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَيَسْبُونَ الذَّرَارِيَّ، وَيَجْمَعُونَ الْأَمْوَالَ، لَا يَنْزِلُونَ عَلَى مَدِينَةٍ وَلَا حِصْنٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ حَتَّى يُفْتَحَ لَهُمْ،

وينزلون على الخليج، ويمدّ الخليج حتى يفيض، فيصبح أهل القسطنطينية يقولون: الصليب مدّ لنا بحرنا، والمسيح ناصرنا فيصبحون والخليج يابس، فتضرب فيه الأخبية، ويحسر البحر عن القسطنطينية، ويحيط المسلمون بمدينة الكفر ليلة الجمعة بالتحميد والتكبير والتهليل إلى الصباح، ليس فيهم نائم ولا جالس، فإذا طلع الفجر كبّر المسلمون تكبيرة واحدة، فيسقط ما بين البرجين، فتقول الروم: إنما كنا نقاتل العرب، فالآن نقاتل ربنا وقد هدم لهم مدينتنا وخربها لهم، فيمكثون بأيديهم، ويكيلون الذهب بالأترسة، ويقتسمون الذراري حتى يبلغ سهم الرجل منهم ثلاثمائة عذراء، ويتمتعوا بما في أيديهم ما شاء الله، ثم يخرج الدجال حقًا، ويفتح الله القسطنطينية على يد أقوام هم أولياء الله، يرفع الله عنهم الموت والمرض والسقم، حتى ينزل عليهم عيسى ابن مريم عليه السلام، فيقاتلون معه الدجال. (كتاب الفتن لنعيم بن حماد ١٢٥٢)

(189) عن كثير بن عبد الله رضي الله عنه، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقول: لا تذهب الدنيا يا علي بن أبي طالب قال علي: لبيك يا رسول الله، قال: اعلم أنكم ستقاتلون بني الأصفر أو يقاتلهم من بعدكم من المؤمنين، وتخرج إليهم روقة المؤمنين أهل الحجاز الذين يجاهدون في سبيل الله، لا تأخذهم في الله لومة لائم حتى يفتح الله عز وجل عليهم قسطنطينية، وورومية بالتسبيح والتكبير فينهدم حصنها فيصيبون نبلا عظيمًا لم يصيبوا مثله قط، حتى إنهم يقتسمون بالترس، ثم يصرخ صارخ: يا أهل الإسلام قد خرج المسيح الدجال في بلادكم وذراريكم، فينفض الناس عن المال، فمنهم الآخذ، ومنهم التارك، فالآخذ نادم، والتارك نادم، يقولون: من هذا الصائح؟ فلا يعلمون من هو، فيقولون: ابعثوا طليعة إلى لدّ، فإن يكن المسيح قد خرج فيأتونكم بعلمه، فيأتون فينظرون فلا يرون شيئًا، ويرون الناس شاكين، فيقولون: ما صرخ الصارخ إلا لنبأ فاعتزموا، ثم ارشدوا فيعتزمون أن نخرج بأجمعنا إلى لدّ، فإن يكن بها المسيح الدجال نقاتله حتى يحكم الله بيننا وبينه وهو خير الحاكمين، وإن يكن الأخرى فإنها بلادكم وعشائركم وعساكركم رجعتم إليها. (مستدرك حاكم ٨٤٨٨)

(190) عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لا تقوم الساعة حتى ينزل الروم بالأعماق، أو بدابق فيخرج إليهم جيش من المدينة من خيار أهل الأرض يومئذ، فإذا تصافوا قالت الروم: خلوا بيننا وبين الذين سبوا منا نقاتلهم. فيقول المسلمون: لا والله، لا نخلي بينكم وبين إخواننا. فيقاتلونهم، فينهزم ثلث لا يتوب الله عليهم أبدًا، ويقتل ثلثهم أفضل الشهداء عند الله، ويفتتح الثلث لا يفتنون أبدًا، فيفتتحون قسطنطينية، فبينما هم يقتسمون الغنائم قد علقوا سيوفهم بالزيتون، إذ صاح فيهم الشيطان: إن المسيح قد خلفكم في أهليكم، فيخرجون وذلك باطل، فإذا جاؤوا الشأم خرج، فبينما هم يعدون للقتال يسوون الصفوف، إذ أقيمت الصلاة فينزل عيسى ابن مريم صلى الله عليه وسلم، فأمهم فإذا رآه عدو الله ذاب كما يذوب الملح في الماء، فلو تركه لانذاب

حَتَّى يَهْلِكَ، وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ اللهُ بِيَدِه، فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِه. (صحيح مسلم) و عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: يَفْتَتِحُونَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ، فَيَأْتِيهِمْ خَبَرُ الدَّجَّالِ، فَيَخْرُجُونَ إِلَى الشَّامِ، فَيَجِدُونَهُ لَمْ يَخْرُجْ، ثُمَّ قَلَّمَا يَلْبَثُ حَتَّى يَخْرُجَ. (الفتن)

(191) و عن عمير بن مالك قال كنا عند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنه بالإسكندرية يوما فذكروا فتح القسطنطينية و رومية، فقال بعضُ القوم: تُفتَح القسطنطينية قبل رومية، و قال بعضهم تفتح رومية قبل قسطنطينية، فدعا عبد الله بن عمرو بصندوق له فيه كتاب، فقال: تفتح القسطنطينية قبل رومية، ثم تغزون رومية بعد القسطنطينية فتفتحونها، و إلا فأنا عبد الله من الكاذبين، يقولها ثلاث مرات. (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن) عَنْ أَبِي قَبِيلٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: تَذَاكَرْنَا فَتْحَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَالرُّومِيَّةِ، فَدَعَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بِصُنْدُوقٍ فَفَتَحَهُ، فَقَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكْتُبُ، فَقَالَ رَجُلٌ: أَيُّ الْمَدِينَتَيْنِ تُفْتَحُ قَبْلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: مَدِينَةُ هِرَقْلَ يُرِيدُ مَدِينَةَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ، هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ.

(192) و عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنه قال: يخرج الدجال بعد فتح القسطنطينية قبل نزول عيسى ابن مريم ببيت المقدس. (نعيم بن حماد في كتاب الفتن) عن معاذ بن جبل قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: عمران بيت المقدس خراب يثرب، وخراب يثرب خروج الملحمة، وخروج الملحمة فتح القسطنطينية، (وفتح القسطنطينية) خروج الدجال، ثم يضرب بيده على فخذ الذي حدثه أو منكبيه ثم قال: "إن هذا (هو) الحق كما أنك هاهنا، أو كما أنت قاعد يعني معاذاً. (أخرجه أحمد و أبوداود والطبراني)

(193) قال ابن كثير فيي النهاية: (و هو رجل من بني آدم، خلقه الله تعالیٰ ليكون محنة للناس في آخر الزمان، فيضل به كثيرا و يهدي به كثيرا و ما يضل به إلا الفاسقين)

(194) روى الحافظ أحمد بن علي الآبار في تاريخه من طريق مجالد عن الشعبي: أنه قال: كنية الدجال أبو يوسف.

(195) عن كعب قال: مولد الدجال بقرية من قرى مصر يقال لها قوص، و هي بسرى. (نعيم بن حماد في كتاب الفتن)

(196) عن عمران بن حصين رضي الله عنهما قال قال رسول الله ﷺ: لقد أكل الطعام و مشى في الأسواق (يعني الدجال). (رواه الإمام أحمد والطبراني) و عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أنه سمع رسول الله ﷺ يقول: ألا إن كل نبي قد أنذر أمته الدجال و إنه يومه هذا قد أكل الطعام. (رواه الحاكم فيي مستدركه)

(197) الدجال ليس هو إنسانا و إنما هو شيطان موثق بسبعين حلقة في بعض جزائر اليمن، لا يعلم من أوثقه سليمان النبي أو غيره. نعيم بن حماد في كتاب الفتن)

(198) عن عمران بن حصين رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ: لقد أكل الطعام و مشى في الأسواق (يعني الدجال). رواه الإمام أحمد والطبراني والآجري في كتاب الشريعة. و عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أنه سمع رسولَ الله ﷺ يقول: ألا إن كل نبي قد أنذر أمته الدجال، و إنه يومه هذا قد أكل الطعام. (رواه الحاكم في مستدركه) و عن عبد اللّٰه بن سراقة عن أبي عبيدة قال: سمعت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يقول: إنه لم يكن نبي بعد نوح إلا وقد أنذر قومه الدجال وإني أنذركموه، وصفه لنا رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم وقال: سيدركه بعض من رآني، أو سمع كلامي، قالوا: يا رسول اللّٰه، كيف قلوبنا يومئذ؟ أمثلها اليوم؟ قال: أو (خيرًا. (أخرجه أحمد و أبوداود والترمذي والحاكم)

(199) عن نافع قال عبد الله رضي الله عنه: ذكر النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ ظهري الناس المسيح

الدجال، فقال: إن الله ليس بأعور، ألا إن الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عنبة طافية، وأراني الليلة عند الكعبة في المنام، فإذا رجل آدم، كأحسن ما يرى من أدم الرجال تضرب لمته بين منكبيه، رجل الشعر، يقطر رأسه ماء، واضعا يديه على منكبي رجلين وهو يطوف بالبيت، فقلت: من هذا؟ فقالوا: هذا المسيح بن مريم، ثم رأيت رجلا وراءه جعدا قططا، أعور العين اليمنى، كأشبه من رأيت بابن قطن، واضعا يديه على منكبي رجل يطوف بالبيت، فقلت: من هذا؟ قالوا: المسيح الدجال. (رواه البخاري)

(200) عن حذيفة بن أسيد رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: بين يدي الساعة عشر آيات، كانظم في الخيط، إذا سقط منها واحدة توالت، خروج الدجال و نزول عيسى بن مريم و فتح يأجوج و مأجوج والدابة و طلوع الشمس من مغربها و ذلك حين لا ينفع نفسا إيمانها. رواه ابن عساكر في تاريخه. و قد حكى البيهقي عن الحاكم أنه قال: أول الآيات ظهورا خروج الدجال ثم نزول عيسى بن مريم ثم فتح يأجوج و مأجوج ثم خروج الدابة ثم طلوع الشمس من مغربها.

(201) روى الطبراني: بين يدي الساعة الدجال و بين يدي الدجال كذابون ثلاثون أو أكثر، قلنا ما آيتهم؟ قال أن يأتوكم بسنة لم تكونوا عليها يغيرون بها سنتكم و دينكم، فإذا رأيتموهم فاجتنبوهم و عادوهم.

(202) و عن سمرة بن جندب رضي الله عنه أن رسول الله قالﷺ في خطبته بعد صلوة الكسوف: و إنه والله لا تقوم الساعة حتى يخرج ثلاثون كذابا آخرهم الأعور الدجال ..... (فذكر الحديث في شأن الدجال و نزول عيسى و إهلاك الدجال و جنوده) ثم قال: و لن يكون ذلك كذلك حتى تروا

أمورا عظاما يتفاقم شأنها في أنفسكم و تساءلون بينكم: هل كان نبيكم ذكر لكم منها ذكرا؟ حتى تزول الجبال عن مراتبها. رواه الإمام أحمد والطبراني وابن حبان في صحيحه والحاكم في مستدركه.

(203) عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ: إن أمام الدجال سنين خداعة يكَذَّبُ فيها الصادق و يُصَدَّقُ فيها الكاذب و يُخَوَّنُ فيها الأمين و يُؤتَمَنُ فيها الخائنُ و يَتَكَلَّمُ فيها الرُّوَيبِضَةُ، قيل و ما الرويبضة؟ قال الفُوَيسِقُ يَتَكَلَّمُ في أمر العامة. (رواه الإمام أحمد) و عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم سيأتي على الناس سنوات خداعات يُصَدَّقُ فيها الكاذب و يُكَذَّبُ فيها الصادق، و يُؤتمن فيها الخائن و يُخَوَّنُ فيها الأمين و ينطق فيها الرويبضة، قيل يا رسول الله! و ما الرويبضة؟ قال: الرجل التافه يتكلم في أمر العامة. (رواه الإمام أحمد وابن ماجه والحاكم في مستدركه) و في رواية لأحمد والحاكم: قيل يا رسولَ الله! و ما الرويبضة؟ قال: السفيه يتكلم في أمر العامة. و في رواية للحاكم قال: و تشيع فيها الفاحشة. و قد رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن، و لفظه: تكون قبل خروج المسيح الدجال سنوات خداعة، يُكَذَّب فيها الصادق و يصَدق فيها الكاذب و يؤتمن فيها الخائن و يخون فيها الأمين و يتكلم الرويبضة، قيل و ما الرويبضة؟ قال: الوضيع من الناس.

(204) عن علي ابن أبي طالب رضي الله عنه أنه قال: ستكون فتنة يحصل الناس منها كما يحصل الذهب في المعدن، فلا تسبوا أهل الشام و سبو ظلمتهم فإن فيهم الأبدال و سيرسل الله إليهم سيبا من السماء فيغرقهم حتى لو قاتلَتْهم الثعالب غَلَبَتْهم، ثم يبعثُ الله عند ذلك رجلا من عترة الرسول في اثني عشر ألفا إن قلوا أو خمسة عشر ألفا إن كثروا، أمارتهم (أو علامتهم) : أَمِتْ أَمِتْ، على ثلاث رايات، يقاتلهم أهل سبع رايات، ليس من صاحب راية إلا و هو يطمع بالملك، فيقتتلون و يهزمون، ثم يظهر الهاشمي فيرد الله إلى الناس ألفتهم و نعمتهم، فيكونون على ذلك حتى يخرج الدجال. رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن والحاكم في مستدركه. و عن أرطاة قال: يخْرُجُ رجل من أهل بيت النبي صلى الله عليه و سلم مهدِيٌّ حسن السيرة يفتَحُ مدينة قيصر و هو آخر أمير من أمة محمد صلى الله عليه و سلم، ثم يخرج في زمانه الدجال و ينزل في زمانه عيسى بن مريم عليه السلام. (نعيم بن حماد في كتاب الفتن)

(205) عَنْ حُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى، جُفَالُ الشَّعْرِ، مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ، فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ. (الفتن لنعيم بن حماد ١٥٣٢). و عن ابن عمر أن رسول اللَّه صلى اللَّه عليه وسلم ذكر المسيح بين ظهراني الناس وقال: إن اللَّه ليس بأعور، وإن المسيح الدجال أعور (العين) اليمنى كأن عينه عنبة طافية. (صحيح البخاري و مسلم)

(206) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الدَّجَّالُ أَعْوَرُ عَيْنِ الشِّمَالِ، بَيْنَ جَبِينَهُ مَكْتُوبٌ: كَافِرٌ، وَعَلَى عَيْنِهِ ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ، قَالَ سَهْلٌ: هُوَ: ك ف ر، وَالْكَافُ وَالْفَاءُ وَالرَّاءُ مُلْتَزِقٌ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ كَالْكِتَابَةِ. (أخرجه نعيم بن حماد فى الفتن أحمد ومسلم)

(207) عن أنس أن النبي صلى اللّٰه عليه وسلم قال: الدجال أعور العين اليمنى، عليها ظفرة، مكتوب بين عينيه: كافر. (أخرجه أحمد و أبويعلى والبغوي و أصله عند البخاري و مسلم) و عَنْ عُبَيْدِ يَعْنِي ابْنَ عُمَيْرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ وَإِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَأُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٌ وَغَيْرُ كَاتِبٍ. (أخرجه عبد الله بن أحمد في السنة) أخبرني بَعْضُ، أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ لِلنَّاسِ وَهُوَ يُحَذِّرُهُمْ فِتْنَتَهُ: تَعْلَمُوا أَنَّهُ لَنْ يَرَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رَبَّهُ حَتَّى يَمُوتَ، وَأَنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، يَقْرَأُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَرِهَ عَمَلَهُ. (الفتن)

(208) عن ابن عباس عن النبي صلى اللّٰه عليه وسلم قال: إن الدجال أعور جعد هجان أقمر كأن رأسه غصنة شجرة، أشبه الناس بعبد العزى بن قطن، فأما (هلك) الهلك فإنه أعور، وإن اللّٰه ليس بأعور. (أخرجه أحمد وابن حبان و الطبراني والطيالسي)

(209) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي قَدْ» حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوا، إِنَّ مَسِيحَ الدَّجَّالِ رَجُلٌ قَصِيرٌ، أَفْحَجُ، جَعْدٌ، أَعْوَرُ، مَطْمُوسُ الْعَيْنِ، لَيْسَتْ بِنَاتِئَةٍ وَلَا حَجْرَاءَ، فَإِنِ الْتَبَسَ عَلَيْكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، وَإِنَّكُمْ لَنْ تَرَوْا رَبَّكُمْ حَتَّى تَمُوتُوا. (الفتن)

(210) و عن عقبة بن عامر رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ: ثلاث من نجا منها فقد نجا، من نجا عند موتي فقد نجا، و من نجا عند قتل خليفة يُقتَل مظلوما و هو مصطبر يُعطي الحق من نفسه فقد نجا، و من نجا من فتنة الدجال فقد نجا. (رواه الطبراني) قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: ما بين خلق آدم إلى أن تقوم الساعة فتنة أكبر من فتنة الدجال. (أخرجه أحمد و مسلم)

(211) عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ الدَّجَّالُ عِنْدَ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا. (الفتن)

(212) روى ابن أبي شيبة عن أبي الزاهرية مرسلا و لفظه: قال: معقل المسلمين من الملاحم دمشق، و معقلهم من الدجال بيت المقدس و معقلهم من يأجوج و مأجوج الطور.

(213) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الدَّجَّالُ لَا يَبْقَى مِنَ الْأَرْضِ شَيْءٌ إِلَّا وَطِئَهُ وَغَلَبَ عَلَيْهِ، إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ، فَإِنَّهُ لَا يَأْتِيهَا مِنْ نَقْبٍ مِنْ أَنْقَابِهَا إِلَّا لَقِيَهُ مَلَكٌ مُصْلِتًا بِسَيْفِهِ، حَتَّى يَنْزِلَ عِنْدَ الظَّرْبِ الْأَحْمَرِ، عِنْدَ مُنْقَطَعِ السَّبَخَةِ عِنْدَ مُجْتَمَعِ السُّيُولِ، ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، لَا يَبْقَى مُنَافِقٌ وَلَا مُنَافِقَةٌ إِلَّا خَرَجَ إِلَيْهِ، فَتَنْفِي الْمَدِينَةُ يَوْمَئِذٍ الْخَبَثَ مِنْهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ، وَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي يُدْعَى: يَوْمَ الْخَلَاصِ فَقَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ: فَأَيْنَ الْمُسْلِمُونَ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، يَخْرُجُ فَيُحَاصِرُهُمْ حَتَّى يَبْلُغَهُ نُزُولُ عِيسَى فَيَهْرُبُ.

(كتاب الفتن لنعيم بن حماد) قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم لا يدخل المدينة رعب المسيح الدجال، لها يومئذ سبعة أبواب، لكل باب ملكان. (بخاري و احمد)

(214) وإنه لا يقرب أربعة مساجد: مسجد الحرام، ومسجد الرسول، و (مسجد) المقدس والطور، وما شبه عليكم من الأشياء فإن اللّٰه ليس بأعور مرتين. (أخرجه أحمد والطحاوي وابن ابي شيبة)

(215) عن عمران بن حصين قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: من سمع منكم بخروج الدجال فلينأ عنه ما استطاع، فإن الرجل يأتيه وهو يحسب أنه مؤمن، فما يزال به حتى يتبعه مما يرى من الشبهات. (أخرجه أحمد و أبوداود والبزار والحاكم والطبراني)

(216) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ أَكْثَرَ خُطْبَتِهِ مَا يُحَدِّثُنَا عَنِ الدَّجَّالِ يُحَذِّرُنَاهُ، وَكَانَ مِنْ قَوْلِهِ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهَا لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ أَعْظَمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا حَذَّرَ أُمَّتَهُ، وَأَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ، وَهُوَ خَارِجٌ فِيكُمْ لَا مَحَالَةَ، فَإِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُ كُلِّ مُسْلِمٍ، وَإِنْ يَخْرُجْ بَعْدِي فَكُلُّ امْرِئٍ حَجِيجُ نَفْسِهِ، وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَتْفُلْ فِي وَجْهِهِ، وَلْيَقْرَأْ بِفَوَاتِحِ سُورَةِ الْكَهْفِ. (الفتن لنعيم بن حماد، سنن ابن ماجه، والطبراني في الأحاديث الطوال)

(217) عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى اللّٰه عليه وسلم أنه قال: أنا أختم ألف نبي أو أكثر، ما بعث اللّٰه من نبي إلى قومه إلا حذرهم الدجال، وإنه قد بين لي ما لم يبين لأحد قبلي، أنه أعور وإن اللّٰه ليس بأعور، وإنه أعور عين اليمنى، لا حدقة له، جاحظة؛ والأخرى كأنها كوكب دري، و إنه يتبعه من كل قوم يدعونه بلسانهم إليها. (أخرجه أحمد والحاكم وابن أبي شيبه)

(218) عن حذيفة عن النبي صلى اللّٰه عليه وسلم قال: لأنا أعلم بما مع الدجال من الدجال، أن معه نارا تحرق ونهر ماء بارد فمن أدركه منكم فلا يهلكن به فليغمض عينيه، وليقع في الذي يرى أنه نار فإنه نهر ماء بارد. (أخرجه أحمد و أبوداود والطبراني وابن أبي شيبة)

(219) ثُمَّ يَأْتِي الْمَشْرِقَ فَيَظْهَرُ وَيَعْدِلُ، ثُمَّ يُعْطَى الْخِلَافَةَ، فَيُسْتَخْلَفُ، وَذَلِكَ عِنْدَ خُرُوجِ الْمَسِيحِ، وَيُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ، حَتَّى يَتَعَجَّبَ النَّاسُ، ثُمَّ يُظْهِرُ السِّحْرَ، وَيَدَّعِي النُّبُوَّةَ. (الفتن لنعيم بن حماد ١٥٢٦)

(220) وعن أسماء بنت يزيد رضي الله عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : إنَّ قبل خروج الدجَّال ثلاث سنين، أول سنة تُمسك السماء ثلث قطرها، والأرض ثُلث نباتها والسَّنة الثانية تُمسك السماء ثلثي قطرها، وتُمسك الأرض ثُلثي نباتها، والسَّنة الثالثة تُمسك السَّماء ما فيها والأرض ما فيها، ويُهلك كلّ ذات ضرس وظلف. (أخرجه أحمد و عبد الرزاق) و عَنْ أَرْطَاةَ، قَالَ: تُفْتَحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةُ، ثُمَّ يَأْتِيهِمُ الْخَبَرُ بِخُرُوجِ الدَّجَّالِ فَيَكُونُ بَاطِلًا، ثُمَّ يُقِيمُونَ ثَلَاثَ سَبْعٍ سَابُوعًا، فَتُمْسِكُ

السَّمَاءُ فِي تِلْكَ السَّنَةِ ثُلُثَ قَطْرِهَا، وَفِي السَّنَةِ الثَّانِيَةِ ثُلُثَيْهَا، وَفِي السَّنَةِ الثَّالِثَةِ تُمْسِكُ قَطْرَهَا أَجْمَعَ، فَلَا يَبْقَى ذُو ظُفُرٍ وَلَا نَابٍ إِلَّا هَلَكَ، وَيَقَعُ الْجُوعُ فَيَمُوتُونَ. (الفتن لنعيم بن حماد)

(221) عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ الْغَسَّانِيِّ حَدَّثَنِي الْهَيْثَمُ بْنُ مَالِكٍ الطَّائِيُّ رَفَعَ الْحَدِيثَ قَالَ: يَلِي الدَّجَّالُ بِالْعِرَاقِ سَنَتَيْنِ، يُحْمَدُ فِيهَا عَدْلُهُ، وَتَشْرَئِبُّ النَّاسُ إِلَيْهِ، فَيَصْعَدُ يَوْمًا الْمِنْبَرَ فَيَخْطُبُ بِهَا، ثُمَّ يُقْبِلُ عَلَيْهِمْ فَيَقُولُ لَهُمْ: مَا آنَ لَكُمْ أَنْ تَعْرِفُوا رَبَّكُمْ؟ فَيَقُولُ لَهُ قَائِلٌ: وَمَنْ رَبُّنَا؟ فَيَقُولُ: أَنَا فَيُنْكِرُ مُنْكِرٌ مِنَ النَّاسِ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ قَوْلَهُ، فَيَأْخُذُهُ فَيَقْتُلُهُ، وَيَنْزِلُ عَلَيْهِ مَلَكَانِ مِنَ السَّمَاءِ، فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا لَهُ، حِينَ يَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ،: كَذَبَ، وَيَقُولُ لَهُ صَاحِبُهُ: صَدَقَ، مُصَدِّقًا لِصَاحِبِهِ، فَمَنْ أَرَادَ اللَّهُ بِهِ الْهُدَى ثَبَّتَهُ، وَعَلِمَ أَنَّ الْمَلَكَ إِنَّمَا يُصَدِّقُ صَاحِبَهُ، وَمَنْ أَرَادَ اللَّهُ ضَلَالَتَهُ شُبِّهَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: إِنَّ الْمَلَكَ حِينَ يُصَدِّقُ صَاحِبَهُ إِنَّمَا يُصَدِّقُ الدَّجَّالَ تَرْتِيبًا لِضَلَالَتِهِ، ثُمَّ يَسِيرُ الدَّجَّالُ، فَمَنْ أَجَابَهُ أَمَرَ السَّمَاءَ فَأَمْطَرَتْهُمْ، وَمَنْ خَالَفَهُ أَصْبَحُوا وَقَدْ تَبِعَتْ أَمْوَالُهُمْ كُلُّهَا الدَّجَّالَ، وَجُلُّ تَبَعِهِ الْيَهُودُ وَالْأَعْرَابُ، وَيُقَتِّرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، وَيُضَيِّقُ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَبْلُغَهُمُ الْجَهْدُ، وَحَتَّى أَنَّ أَهْلَ الْبَيْتِ لَهُمُ الْعَدَدُ تُعَشِّيهِمُ الْعَنْزُ الْوَاحِدَةُ. (كتاب الفتن لنعيم بن حماد ١٥٢٢)

(222) عن أبي بكر رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: الدجال يخرج من خراسان. (أخرجه أحمد والترمذي وابن ماجه والحاكم)

(223) وأيم الله! لا يخرج حتى يكون خروجهُ أحبَ إلى المرء المسلم من (برد) الشراب على الظماء. (مصنف ابن أبي شيبة)

(224) ومعه سبعون ألفا عليهم السيجان، فأكثر (أتباعه اليهود والنساء. (مصنف ابن أبي شيبة)

(225) عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَدُوُّ اللَّهِ وَمَعَهُ جُنُودٌ مِنَ الْيَهُودِ وَأَصْنَافُ النَّاسِ. (كتاب الفتن لنعيم بن حماد)

(226) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: إِنَّ مِنْ أَشَدِّ فِتْنَتِهِ أَنَّهُ يَأْتِي الْأَعْرَابِيَّ فَيَقُولُ: أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْيَيْتَ إِبِلَكَ، أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَنِّي رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَمَثَّلُ لَهُ الشَّيَاطِينُ نَحْوَ إِبِلِهِ كَأَحْسَنِ مَا تَكُونُ ضُرُوعًا، وَأَعْظَمِهِ أَسْنِمَةً، وَيَأْتِي الرَّجُلَ وَقَدْ مَاتَ أَبُوهُ، وَمَاتَ أَخُوهُ، فَيَقُولُ: أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْيَيْتُ لَكَ أَبَاكَ وَأَخَاكَ، أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَنِّي رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: بَلَى، فَتَمَثَّلُ لَهُ الشَّيَاطِينُ نَحْوَ أَبِيهِ وَأَخِيهِ، ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ، ثُمَّ رَجَعَ وَالْقَوْمُ فِي اهْتِمَامٍ وَغَمٍّ بِمَا حَدَّثَهُمْ، قَالَ: فَأَخَذَ بِلَحْمَتَيِ الْبَابِ وَقَالَ: «مَهْيَمْ أَسْمَاءُ» فَقَالَتْ أَسْمَاءُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَقَدْ خَلَعْتَ أَفْئِدَتَنَا بِذِكْرِ الدَّجَّالِ، فَقَالَ: إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ حَيٌّ فَأَنَا حَجِيجُهُ، وَإِلَّا فَإِنَّ رَبِّي خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ، فَقَالَتْ أَسْمَاءُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَاللَّهِ إِنَّا لَنَعْجِنُ عَجِينَنَا فَمَا نَخْبِزُهُ حَتَّى نَجُوعَ، فَكَيْفَ بِالْمُؤْمِنِينَ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «يَجْزِيهِمْ مَا يَجْزِي أَهْلَ السَّمَاءِ التَّسْبِيحُ وَالتَّقْدِيسُ. (كتاب الفتن ١٥١٤)

(227) فَقَالَتْ أَسْمَاءُ: يَا رَسُولَ اللَّه، وَاللَّه إِنَّا لَنَعجن عَجيننا فَما نَخبزه حَتَّى نَجُوعَ، فَكَيْفَ بِالْمُؤْمِنِينَ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: يَجْزِيهِمْ مَا يَجْزِي أَهْلَ السَّمَاءِ التَّسْبِيحُ وَالتَّقْدِيسُ. (كتاب الفتن ١٥١٤) و عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «طَعَامُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَئِذٍ التَّسْبِيحُ وَالتَّهْلِيلُ وَالتَّحْمِيدُ. (الفتن لنعيم بن حماد ١٥٢٨)

(228) وَالْقُوَّةُ عَلَيْهِ يَوْمَئِذٍ بِالْقُرْآنِ، فَإِنَّ شَأْنَهُ بَلَاءٌ شَدِيدٌ. (الفتن لنعيم بن حماد ١٥١٨)

(229) عن كعب قال....: وَالْهَرَبُ عَنْهُ خَيْرٌ مِنَ الْمَقَامِ بَيْنَ يَدَيْهِ، لِلْمُتَكَلِّمِ يَوْمَئِذٍ بِكَلِمَةٍ يُخْلِصُ بِهَا مِنَ الْأَجْرِ كَعَدَدِ رَمْلِ الدُّنْيَا، وَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْكُفْرِ، فَمَنْ قُتِلَ مِنْهُمْ أَضَاءَتْ قُبُورُهُمْ فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ وَاللَّيْلِ الدَّامِسِ قَالَ كَعْبٌ: فَإِذَا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ قَتْلَهُ، وَلَا أَصْحَابَهُ ، سَارُوا غَرْبِيَّ الْأُرْدُنِّ الَّتِي بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَيُبَارِكُ لَهُمْ فِي ثَمَرِهَا، وَيَشْبَعُ الْآكِلُ مِنَ الشَّيْءِ الْيَسِيرِ لِعَظِيمِ بَرَكَتِهَا، وَيَشْبَعُونَ فِيهَا مِنَ الْخُبْزِ وَالزَّيْتِ. (الفتن لنعيم بن حماد ١٥٢٦)

(230) عن عبد الله رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه و سلم قال: .... يَقُولُ: أَنَا رَبُّ الْعَالَمِينَ، وَهَذِهِ الشَّمْسُ تَجْرِي بِإِذْنِي، فَتُرِيدُونَ أَنْ أَحْبِسَهَا؟ فَيَحْبِسُ الشَّمْسَ حَتَّى يَجْعَلَ الْيَوْمَ كَالشَّهْرِ وَالْجُمُعَةِ، وَيَقُولُ: أَتُرِيدُونَ أَنْ أُسَيِّرَهَا لَكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيَجْعَلُ الْيَوْمَ كَالسَّاعَةِ. (الفتن لنعيم بن حماد ١٥٢٧) و عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَيَّامُ الدَّجَّالِ أَرْبَعُونَ يَوْمًا، فَيَوْمٌ كَالسَّنَةِ، وَيَوْمٌ دُونَ ذَلِكَ، وَيَوْمٌ كَالشَّهْرِ، وَيَوْمٌ دُونَ ذَلِكَ، وَيَوْمٌ كَالْجُمُعَةِ، وَيَوْمٌ دُونَ ذَلِكَ، وَيَوْمٌ كَالْأَيَّامِ، وَيَوْمٌ دُونَ ذَلِكَ، وَآخِرُ أَيَّامِهِ كَالشَّرَرَةِ فِي الْجَرِيدَةِ، فَيُصْبِحُ الرَّجُلُ بِبَابِ الْمَدِينَةِ فَلَا يَبْلُغُ بَابَهَا الْآخَرَ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَكَيْفَ نُصَلِّي فِي تِلْكَ الْأَيَّامِ الْقِصَارِ؟ قَالَ: تُقَدِّرُونَ كَمَا تُقَدِّرُونَ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ الطِّوَالِ ثُمَّ تُصَلُّونَ. (الفتن لنعيم بن حماد ١٥٥٤)

(231) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ، فَقَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ: فَأَيْنَ الْمُسْلِمُونَ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، يَخْرُجُ حَتَّى يُحَاصِرَهُمْ وَإِمَامُ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ صَالِحٌ، فَيُقَالُ: صَلِّ الصُّبْحَ، فَإِذَا كَبَّرَ وَدَخَلَ فِيهَا نَزَلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَإِذَا رَآهُ ذَلِكَ الرَّجُلُ عَرَفَهُ، فَرَجَعَ يَمْشِي الْقَهْقَرَى، فَيَتَقَدَّمُ عِيسَى فَيَضَعُ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُ: صَلِّ، فَإِنَّمَا أُقِيمَتْ لَكَ الصَّلَاةُ، فَيُصَلِّي عِيسَى وَرَاءَهُ، ثُمَّ يَقُولُ: افْتَحُوا الْبَابَ، فَيَفْتَحُونَ الْبَابَ، وَمَعَ الدَّجَّالِ يَوْمَئِذٍ سَبْعُونَ أَلْفًا يَهُودَ، كُلُّهُمْ ذُو سَاجٍ وَسَيْفٍ مُحَلًّى، فَإِذَا نَظَرَ إِلَى عِيسَى ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الرَّصَاصُ، وَكَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، ثُمَّ يَخْرُجُ هَارِبًا، فَيَقُولُ عِيسَى: إِنَّ لِي فِيكَ ضَرْبَةً لَنْ تَفُوتَنِي بِهَا، فَيُدْرِكُهُ فَيَقْتُلُهُ، فَلَا يَبْقَى شَيْءٌ مِمَّا خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى يَتَوَارَى بِهِ يَهُودِيٌّ إِلَّا أَنْطَقَهُ اللَّهُ، لَا حَجَرٌ، وَلَا شَجَرٌ، وَلَا دَابَّةٌ إِلَّا قَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ الْمُسْلِمَ، هَذَا يَهُودِيٌّ فَاقْتُلْهُ، إِلَّا الْغَرْقَدُ، فَإِنَّهَا مِنْ شَجَرِهِمْ، فَلَا تَنْطِقُ، وَيَكُونُ عِيسَى فِي أُمَّتِي حَكَمًا عَدْلًا، وَإِمَامًا مُقْسِطًا، يَدُقُّ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ،

وَيضَعُ الْجزيَةَ، وَيترُكُ الصَّدَقَةَ، ولَا يُسعَى عَلَى شَاةٍ، وَتُرفَعُ الشَّحنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ، وَتُنزَعُ حُمَةُ كُلِّ دَابَّةٍ، حَتَّى يُدخِلَ الْوَلِيدُ يَدَهُ فِي الْحَنَشِ فَلَا يَضُرَّهُ، وَتَلْقَى الْوَلِيدَةُ الْأَسَدَ فَلَا يَضُرَّهَا، وَيَكُونُ فِي الْإِبِلِ كَأَنَّهُ كَلْبُهَا، وَالذِّئْبُ فِي الْغَنَمِ كَأَنَّهُ كَلْبُهَا، وَتُمْلَأُ الْأَرْضُ مِنَ الْإِسْلَامِ، وَيُسلَبُ الْكُفَّارُ مُلْكَهُمْ، فَلَا يَكُونُ مُلْكٌ إِلَّا الْإِسْلَامُ، وَتَكُونُ الْأَرْضُ كَفَاثُورَةِ الْفِضَّةِ، فَتُنبِتُ نَبَاتَهَا كَمَا كَانَتْ عَلَى عَهْدِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، يَجْتَمِعُ النَّفَرُ عَلَى الْقِطْفِ فَيُشبِعُهُمْ، وَيَجْتَمِعُ النَّفَرُ عَلَى الرُّمَّانَةِ، وَيَكُونُ الثَّوْرُ بِكَذَا وَكَذَا مِنَ الْمَالِ، وَتَكُونُ الْفَرَسُ بِالدُّرَيْهِمَاتِ . (الفتن)

(232) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِذَا نَزَلَ عِيسَى بَيْتَ الْمَقْدِسِ وَقَدْ حَاصَرَ الدَّجَّالُ النَّاسَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ مَشَى إِلَيْهِ بَعْدَمَا يُصَلِّي الْغَدَاةَ، يَمْشِي إِلَيْهِ وَهُوَ فِي آخِرِ رَمَقٍ فَيَضْرِبُهُ فَيَقْتُلُهُ. الفتن لنعيم بن حماد ١٥٦٣) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُدْرِكُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ بَعْدَ مَا يَهْرُبُ مِنْهُ، فَإِذَا بَلَغَهُ نُزُولُهُ فَيُدْرِكُهُ عِنْدَ بَابِ لُدٍّ الشَّرْقِيِّ فَيَقْتُلُهُ. (الفتن لنعيم بن حماد ١٥٦٢) عن مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدٍّ. (أخرجه الترمذي) عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «يَنزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الَّتِي عِنْدَ بَابِ دِمَشْقَ الشَّرْقِيِّ، وَهُوَ شَابٌّ أَحْمَرُ، مَعَهُ مَلَكَانِ، قَدْ لَزِمَ مَنَاكِبَهُمَا، لَا يَجِدُ نَفَسَهُ وَلَا رِيحَهُ كَافِرٌ إِلَّا مَاتَ، وَذَلِكَ أَنَّ نَفَسَهُ يَبْلُغُ مَدَّ بَصَرِهِ، فَيُدْرِكُ نَفَسُهُ الدَّجَّالُ فَيَذُوبُ ذَوَبَانَ الشَّمْعِ فَيَمُوتُ، وَيَسِيرُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى مَنْ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَيُخْبِرُهُمْ بِقَتْلِهِ، وَيُصَلِّي وَرَاءَ أَمِيرِهِمْ صَلَاةً وَاحِدَةً، ثُمَّ يُصَلِّي لَهُمُ ابْنُ مَرْيَمَ، وَهِيَ الْمَلْحَمَةُ، وَيُسْلِمُ بَقِيَّةُ النَّصَارَى، وَيُقِيمُ عِيسَى وَيُبَشِّرُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ. (الفتن)

(233) عن أبي هريرة رفعه قال: لا تقوم الساعة حتى ينزل عيسى ابن مريم حكما مقسطا وإماما عادلا، فيكسر الصليب، ويقتل الخنزير، ويضع الجزية ويفيض المال حتى لا يقبله أحد. (مصنف ابن أبي شيبة)

(234) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ: دِينُهُمْ وَاحِدٌ، وَأُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى، وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ نَازِلٌ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، سَبْطٌ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ، وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ، بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ، فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيُعَطِّلُ الْمِلَلَ، حَتَّى تَهْلِكَ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلُ كُلُّهَا غَيْرَ الْإِسْلَامِ، وَيُهْلِكُ اللّٰهُ فِي زَمَانِهِ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ الْكَذَّابَ، وَتَقَعُ الْأَمَنَةُ فِي الْأَرْضِ حَتَّى تَرْتَعَ الْإِبِلُ مَعَ الْأُسْدِ جَمِيعًا، وَالنُّمُورُ مَعَ الْبَقَرِ، وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ، وَيَلْعَبَ الصِّبْيَانُ وَالْغِلْمَانُ بِالْحَيَّاتِ، لَا يَضُرُّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَيَمْكُثُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَمْكُثَ، ثُمَّ يُتَوَفَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ وَيَدْفِنُونَهُ. (مسند أحمد)